ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۱ر جولائی ۱۹۹۷ء شمارہ ۲۸

۶ر ربیع الاول ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۱ر وفا ۱۳۷۶ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور میں حارج ہوں

"یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ ﴿و من یتوکل علی الله فهو حسبه﴾ (الطلاق : ۴) لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور میں حارج ہوں۔

ایسا ہی اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ یہاں میں معارف کے رزق کا ذکر کروں گا۔ آنحضرت ﷺ کو باوجود امی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا جس میں اہل کتاب، فلاسفر، اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے۔ لیکن آپ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپؐ سب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔

یہ روحانی رزق تھا جس کی نظیر نہیں۔ متقی کی شان میں دوسری جگہ یہ بھی آیا ہے ﴿ان اولیآء ہ الا المتقون﴾ (انفال : ۳۵)۔ اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جو متقی ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے دوست۔ پس یہ نعمت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے خدا کا مقرب کہلائے۔ آج کل زمانہ کس قدر پست ہمت ہے۔ اگر کوئی حاکم یا افسر کسی کو یہ کہہ دے کہ تو میرا دوست ہے یا اس کو کرسی دے اور اس کی عزت کرے تو وہ شیخی کرتا ہے، فخر کرتا پھرتا ہے لیکن اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ جیسے کہ ایک حدیث بخاری میں وارد ہے : لا یزال یتقرب عبدی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصربه و یده التی یبطش بها و رجله التی یمشی بها ولئن سألنی لأعطیته ولئن استعاذنی لأعیذنه۔ (صحیح بخاری، جز رابع باب التواضع) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کر لیتا ہے۔

انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض، دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں، یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے مثلاً زکوۃ کے علاوہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ، پاؤں حتی کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے"۔ (ملفوظات جلد اول، طبع جدید۔ صفحہ ۸، ۹)

جھوٹ اس وقت انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے

ہمیں مغربی دنیا میں کثرت سے پھیلنے کے لئے جہاں اور بہت سی باتوں کی ضرورت ہے

وہاں سچائی پر قائم ہونے کی بہت ضرورت ہے

اپنے اندر صداقت کی طاقت پیدا کریں۔ سچائی ایک طمانیت بخش چیز ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۷ر جون ۱۹۹۷ء)

کینیڈا (۲۷ر جون) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد بیت الاسلام میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ۲۱واں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ آج ہی گوئٹے مالا کا ۸واں جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ انہوں نے بھی

بقیہ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔

ہفتہ، ۲۱ر جون ۱۹۹۷ء :

آج لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ یو۔ کے۔ کی اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں سالانہ کھیلوں کی وجہ سے صرف لڑکوں کی کلاس مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے لی اور بچوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق ہر اچھے کام اور کھانے پینے میں بھی دائیں ہاتھ کے استعمال کرنے کی عادت کے فوائد پر روشنی ڈالی اور ۲۰ر جون کے ارشاد فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمودہ اس حصے کو بچوں کو خوب ذہن نشین کرایا کہ حضور ایدہ اللہ نے تمام دنیا کے احمدیوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ آپ نیک اصولوں پر چلیں اور اسلامی تعلیم کی برتری پر اعتماد رکھتے ہوئے کسی بھی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ آج کی کلاس میں مکرم امام صاحب نے سورۃ الفاتحہ کے ترجمہ کا ٹیسٹ لیا۔

اتوار، ۲۲ر جون ۱۹۹۷ء :

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن سے عدم موجودگی کی وجہ سے انگریزی دان احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی ۵ر فروری ۱۹۹۴ء والی ملاقات براڈکاسٹ کی گئی۔ اہم سوالات اور ان کے جوابات کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے :

☆ عام نوعیت اور اہمیت کا ایک سوال یہ کیا گیا کہ وہ لوگ جو نماز اور قرآن نہیں پڑھتے ان سے خاندان کے لوگ خاص طور پر بیوی کیسا سلوک کرے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بیوی کو ہر حال میں نیکی اور اچھے اخلاق کا سلوک کرنا چاہئے۔ فرعون کی بیوی کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ اچھے اخلاق، دعا اور خاص طور پر بچوں کی اعلیٰ تربیت کی طرف ماں زیادہ توجہ دے۔

☆ سالگرہ پارٹی کے متعلق پوچھا گیا تو حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک فضول اور بے کار رسم ہے جس سے قرآن مجید نے منع فرمایا ہے۔ ہر احمدی کو دوسرے لوگوں کی نقل کرنے کے بجائے آنحضرت ﷺ کے افعال اور سنت کی پیروی کرنی چاہئے۔ نہ آپؐ نے، نہ آپؐ کے صحابہ نے، نہ آپؐ کے خلفاء میں سے کسی نے اور نہ کسی اور نبی نے یوم پیدائش منایا۔ حضرت مصلح موعودؓ اس کے بہت خلاف تھے۔ ایسی بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔

☆ اس سوال پر کہ کیا کسی وفات یافتہ کے لئے کسی خاص دن نوافل پڑھنے جائز ہیں؟، حضور انور نے فرمایا کہ نوافل تو ہر روز ہی پڑھنے جائز ہیں۔ سوال صرف خاص دن کا رہ جاتا ہے۔ تو برتھ ڈے پارٹی منانے کے بجائے اس دن خاص نوافل پڑھ لیا کریں۔

☆ آپ یہاں پر مذہبی سکول کیوں نہیں کھلواتے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے ۸۶-۱۹۸۵ء میں زیر غور ایک ایسی تجویز کی تفصیلات بیان فرمائیں اور جن وجوہات کی بناء پر سکول کا اجراء ممکن نہ ہو سکا ان پر بھی روشنی ڈالی۔

☆ جلسہ سالانہ صرف تین دن کیوں ہوتا ہے؟

حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ انتظامات وغیرہ کے لحاظ سے یہ تین دن بھی بہت محنت اور ذمہ داری چاہتے ہیں۔ MTA کے تعارف نے حالات بدل دیئے ہیں۔ وقت آئے گا کہ اس کے ذریعے سے جلسہ اکثر منایا جائے گا۔ آج کل بھی ایم۔ ٹی۔ اے کے پروگرام جلسہ کا سماں ہی پیدا کر دیتے ہیں۔

☆ جنت کا تصور کیا ہے؟

☆ اس سوال کے جواب میں کہ آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کو کیسے دیکھا؟، حضور انور نے واقعہ معراج کی پر معارف تفسیر بیان فرمائی۔

سوموار، ۲۳ر جون ۱۹۹۷ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۳۵ جو ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۲۴ر جون ۱۹۹۷ء :

آج کے پروگرام ملاقات میں جرمنی میں منعقدہ سوال و جواب کی مجلس کا دوسرا حصہ نشر کیا گیا۔ اس مجلس کے چند خاص سوالات مع مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش ہیں :

☆ انسان کے پیدا کرنے میں خدا تعالیٰ کی کیا Plan تھی اور اسے کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے؟

بقیہ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

خوفِ خدا اور محبتِ الٰہی

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ "میں نے والدہ صاحبہ کی خدمت میں عرض کی کہ ہم تو لوگوں سے احمدیت کے متعلق لمبی لمبی بحثیں کرتے ہیں لیکن بہت کم کسی پر اثر ہوتا ہے۔ برعکس اس کے آپ کے ساتھ دو چار دفعہ بھی جو عورت مل لیتی ہے ضرور متاثر ہو جاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟" انہوں نے جواب دیا "بیٹا! میں کوئی پڑھی لکھی عورت نہیں ہوں اور کوئی علم حاصل نہیں کیا۔ بس اتنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہوں اور اس سے محبت کرتی ہوں۔"

حضرت چوہدری صاحب کی مقدس اور بزرگ والدہ محترمہ کا یہ جواب کتنا خوبصورت، کتنا سچا اور حکمت اور معرفت سے پر ہے اور دل پر کیسا گہرا اثر کرنے والا ہے۔ ایک دفعہ پھر اس جواب کو پڑھئے اور اس پر غور کیجئے۔ یہ سیدھا سادا، مقدس اور پاکیزہ دلوں کو موہ لینے والا جواب کسی ایسے وجود کے مونہہ سے ہی ادا ہو سکتا ہے جو واقعۃً اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور اس سے محبت رکھتا ہو۔ اور جسے یہ دو باتیں نصیب ہو جائیں اس کا خدا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ وہ اسے علم بھی عطا فرماتا ہے اور حکمت اور معرفت بھی۔ اسے نورِ فراست عطا ہوتا ہے۔ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ اس کی شخصیت میں ایسا تقدس، ایسی صفائی اور ایسی دلکشی پائی جاتی ہے کہ لوگ اس کے گرویدہ ہوتے اور اس کے مطیع و فرمانبردار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی علوم ظاہری کی کمی کو خود معلم بن کر دور فرما دیتا ہے۔

اللہ کا خوف یعنی ہمیشہ یہ احساس کہ میری کسی حرکت سے، میرے کسی قول و فعل سے خدا تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے اور ہر دم اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب اور اس کی خوشنودی کے حصول کی سعی اس کا نام تقویٰ ہے اور متقی کا خدا خود نصیر ہوتا ہے۔ (واتقوا الله و يعلّمكم الله) کے الٰہی وعدہ کے مطابق خدا تعالیٰ اسے خود علوم حقہ سے نوازتا ہے۔ اس کی باتوں میں سچائی کی خوشبو ہوتی ہے۔ ہر قسم کے تکلفات اور تصنع اور بناوٹ سے پاک اس کے مونہہ سے نکلے ہوئے سادہ کلمات بھی انسان کی زندگی میں ایسا زبردست انقلاب پیدا کر دیتے ہیں کہ بڑے بڑے واعظوں کے وعظ اور علماء و فضلاء کی پرجوش تقریریں اس کے بالمقابل بالکل بے اثر اور بے حقیقت دکھائی دیتی ہیں۔

اللہ کا خوف یعنی تقویٰ اور اللہ سے محبت یہی دو چیزیں ہیں جو دنیا کے دل جیتنے کے لئے اصل اور بنیادی حقیقت ہیں۔ تمام انبیاءِ کرام انہی صفات عالیہ سے متصف تھے اور یہی وہ صفات عظیمہ ہیں جن کے ذریعہ انہوں نے دنیا میں حیرت انگیز انقلابات بپا کئے۔ امت محمدیہ کو خدا تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ وعدہ دیا ہے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو پھر یہ عجیب واقعہ ہوگا کہ اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ گویا تم عاشق اور محب سے بڑھ کر خدا کے محبوب ہو جاؤ گے۔ اللہ اللہ! کتنا بڑا انعام، کتنا بڑا وعدہ ہے جو عاشقوں کو دیا گیا ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی سے محبت کرے تو پھر آسمان پر ایک اعلان کیا جاتا ہے اور خدا کے فرشتے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر اس کی قبولیت زمین میں بھی پھیلائی جاتی ہے۔

آج ہم افراد جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر اس عزم کے ساتھ زمین میں نکلے ہیں کہ ہم نے خدا اور حضرت محمد رسول اللہ کے لئے دنیا کے دل جیتنے ہیں، اللہ کی توحید کو قائم کرنا ہے اور توحید کے واسطہ سے تمام بنی نوع انسان کو وحدت کی لڑی میں پرونا ہے۔ یہ بہت اہم، بہت بڑا اور مشکل کام ہے مگر دلائل سے زیادہ یہ کام اللہ کے تقویٰ اور اس کی محبت کے نتیجہ میں آسان ہوگا۔ اسی کی طرف ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ ہمیں بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔

اے اللہ! تو ہمیں سچا تقویٰ نصیب فرما! ہمیں اپنی محبت سے نواز اور اپنے تقویٰ اور محبت سے وابستہ تمام برکات سے وافر حصہ دے اور غلبہ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی عالمی مہمات میں اپنے فضل اور رحم کے ساتھ عظیم الشان اور غیر معمولی کامیابیاں عطا فرما۔

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ اول

درخواست کی ہے کہ اپنے خطاب میں ہمیں بھی شامل سمجھیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں تو جب بھی جماعت کو خطاب کرتا ہوں تو سب دنیا کو مخاطب سمجھتا ہوں۔ آج کے خطاب میں اگرچہ جماعت احمدیہ کینیڈا کو بطور خاص مخاطب ہونگا مگر گولڈ مالا بھی اور دیگر جماعتیں بھی اس میں شامل ہونگی۔

حضور ایدہ اللہ نے آج خصوصیت سے ﴿اعوذبالله من الشيطن الرجيم﴾ کے مضمون کو احباب کے سامنے رکھا اور فرمایا کہ جب آپ یہ پڑھتے ہیں تو غور اور عقل سے پڑھا کریں کہ کس شیطان رجیم سے آپ نے پناہ مانگی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جھوٹ اس وقت انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ جھوٹ ایک گناہ بھی ہے لیکن جھوٹ ایک زہر بھی ہے جو روزمرہ اثر دکھاتا ہے۔ اس وقت ساری دنیا میں سب سے بڑا فساد جھوٹ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے تجزیہ کر کے بتایا کہ کس طرح جھوٹ باریک رستوں سے داخل ہوتا ہے۔ حضور نے تبلیغ کے سلسلہ میں بعض افراد کی طرف سے غیر ذمہ دارانہ رپورٹوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ رپورٹس بظاہر جھوٹ تو نہیں ہوتیں مگر ان رپورٹس بھیجنے والوں کا نفس اندر سے جانتا ہے اور ان کو ملزم گردانتا ہے کہ انہوں نے حق سے اخفاء کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم لالچ دے کر یا سکول، کالج، ہسپتال بنانے کے وعدے دے کر احمدی نہیں بناتے۔ اگر دین خدا کی خاطر ہے تو خدا کی خاطر وعدے ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مومنوں سے وعدہ فرمایا کہ اس نے اس سے ان کے نفوس اور اموال کو خرید لیا ہے کہ ان کے لئے اس کے بدلے میں جنت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب تبلیغ کرتے ہیں تو لوگوں کو ہر قسم کے خطرات سے آگاہ کریں بلکہ منافقوں سے بھی آگاہ کریں۔ آپ کی تبلیغ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی اگر آپ ﴿اعوذبالله من الشيطان الرجيم﴾ کے معنے نہ سمجھیں اور اپنے نفس کے شیطان کو پہچاننے کی صلاحیتیں حاصل نہ کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اعوذبالله کے تقاضے سمجھنے میں لاحول ولا قوة الا بالله کے مضمون پر بھی غور کریں۔

حضور نے روزمرہ زندگی کی مثالیں دیتے ہوئے سمجھایا کہ کس طرح دنیوی مفادات کے لئے کثرت کے ساتھ جھوٹ بولا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایسا جھوٹ جو لمبا فائدہ پہنچائے وہی لمبا نقصان بھی پہنچایا کرتا ہے۔ کئی بظاہر نیک لوگ جھوٹ اس لئے بولتے ہیں کہ وہ نیک سمجھے جائیں۔ جھوٹ میں یہ بات داخل ہے کہ جھوٹ کے نتیجے میں انسان دنیا کا فائدہ اس طرح چاہتا ہے کہ گویا اللہ کی نظر سے بچ گیا ہے اور وہ اسے نہیں پکڑے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ نے کینیڈا کی جماعت میں نئی زندگی پیدا کرنی ہے تو ان شیطانی زہروں سے بچیں جو زندگی کے دشمن ہیں۔ اپنے آپ کو پاک و صاف رکھیں۔ اللہ کے علاوہ کسی سے نہ مانگیں اور مانگنے کے لئے وہ صبر دکھائیں جس کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہمیں مغربی دنیا میں کثرت سے پھیلنے کے لئے جہاں اور بہت سی باتوں کی ضرورت ہے وہاں سچائی پر قائم ہونے کی بہت ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں ساری دنیا کو پھر جھوٹ کے خلاف جہاد کے لئے آواز دیتا ہوں۔ اپنے گردوپیش نظر ڈالتے ہوئے اپنے اندر صداقت کی طاقت پیدا کریں۔ آپ سچے ہو کر ایسی سوسائٹی اس ملک میں بنائیں جو ہر لحاظ سے دوسروں سے ممتاز ہو۔ حضور نے فرمایا صداقت اپنی ذات میں قناعت بھی عطا کرتی ہے۔ آپکو جھوٹ بول کر، شیطان کی عبادت کر کے دنیا مل بھی جائے تو دل کی آگ تو نہیں بجھے گی۔ وہ خواہشیں دل کی آگ اور بھی بھڑکائیں گی۔ سچائی ایک طمانیت بخش چیز ہے جو سچے ہیں وہ غریب ہو کر بھی اطمینان میں ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر گھر میں مبلغ پیدا ہونے چاہئیں۔ اللہ کرے کہ یہ اس طرح کامیابی کے ساتھ لوگوں کو خدا کی طرف بلائیں کہ وہ محسوس کریں کہ خدا ہم سے راضی ہو رہا ہے۔

بقیہ مختصرات

☆ بائبل میں دو جگہ یہ کہا گیا ہے کہ دشمن سے پیار کرو۔ قرآن کی اس بارے میں کیا تعلیم ہے؟

حضور انور نے اس سوال کا مدلل جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ زمانہ کی عیسائیت تو اس سلوگن (Slogan) پر عمل کرتی ہوئی دکھائی نہیں دیتی۔ عیسائی حکومتوں مثلاً امریکہ، برطانیہ وغیرہ کو دیکھ لیں۔ حضور نے فرمایا کہ الٰہی تعلیم قابل عمل ہونی چاہئے، ہمیں بدی سے نفرت کرنی چاہئے نہ کہ لوگوں سے۔ چوروں، قاتلوں اور ظالموں سے اگر آپ پیار کریں گے تو سوسائٹی بے امنی اور فساد کا شکار ہو جائے گی۔ حضور نے مثالوں سے اپنے مؤقف کی وضاحت فرمائی اور بائبل کی اس تعلیم کی طرف بھی توجہ دلائی کہ خدا نے انسان کو اپنے image پر پیدا کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے جرائم کی اس بھیانک صورت حال کو ختم کرنے کے لئے حکومتوں کو تعلیمی نصاب میں مذہبی اور اخلاقی اقدار کو بحال کرنے والے قوانین و ضوابط شامل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل دلچسپ سوال اٹھائے گئے۔

☆ مذہب اور سیاست میں کیا فرق ہے؟

☆ جرمنی میں کئی پاکستانی لوگ پناہ لینا چاہتے ہیں لیکن انہیں واپس بھیج دیا جاتا ہے اور بہت سے ایسے ہیں جنہیں گرجا گھروں میں رکھا گیا ہے اس سلسلے میں حضور انور کی کیا رائے ہے؟

بدھ ۲۵/جون ۱۹۹۷ء:

آج ۱۷/مئی ۱۹۹۷ء کو جرمنی میں کچھ طلبہ اور لجنہ ممبرات کے ساتھ ملاقات کے ریکارڈ شدہ پروگرام کا دوسرا حصہ براڈکاسٹ کیا گیا۔ چند اہم سوالات یہ تھے:

☆ جرمنی اور سارے یورپ میں بے کاری عام ہے۔ اس سے کس طرح نپٹا جا سکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ ہر ملک کی حکومت کو چاہئے کہ وہ اپنے باشندوں کو اپنے بھائی بندوں کی خاطر قربانی کرنے کی ترغیب دے اور معیار زندگی کو نیچا کر کے سب لوگوں کو کام دے۔ عیش و عشرت کی زندگی کو چھوڑ دیں کیونکہ امراء زیادہ دولت عیاشی پر اڑاتے ہیں۔ کافی تفصیل کے ساتھ حضور نے قابل عمل گُر پیش فرمائے۔

☆ مغربی ممالک میں تو اسلام کی تعلیم پر عملدرآمد ہونا مشکل نظر آتا ہے؟

☆ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی مذہب کی مکمل تعمیل کے بغیر بھی میں اس مذہب کا پیروکار کہلاؤں؟

جمعرات ۲۶/جون ۱۹۹۷ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۳۸ جو ۲۰ ستمبر ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک ۲۷/جون ۱۹۹۷ء:

آج کے پروگرام میں جرمنی میں ۱۸/مئی ۱۹۹۷ء کو ہونے والی مجلس سوال و جواب کا پہلا حصہ نشر کیا گیا۔

☆ آج پوچھا جانے والا ایک سوال تھا کہ آپ کی جماعت کو پاکستان میں نشانہ ستم کیوں بنایا جاتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ جب بھی خدا کی طرف سے آواز اٹھتی ہے تو اس کے متبعین کو اسی طرح تختہ مشق بنایا جاتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کی مثال کا مشاہدہ کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم انتہائی نرم اور معافی کی تھی پھر بھی ان کے ساتھ کیا کچھ نہ ہوا۔

دوسری بات آپ کو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ ظلم اور بے یار و مددگار ہونے کے باوجود صداقت کا بول بالا ہوتا ہے اور ان کا پیغام ہی غالب آتا ہے۔

(ا۔م۔چ)

خدا کے فضل سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ احمدیت کی تبلیغ بڑی کامیابی اور تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے

یکم اپریل ۹۶ء کو ایم-ٹی-اے انٹرنیشنل کی مسلسل ۲۴ گھنٹے کی نشریات کے مبارک آغاز کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاریخ ساز، نہایت اہم اور روح پرور خطاب

تیسری اور آخری قسط

اب اور بھی بہت سے ہیں جن کا ذکر ضروری ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا- مالی قربانیاں کرنے والوں کا دائرہ بھی بہت وسیع ہے، ہر مرحلے پر جب کام میں وسعت پیدا ہوئی تو میں مبارک احمد ظفر صاحب کو جو ہمارے مالی حساب کتاب رکھتے ہیں ان کو بلایا کرتا تھا- میں نے کہا اب دیکھ لو اپنی جیب، بعد میں نہ مجھے بتانا- توفیق ہے؟ اتنا کرلیں گے ہم؟ تو وہ نظر ڈالتے تھے- حساب کرتے تھے سارا، کہتے تھے اگر یہاں سے بچت کریں، وہاں سے بچت کریں وہ ہمیں توقع ہے وہاں سے بھی آجائے گا تو اس سال کے لئے میں حسابی طور پر یہ ضمانت دیتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ ہو جائے گا- مگر اس سے زیادہ نہیں- پھر خرچ اور بڑھ جاتے تھے، پھر آگے اور ضرورتیں اس طرح پوری ہوتی تھیں کہ اس وقت شاہ صاحب کا چہرہ دیکھنے والا ہوتا تھا جب آ کے بے حد معذرتیں کرتے تھے گویا انہوں نے ذاتی طور پر نقصان پہنچایا ہو- 'میں بڑا ہی سخت شرمندہ ہوں، مجھ سے بات نہیں ہو رہی، میں کانپ رہا ہوں یہ کہتے ہوئے کہ بیس ہزار پاؤنڈ کی اور ضرورت پڑے گی، تیس ہزار پاؤنڈ کی اور ضرورت پڑے گی- دو لاکھ ڈالر کی اور ضرورت پڑے گی، تین لاکھ ڈالر کی اور ضرورت پڑے گی- اب میں کہاں جاؤں، کیا کروں، کس طرح مونہہ چھپاؤں، کس طرح آپ کو بتاؤں کہ پہلے میرے حساب میں یہ چیزیں نہیں تھیں، اب اچانک نازل ہوئی ہیں'- ان کے لئے تو یہ ضرورتیں اچانک نازل ہوتی تھیں اور ہمارے لئے ان ضرورتوں کو پورا کرنے والا اپنے فضل نازل فرماتا تھا اور حیرت انگیز طور پر نئے رستے پیدا ہوتے رہے- نئی خبریں آتی رہیں کہ غیر معمولی طور پر فلاں ملک کا بجٹ بڑھ گیا، فلاں ملک کا بجٹ بڑھ گیا- ان کی جو بچت جو مرکز کی خاطر ہوتی تھی اس میں غیر معمولی برکت پڑی- ایک بھی دن ایسا نہیں آیا جب ہم نے اپنی ضرورت سے خدا کے اموال کو کم تر اور چھوٹے دائرے میں دیکھا ہو- جب سب کچھ حساب ہو گئے ہم سمجھے کہ آخری حساب فہمی ہو گئی اب اور اخراجات نہیں ہوں گے تو اچانک ساٹھ ہزار پاؤنڈ کے لگ بھگ ایک ضرورت سامنے اٹھ کھڑی ہوئی- یہ بھی نکالو- اور وہ ضرورت یہاں پیدا ہو رہی تھی اور ایک دل میں خدا پاکستان میں تحریک پیدا فرما رہا تھا- اور عین ان دنوں میں ایک مخلص احمدی کا خط ملا کہ میری دلی آرزو ہے کہ ایک کروڑ روپیہ ایم-ٹی-اے کی خدمت میں پیش کروں اسے قبول فرمایا جائے- تو ضرورت تو ساٹھ یا ستر ہزار کی تھی اور دو لاکھ کے لگ بھگ وعدہ خدا تعالیٰ نے پاکستان سے بھجوا دیا- پس فضل ضرورتوں سے آگے بڑھتے رہے ہیں- مگر جب ہم نے سکیمیں بنائیں، جب منصوبے بنائے تو یاد رکھیں ہمیشہ اپنی توفیق کے مطابق بنائے تھے- یہ مضمون میں آپ کو وضاحت سے سمجھانا چاہتا ہوں- یہ نہیں تھا کہ ہم نے کہا ہو کہ نہیں آ جائے گا چلو پاؤں پھیلا دو- یہ تقویٰ کے خلاف، یہ انکسار کے خلاف ہے- تقدیر الٰہی نے جو کچھ دیا ہے اس کے اندر رہنا قناعت کا تقاضا ہے اور قناعت فضلوں کو کھینچتی ہے- لیکن اس کا ہم کیا کرتے جب منصوبے بن گئے اور بعد میں پتہ چلا کہ یہ ضرورتیں تھیں جو نظر نہیں آرہی تھیں- اس کی حکمت یہ ہے کہ اگر وہ نظر آتیں تو پھر ہم فیصلہ ہی نہ کرتے- جس طرح خدا تعالیٰ نے جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ اور مومنوں سے سلوک فرمایا کہ فکروں اور مشکلات کو جو لازماً درپیش تھیں تھوڑا کر کے بے حقیقت دکھایا- اور جب وہ آ پڑیں تو اس بات کی ذمہ داری لی کہ جس نے بے حقیقت کر کے دکھایا تھا وہ بے حقیقت کر کے دکھائے گا اور ان کی کوئی بھی حیثیت باقی نہیں رہے گی- بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ گویا نعوذ باللہ خدا نے غلط بات کہی مڈھ بھیڑ زیادہ لوگوں سے ہونی تھی تھوڑے دکھائے- وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ جس نے تھوڑا دکھایا اس نے تھوڑا بنا کے دکھایا اور عملاً ان کی حیثیت ظاہر فرمائی گئی کہ تمہیں خدا ان کو چھوٹا دکھائے گا اور تمہارے ہاتھوں ان کو چھوٹا کر کے دکھائے گا- پس یہ حکمت ہوا کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی- ہم نے تو ہمیشہ منصوبہ اس وقت بنایا جب دیکھا کہ ہم میں اس کی توفیق ہے اور اس سے آگے نہیں بڑھے مگر بعض دفعہ اتنی ضرورتیں بعد میں پیش آئیں کہ اس توفیق سے دگنے کی ضرورت پیش آ گئی- وہاں پھر خدا کی تقدیر مدد کے لئے اترتی رہی ہے اور غیر معمولی اعجاز دکھاتی رہی ہے اور ایک موقعے پر بھی ہمیں تہی دست نہیں چھوڑا- پس اللہ تعالیٰ کے احسانات کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے- اب یہ جو ٹیلی ویژن کا نظام ہے- یہ خدا کے فضل سے آئندہ چند مہینے میں دراصل اپنے پہلے دور کے کمال کو پہنچے گا جب عالمی سیٹلائٹ موجودہ نظام سے جو سردست عارضی ہے زیادہ طاقتور ہو کر زیادہ وسیع دائرے میں ایم-ٹی-اے کے پروگراموں کو پہنچائیں گے تو دنیا میں ایک عجیب انقلاب برپا ہوگا- حیرت سے لوگ دیکھیں گے اور وہاں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دن رات پہنچ رہا ہوگا جہاں ہم میں طاقت ہی نہیں تھی کہ خطوں کے ذریعے اشتہار کے ذریعے، رسائل کے ذریعے، کتب کے ذریعے کسی طرح بھی وہاں وہ پیغام پہنچا سکتے- ساری دنیا کے کونے کونے تک یہ پیغام پہنچ رہا ہوگا- اور وہاں سے پھر مسلسل یہ خبریں آئیں گی-

ٹیلی ویژن دیکھنے والے بھی کئی قسم کے کئی انواع کے لوگ ہوا کرتے ہیں، بعض دن کو دیکھتے ہیں، بعض رات کو جاگنے والے جانور ہیں، وہ ساری رات ٹیلی ویژن دیکھتے ہیں- اور ایسے بھی ملے جو رَت جگوں کی وجہ سے احمدیت کے نور سے منور ہوئے- اللہ تعالیٰ کا فضل جس پر نازل ہونا ہو دیکھو کیسے بہانے بنا دیتا ہے- آسٹریا میں ایک بہت ہی قابل آدمی جو اللہ کے فضل سے انگریزی زبان کے بھی بہت ہی ماہر اور شستہ زبان لکھنے والے ہیں اور اپنی زبان پر بھی ان کو بڑا عبور ہے بہت ہی قابل دانشور ہیں- ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ان تک پیغام پہنچائیں- ہمارے تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ان کی طبیعت سعید ہے اور وہ پیغام سنتے ہی پہچانیں گے اور لبیک کہیں گے ان کا خط آیا کہ ایک رات میں گھما رہا تھا ٹیلی ویژن کے ناب (knob) کو کہ دیکھیں کہ کیا کیا ہے اچانک ایم-ٹی-اے دکھائی دیا میں تو حیران رہ گیا- میں نے کہا یہ **تو نور ہی نور ہے، صداقت ہی صداقت ہے، ہر دوسرا جذبہ میرے دل سے نکل گیا اور اس ایک ہی پروگرام میں میرا دل قائل** ہو گیا اور پھر جب میں نے اور پروگرام سنے تو اب میں یہ فیصلہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مجھے لازماً اس جماعت کا ممبر بننا ہوگا-

یہ جو امریکہ اور کینیڈا کے لئے پیغام ہیں یہ ڈیجیٹل سسٹم (Digital System) پر بھیجے جا رہے ہیں، اب اس کی عجیب کہانی ہے- ڈیجیٹل سسٹم وہ جو موجودہ رائج سسٹم ہے دنیا کا اس سے ایک بالکل مختلف نظام ہے- اس میں کمپیوٹرائزڈ سگنل کے ذریعے پیغام وصول کیا جاتا ہے اور اس کو ڈی-کوڈ کر کے پھر ٹیلی ویژن میں تصویری اور صوتی زبان میں منتقل کیا جاتا ہے- یہ سسٹم ابھی تیزی سے ڈیویلپ ہو رہا ہے مگر اتنا نہیں بڑھا کہ اسے عامۃ الناس کے گھروں تک پہنچانے کے لئے استعمال کیا گیا ہو- اور کسی دنیا کے ملک کو یہ توفیق نہیں ملی ابھی تک کہ اسے عامۃ الناس کے گھروں میں اس سگنل کو پہنچائے کیونکہ اس کے لئے جو سامان خریدنا ہے وہ بہت مہنگا ہے اور شروع میں جب ہم نے پتہ کیا تو ایک ہزار نو سو ڈالر چاہئیں تھے ایک ڈیکوڈر (Decoder) خریدنے کے لئے- جب ہم نے بہت کم کروایا تو پتہ چلا کہ ساڑھے بارہ سو سے کم پر تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا- اور میں نے ان دونوں امیروں کو لکھ دیا کہ جس طرح ہم آپ کو امیر کہتے ہیں، خدا واقعۃً آپ کو امیر بنائے اور آپ کی جماعت کو توفیق ملے، ذرا جائزہ تو لیں کہ کتنے ہیں جو بارہ سو ڈالر، موجودہ حالات میں جو مہنگائی وغیرہ ہے وہ اس ڈیکوڈر کو خریدنے پر خرچ کریں گے تو جو پہلے اطلاعیں ملیں وہ یہ تھیں کہ بہت معمولی Response ہے اور جو ہمیں توقع تھی ویسی نہیں- میں نے ان کو کہا آپ یقین رکھیں ضرور ہوگا کیونکہ آغاز میں یہی ہوا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ساری روکیں دور کرتا ہے اور ہو جاتا ہے کچھ نہ کچھ- آپ اگر اس بات کے لئے تیار ہوں کہ ہم وقتی طور پر آپ کو کچھ قرض دے دیں تاکہ آپ انفرادی طور پر لوگوں میں وہ تقسیم کر دیں اور ان کو ڈیکوڈر مہیا کر دیں بعد میں دو تین سال میں وہ سہولت سے ادا کر دیں تو اس کے کیا امکانات ہیں- تو ساڑھے بارہ سو پھر بھی ان کو کافی لگ رہا تھا کیونکہ اس کے اوپر ٹیکسز بھی لگنے تھے اور امریکہ سے اگر کینیڈا بھجوایا جائے ڈیکوڈر تو مزید ٹیکس لگنے تھے اور کافی مشکلات درپیش تھیں- بہرحال انہوں نے حامی تو بھر لی اور ایم-ایم-احمد نے مجھے یقین دلایا کہ آپ جو بھی ہمیں قرض دیں ہم انشاء اللہ اسے پورا کریں گے لیکن ساتھ یہ بھی یقین دلایا کہ میں اپنے تجربے میں جو مجھے امریکہ میں امارت کے دور میں گزرا ہے، اس تجربے کی بنا پر یقین رکھتا ہوں کہ جو موجودہ خوف ہیں یہ سب یونہی ہیں، ایک دفعہ ٹیلی ویژن شروع ہوئی تو پھر دیکھیں کہ لوگ کس طرح ٹوٹ ٹوٹ کر پڑتے ہیں اور خود ہی اپنی ضرورتیں پوری کرلیں گے- مگر بہرحال ہم نے یہ فیصلہ کیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ ساڑھے بارہ سو سے کم میں کسی قیمت پر کسی ذریعے سے بھی وہ ڈیکوڈر نہیں مل سکتا- اس لئے آخری طور پر میں نے نصیر شاہ صاحب سے کہا کہ آپ کل سودا کرلیں اور دوسرے دن سودے سے پہلے ان کا حیرت زدہ فون ملا کہ کینیڈا کی وہ کمپنی جس نے اس سے پہلے بالکل جواب دے دیا تھا کہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ہم آپ کے لئے، آپ کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ڈیکوڈر بنا سکیں جو ہم نے تجربے کئے ہیں وہ ناکام رہے ہیں- اس فیصلے اور اس کے درمیان چند گھنٹے کے اندر ان کا فیکس موصول ہوا کہ ہم آپ کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ہم کامیاب ہو گئے ہیں اور اس کی قیمت صرف ساڑھے پانچ سو ڈالر ہوگی- سنسنی سی پھیل گئی اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ اس موقع پر ہی نہیں اور بھی کئی معاہدات کے موقعہ پر بظاہر مجبور دکھا کر اس فیصلے کے سوا کوئی فیصلہ سامنے نہیں رہنے دیتا تھا کہ اس کمپنی سے مشکلات کے باوجود زیادہ قیمت کے باوجود ضرور سودا کرلیا جائے- یہ فیصلہ ہوتے ہی ایک دوسری کھڑکی کھول دیتا تھا- ورنہ ہم بہت بڑی مالی ذمہ داریوں میں جکڑے جاتے-

پس ہر قدم پر خدا ہی نے اپنے فضل سے مشکلوں کو آسان فرمایا- امریکہ کے لئے اور کینیڈا کے لئے سردست یہ دقت ہے کہ وہاں جو کمپنی بنا کے دے رہی ہے یہ بہت بڑی بات ہے کہ اتنی بڑی کمپنی محض احمدیت کی ضرورت کی خاطر ایک ایسا پروگرام جاری کرے کہ وہ سوائے احمدیوں کے کوئی اور استعمال ہی نہ کر سکے- کتنی محدود مارکیٹ ہے- اتنی بڑی کمپنی کا رضامند ہونا ہی ایک اعجاز ہے مگر چونکہ خالصۃً ہمارے لئے بنائے جا رہے ہیں اس لئے ان کو وقت چاہئے- سردست انہوں نے ہمیں کہا تھا کہ وہ یکم اپریل تک سوا یا دو سو یا اس کے لگ بھگ مہیا کر سکیں گے اس سے زیادہ نہیں-

'[حضور نے مکرم نصیر شاہ صاحب سے اس بارہ میں دریافت کیا مگر وہ ایک فون سننے کے لئے سٹیج سے اٹھ کر گئے ہوئے تھے- اس پر حضور نے فرمایا]

امریکہ سے ایک فون آیا ہے اس سلسلہ میں، وہ آکر بتائیں گے- مگر یہ فیصلہ، یہ مشکل درپیش تھی کہ وہ کہتے تھے کہ پورا وقت ہمہ تن ہم اس پروڈکشن میں لگے ہوئے ہیں لیکن بہت ہی باریک کام ہے- بہت ہی پیچدار ٹیکنیکل مشکلات درپیش ہوتی ہیں- اتنا آسان نہیں کہ یونہی ڈیکوڈر بن جائے- اس لئے ضروری ہے کہ ہمیں کچھ اور وقت دیا جائے- انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ ہم اس مہینے کے اندر اندر، انہوں نے تو انشاء اللہ نہیں کہا تھا، میں نے ان کی طرف سے کہہ دیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہمیں پانچ سو یا ہزار کا جو پہلا ٹارگٹ ہے وہ پورا کر دیں گے اور سردست یہ کافی ہوگا- لیکن امید ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ ضرورتیں پھیلیں گی اور اور بھی لوگ یہ خریدیں گے- یہ کیوں ایسا واقعہ ہوا ہے- اتنا بڑا ملک ہو جس طرح امریکہ اور اس میں ایک بھی کمپنی ایسا ڈیکوڈر نہ بنائے جس کی گھروں میں ضرورت ہو- اس کی وجہ یہ ہے وہ کہتے ہیں کہ تاریخ عالم میں یہ پہلی بار ہے کہ اس قسم کے سیٹلائٹ کے ذریعے جن سے آپ نے استفادہ کیا ہے ڈیجیٹل سسٹم کے ذریعے سیٹلائٹ سے گھروں کو سروس دی جائے- نہ امریکہ یہ کام کر سکا ہے نہ یورپ، نہ کوئی اور ملک- کسی جگہ بھی دنیا میں یہ ہمت نہیں کی گئی کہ ڈیجیٹل سسٹم کے ذریعے گھروں کو ٹیلی ویژن پروگرام مہیا کئے جائیں- یہ سسٹم استعمال ہو رہا ہے بڑی بڑی کمپنیوں کے درمیانی روابط کے

لئے، بڑی بڑی حکومتوں کے درمیانی روابط کے لئے- سائنسی اغراض سے اور دفاعی اغراض سے- امریکہ نے ان سیٹلائٹس میں جگہ ریزرو کرائی ہوئی ہے کیونکہ یہ سگنل بڑے بڑے پاور فل سٹیشن سے جاری ہو اور بڑے بڑے پاور فل سٹیشن اس کو لے کر پیغام پہنچائیں، ان کا صرف اتنا مقصد ہے اس پر وہ جتنا چاہیں خرچ کر سکتے ہیں- مگر اس کے باوجود ایک اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کمپنی کے ڈائریکٹرز نے اس ہمارے وفد کو جو ملاقات کے لئے گیا تھا بتایا کہ آپ جو بار بار ہم سے لجاجت کے ساتھ بات کرتے ہیں کہ یہ بھی کر دو، وہ بھی کر دو، ہم ممنون ہیں آپ کے، آپ نہیں- کیونکہ امریکہ کے بعد ہمارے سب سے بڑے گاہک آپ ہیں-

ایک اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہ خبر بورڈ کی میٹنگ میں نہیں بتائی، بورڈ کے ایک سینئر ممبر نے مخفی طور پر ہمارے ممبروں کو بتایا کہ بالکل لجاجت نہ کرنا، تمہیں پتہ نہیں کہ تمہاری ان کے نزدیک کیا قیمت ہے- امریکہ کے بعد دنیا کے سب سے بڑے گاہک تم ہو اس لئے اپنی ضرورتوں پر ڈٹے رہو- اپنے مطالبوں کو بے شک سخت کرو، یہ بھاگ نہیں سکتے- یہ ضرور مجبور ہوں گے تمہاری باتیں ماننے پر- اس کا نام نہیں میں نے بتانا ورنہ اس کو مشکل نہ پڑ جائے بے چارے کو- لیکن وہ شرافت سے متاثر تھا- ہمیں جانتا نہیں تھا تفصیل سے مگر جتنا بھی رابطہ ہوا وہ حیران رہ گیا کہ اتنے Dedicated لوگ ہیں- اعلیٰ مقاصد کے لئے اعلیٰ اغراض کے لئے جو دنیا کے ٹیلی ویژن کے مقاصد سے بالکل برعکس مخالف سمت میں دوڑ رہے ہیں- تمام دنیا کے ٹیلی ویژن سٹیشن دنیا کے اخلاق کو تباہ و برباد کرنے پر وقف ہیں اور یہ ایک چھوٹی سی جماعت اٹھی ہے یہ عزم لے کر اٹھی ہے کہ تمام دنیا کے اخلاق کو ہم درست کریں گے اور ان راہوں پر ڈالیں گے جو صراط مستقیم کی طرف جاتی ہیں- یہ تھا جذبہ جس نے اس کو متاثر کیا- اس نے کہا میں بہت متاثر ہوں آپ لوگوں سے- اب میری خدمات حاضر ہیں، میں بھی بورڈ پر آپ کے حق میں نیک اثر ڈالوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور کوئی بے وفائی نہیں کی بورڈ سے بلکہ ہمیں بعض خطرات سے آگاہ کیا کہ آپ کہیں سمجھ کر کہ بالکل ہی معمولی چیز ہے ضرورت سے زیادہ ذمہ داریاں قبول نہ کر لینا، ان کو توفیق ہے، ان کے قوانین ہیں، اگر روک ڈالتے ہیں تو ان میں حل کے امکانات بھی ہیں- چنانچہ ایسا ہی ہوا- بعض مواقع پر انہوں نے کہا ہمارا قانون ہے جو ہمارے رستے میں روک ڈال رہا ہے اس لئے آپ جب تک اتنی کثیر رقم Colateral کے طور پر یعنی ایک زائد ضمانت کے طور پر مستقلاً ہمارے ہاں جمع نہ کروائیں ہم کچھ نہیں کر سکتے- اب یہ ایک پیغام تھا کہ جاؤ جو مرضی کرو اب ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے- چونکہ اس ڈائریکٹر نے ہمارا دل بڑھایا ہوا تھا- ہم نے کہا کہ اچھا پھر نہ سہی- ان کا پیغام ملا نہیں ذرا ٹھہریں تھوڑی دیر- ہم اپنے لیگل ڈیپارٹمنٹ سے مشورہ کرتے ہیں شاید وہ کوئی راہ نکالیں- ان کے لیگل ڈیپارٹمنٹ نے ان کو ایک مشورہ دیا، راہ نکالی اور بتایا کہ یہ طریق اختیار کرو- اور اللہ کے فضل سے وہ مشکل حل ہو گئی- پھر ایک موقع پر انہوں نے کہا کہ اوہو آپ کو تو ابھی یہ علم ہی نہیں کہ جب تک کوئی Signato-ry بن کر ہمارے شیئرز اتنے فیصد نہیں خریدے گا وہ ہمارے نظام سے فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتا- یہ قانون روک بن گیا ہے، ہم نے کہا اچھا پھر السلام علیکم- انہوں نے کہا ٹھہرو!- ابھی نہیں ابھی وعلیکم السلام نہیں- ہمیں موقعہ دو، ہم خود تلاش کرتے ہیں اس کا حل- چنانچہ بعض حکومتوں سے انہوں نے روابط کئے اور ان حکومتوں کو کہا کہ یہ شیئرز ہمارے بکنے کے لئے available ہیں لیکن یہ On behalf of MTA ہوں گے- موقع ہے اگر تم خریدنا چاہتے ہو تو خرید لو- لیکن یہ چونکہ On behalf of MTA ہوں گے اس کا مطلب تھا کہ اس کا استفادہ ان کو ہو گا، گویا انہوں نے شیئرز خرید لئے ہیں اور وہ ساری رقم کے شیئرز انہوں نے ہمارے نام پر بعض حکومتوں کے پاس بیچ دئے اور ہمیں اطلاع دی کہ فکر نہ کرو رستہ نکل آیا ہے، معاملہ حل ہو گیا ہے- تو خدا ہی کے کاروبار ہیں وہی ان کو آگے بڑھا رہا ہے-

امریکہ اور کینیڈا کے احمدیوں کو میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جلد تر یہ مشکلات حل ہوں گی اور ہمارا انتظام اور بھی بہتر ہو گا- اس چوبیس گھنٹے کے پروگرام میں ہم یہاں سے ان کو سارا پروگرام پہنچائیں گے لیکن ان کی مرضی ہے جتنا چاہیں اس کو من و عن امریکہ میں پیش کریں اور میرا مشورہ ان کو ہے کہ چھ گھنٹے یا سات گھنٹے سے زیادہ ہمارا پروگرام وہاں پیش نہ کریں- اپنا بنائیں اور وہاں اٹھائیں اور امریکن، امریکن کو مخاطب ہو- وہاں ہماری تربیتی ضروریات بھی بہت ہیں جن کا ہمارے پاس کوئی حل نہیں سوائے اس کے کہ ایک ہمہ وقت ٹیلی ویژن سٹیشن ہماری عورتوں، ہمارے بچوں کو سبق دے- ان کو بتائے کہ ان کی بے پردگی اور ان کی بے حیائیوں سے مرعوب نہ ہو- عید ملن پارٹیاں ایسی نہ بناؤ کہ غیر آئیں اور تمہاری تصویریں کھینچیں اور بعض جگہ ایسی غلیظ حرکت کی اطلاع بھی ملے، بہت کم مگر بعض جگہ، کہ عید ملن پارٹی میں ڈانس ہو رہا ہے- یعنی بچیاں بچیوں میں ڈانس کر رہی ہیں- مرد مردوں میں ڈانس کر رہے ہیں- یہ مطلب کیا ہے- عید اس طرح منائی جاتی ہے!؟- ایسی عید پر تو آسمان سے لعنتیں برستی ہوں گی- کن قدروں کو کھو بیٹھے ہو- کن سمتوں میں تم بہتے چلے جا رہے ہو- تمہیں پتہ ہی نہیں کہ تم کس Moving Platform پر کھڑے ہو- ایسے بہتے ہوئے تختے پر ہو جو ہلاکتوں کی طرف تمہیں تیزی سے لے کر بڑھ رہا ہے- یہ پیغام جب تک باقاعدہ قرآن اور حدیث کے حوالے سے اور جماعت کی تاریخ کے حوالے سے جماعت کی قربانیوں کو روشن کرتے ہوئے نئی نسلوں کو دکھاتے ہوئے ان لوگوں کی بے راہ روی کے بد نتائج ان پر واضح کرتے ہوئے باقاعدہ امریکن زبان میں اگرچہ انگریزی ہے، مگر امریکن انگریزی ہے اس زبان میں، ان کے انداز کے ساتھ اسی طرز پر ان کو پیش نہ کیا جائے جسے وہ سمجھتے ہیں اس وقت تک محض یہاں سے ٹیلی ویژن کا رابطہ کافی نہیں ہے- بلکہ ان کے لئے تو ترجمے کی بھی دقت آتی ہے- مجھے بسا اوقات امریکن افریقن یہ لکھتے ہیں کہ آپ کی زبان تو سمجھ آ جاتی ہے ہمیں مگر جو دوسرے ترجمہ کرنے والے ہیں وہ پتہ نہیں ڈچ بول رہے ہیں یا انگریزی بول رہے ہیں ہمارا لہجہ اور ہے ان کی انگریزی اچھی ہے لیکن ان کی طرز بیان ایسی ہے کہ ہمارے لہجے والے ان کی بات نہیں سمجھتے بسا اوقات- یہ طرز بیان کی بات ہوتی ہے- بعض دفعہ ایک انسان ٹھہرا ٹھہرا کر سمجھا کر بات کرتا ہے- ترجمہ کرنے والے بے چاروں میں توفیق ہو بھی تو وقت نہیں ہوتا- اتنا زبردست کام ہے اتنا زبردست دباؤ ہے کہ وہ فر فر کرتے ہوئے جو مونہہ سے نکل جائے وہ بیان کر دیتے ہیں- انگریزوں کی انگریزی سے آشنا لوگ تو سمجھ لیتے ہیں مگر امریکہ میں ان کو بات سمجھ نہیں آتی- اس لئے ضروری ہے کہ ان سب پروگراموں کے وہ اپنی زبان میں ترجمے کریں- اور جو مستقل پروگرام اب جاری ہوں گے ان میں قرآن کریم کی کلاس ہے- درس ہیں، بعض خطبات کی سیریز ہیں- ہومیوپیتھی کے درس ہیں اور اس کے علاوہ زبانوں کے پروگرام ہیں- یہ اب مستقلاً جاری ہوں گے- پہلے طریق پر نہیں بلکہ نئے طریق پر- یعنی اردو کیلئے الگ وقت مقرر ہو گا، انگریزی کے لئے الگ وقت ہو گا- چینی کے لئے الگ وقت ہو گا، جاپانی کے لئے الگ وقت ہو گا- دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانیں سکھانے کے لئے ایم-ٹی-اے عالمی خدمات سرانجام دے گا- اس کے لئے تیاریاں شروع ہو چکی ہیں اور بہت سی زبانوں میں کام خدا کے فضل سے کافی آگے بڑھ گئے ہیں اور یہ تجربات کامیاب ہیں کہ کسی اور زبان کا سہارا لئے بغیر اسی زبان کو استعمال کرتے ہوئے کچھ اشاروں سے کچھ اور حکمت کے طریقوں سے وہ زبان اس طرح سکھائی جائے جیسے مائیں بچوں کو بولنا سکھاتی ہیں- ایک سال ڈیڑھ سال کے عرصہ ہی میں بعض لوگ جو شامل ہوئے ہیں اردو کلاس میں ان کو آپ دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے وہ پوری باتیں سمجھتے، لطائف سمجھتے اور اگر بولنے پر ابھی قدرت نہیں تو سمجھنے پر اتنی قدرت ہو گئی ہے جو ایک سال کا بچہ بھی نہیں رکھتا مگر کچھ جمع ہو رہا ہے ان کے دماغ میں- تہیں بنتی چلی جا رہی ہیں- وہ تہیں جب ابھریں گی تو اس طرح ابھریں گی جس طرح سمندر کے پیٹ سے جزیرے ابھر آتے ہیں لیکن وہ آناً فاناً نہیں بنا کرتے- گھونگے ہیں جو کروڑوں سال سے مرتے اور سمندر کی تہہ میں اترتے چلے جاتے ہیں اور وہ رفتار جو ایک سال میں ایک سنٹی میٹر بڑھنے کی ہے اس سے بھی کم ہوتی ہے بالآخر استقلال کے نتیجے میں وہ ایک حیرت انگیز اعجاز دکھاتی ہے کہ بڑے بڑے ممالک بڑے بڑے جزیرے اچانک سمندر کی سطح سے سر نکالتے اور اس پر پھر بنی نوع انسان کا انحصار ہو جاتا ہے- ان پر ملک قائم ہوتے ہیں ان پر خدا تعالیٰ بنی نوع انسان کے روزگار کے سامان فراہم فرماتا ہے تو یہی کیفیت ہے زبانوں کی بھی- ہر علم کی دراصل یہی کیفیت ہے- رفتہ رفتہ اترتا ہے- رٹنے کے ذریعے رفتار تیز تو کی جا سکتی ہے مگر اس کا حقیقی مفہوم زبان کا عرفان بہت وقت چاہتا ہے- لیکن اگر اس طریق کو اپنایا جائے جو خدا نے اختیار فرمایا جس کے ذریعے دنیا کی ہر ماں کو بتا دیا کس طرح تم نے اپنے بچے کو زبان سکھانی ہے- اسی طریق کو ہم نے اپنایا ہے اس لئے ناکام نہیں ہو گا نہ ہوا ہے- اور انشاء اللہ آگے بڑھے گا اور تمام عالم کی ضروریات کو پورا کرے گا- اب ایم-ٹی-اے کے انٹرنیشنل ہونے کے بعد خدا کے فضل سے یہ بھی امکان ہے ہم رات دن کے مختلف اوقات میں ان پروگراموں کو گھمائیں گے تاکہ کبھی کسی کے لئے آسانی پیدا ہو اور اس وقت کے لحاظ سے وہ سہولت سے اس کو دیکھ کر استفادہ کر سکے، کبھی کسی اور کے لئے تو خدا جس طرح دن اور رات کو گھماتا ہے، چھوٹا بھی کرتا ہے اور بڑا بھی کرتا ہے اسی طرح خدا ہی کے ڈھنگ سیکھتے ہوئے ہم ایم-ٹی-اے کے مستقل پروگراموں کو انشاء اللہ اس طرح چکر دیں گے کہ سال دو سال کے اندر کبھی ایک ملک کے لئے استفادہ کے زیادہ بہتر امکان ہوں گے کبھی دوسرے ملک کے لئے استفادے کے بہتر امکان ہوں گے- مگر جماعتوں کو

بحیثیت جماعت میرا مشورہ یہ ہے کہ وہ ایسے مستقل پروگراموں کو ریکارڈ کر کے اپنی بڑی بڑی جماعتوں میں ایم-ٹی-اے سکولز اور کالجز جاری کریں جہاں قرآن سکھانے کا مستقل انتظام ہو ریکارڈڈ تصویروں کے ذریعے- زبانیں سکھانے کا مستقل انتظام ہو ریکارڈڈ تصویروں کے ذریعے- علم الشفاء یعنی بدنی شفاء کا علم سکھانے کا انتظام ہو ریکارڈڈ

باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specialized

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholsaler,

readymade garments producers

& converters are welcomed

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Pamona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

خطبہ جمعہ

آج اگر قومیتوں کو مٹانے والی کوئی طاقت ہے تو وہ توحید کی طاقت ہے- اس کے سوا اور کوئی طاقت نہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۳ر مئی ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۳ر ہجرت ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام بادکروئس ناخ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

قل يٰاَيها النّاس انّي رسول الله اليكم جميعاً الّذى له ملك السّمٰوٰت والارض لآ اِله الاّ هو يحى و يميت فاٰمِنوا بالله و رسوله النّبيّ الامّيّ الّذى يؤمن بالله و كلمٰته واتّبعوه لعلّكم تهتدون-
(الاعراف:۱۵۹)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے اور اس اجتماع میں بعض ایسی نصیحتیں میں کرنی چاہتا ہوں جن کا درحقیقت تو کُل عالم کی جماعتوں سے تعلق ہے لیکن اس اجتماع کے حوالے سے وقت ایسا آرہا ہے جس کے نتیجے میں مجھے بہرحال یہ اعلان کرنا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ آج اگر یہ اعلان ہو تو بہتر ہے- اس اعلان کا تعلق توحید باری تعالیٰ سے ہے اور توحید کے دو مظاہر ہیں جو اس وقت میرے پیش نظر ہیں یعنی دونوں حوالوں سے میں آج کے خطبے میں جماعت کو چند نصیحتیں کروں گا-

پہلے تو اس ایک آیت کا جو بڑی آیت ہے اور ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے ایک سے زیادہ آیات ہیں مگر سورہ اعراف کی ایک سو انسٹھویں آیت ہے یہ، اس میں آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ارشاد ہے کہ یہ اعلان عام کردے ﴿قُل﴾ کہہ دے ﴿يٰاَيها النّاس انّي رسول الله اليكم جميعا﴾ اے بنی نوع انسان میں تم سب کی طرف، تمامتر کی طرف اللہ کا رسول بنا کے بھیجا گیا ہوں- اس خدا کا رسول، اس اللہ کا رسول جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے ﴿لآ اِله الاّ هو يحى و يميت﴾ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں- وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور وہی ہے جو مارتا ہے ﴿ فاٰمِنوا بالله و رسوله النّبيّ الامّيّ الّذى﴾- پس اس اللہ پر ایمان لے آؤ ﴿و رسوله﴾ اور اس کے رسول پر جو ﴿النّبيّ الامّيّ﴾ ہے ایسا نبی ہے جس کو دنیا میں کسی نے دین اور سیادت کے معاملات نہیں پڑھائے- تمام دنیا کو تعلیم دینے کے لئے اللہ نے ایک ایسے انسان کو منتخب فرمایا ہے جس نے دنیا سے کچھ نہیں سیکھا- ﴿يؤمن بالله و كلِماته﴾ وہ صرف اللہ پر ایمان لاتا اور اس کے کلمات پر ایمان لاتا ہے ﴿واتبعوه لعلكم تهتدون﴾ اور تم اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پا جاؤ-

یہ توحید باری تعالیٰ کا اعلان ہے جو عالمی اعلان ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید آنحضرت ﷺ کی وساطت سے تمام دنیا پر چھاتی ہے اور سب دنیا کو ایک ہاتھ پہ جمع کرتی ہے- یہ وہ اعلان ہے جس کی روشنی میں میں آج کے مضمون کو آگے بڑھاؤں گا- سب سے پہلے تو میں یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج تمام دنیا میں توحید سے بڑھ کر اور کوئی مسئلہ نہیں ہے- **ایک توحید ہے جو تمام عالم کے اختلافات کو مٹا سکتی ہے- ایک توحید ہی ہے جو تمام عالم کے رنگ و نسل اور قوموں اور جغرافیاؤں کے اختلافات کو دور کر سکتی ہے اس کے سوا اور کوئی نظریہ نہیں جو انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے-**

توحید کو آپ عالمی مسائل سے الگ کرلیں تو تمام قومیں اپنے اپنے دائرے میں بکھر جائیں گی- ہر رنگ الگ الگ اور جدا جدا ہو جائے گا- ہر زبان تفریق کے لئے استعمال ہوگی اور ہر قوم کا اپنا ایک تشخص ہوگا جو اپنے تشخص کے گرد گھومے گی اور اپنے تشخص کی ہی وفا کرے گی- تمام عالم کے ایک ہاتھ پر جمع ہونے کا کوئی تصور ممکن ہی نہیں ہے جب تک اس عالمی توحید کا اعلان نہ کیا جائے جس کا اس آیت کریمہ میں اعلان فرمایا گیا ہے اور اسی توحید کے ذریعے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد ہے کہ سارے عالم میں یہ اعلان کرو کہ میرے ہاتھ پر اب تمہیں اکٹھا کیا جانا ہے- تمام عالم میں سے مجھے منتخب فرمایا گیا ہے کہ میں دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کروں اور ایک ایسے شخص کو منتخب فرمایا گیا ہے جس پر مقامی تعلیمات کا کوئی بھی اثر نہیں-

یہاں لفظ ﴿امّی﴾ اس بات کی وضاحت کر رہا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کسی ملک اور کسی قوم کی تعلیمات سے ہرگز متاثر نہیں تھے اور اگر آپ کسی ایک قوم کی گود میں پرورش پانے والے اس رنگ میں ہوتے کہ اس قوم کے اعلیٰ تصورات یا اخلاق یا ان کے شخصی تشخص کے تابع ہو کر آپ نے بچپن گزارا ہوتا تو آپ کے لئے ممکن نہیں تھا کہ آپ کُل عالم کو ایک نبی کے طور پر مخاطب فرماتے- پس اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ شروع ہی سے آپ کو بغیر تعلیم کے چھوڑا یہاں تک کہ الف ب لکھنا آپ کو نہیں آتا تھا اور اس پہلو سے جو بھی تعلیم دی، خود دی اور جب خود تعلیم دی تو سارے عالم کو مخاطب کر کے یہ اعلان فرمایا کہ میں وہ ﴿امّی﴾ شخص ہوں جس کو دنیا کی کسی قوم نے تعلیم نہیں دی اور تم سب قوموں کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں-

اس میں ایک اور خوشخبری کا پیغام بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ دنیا کی اکثر قومیں امّی ہیں- مغرب کی قومیں غالباً یہ تصور بھی نہیں کر سکتیں کہ دنیا کی بھاری تعداد ایسی ہے جس کو لکھنا پڑھنا بھی نہیں آتا- افریقہ کی آبادی ہے بہت بھاری جس کو لکھنا پڑھنا نہیں آتا، ہندوستان کی بہت بھاری آبادی ہے جسے لکھنا پڑھنا نہیں آتا- پاکستان کی بہت بھاری آبادی ہے- اسی طرح جزائر کے رہنے والے ہیں کسی کو کچھ لکھنا پڑھنا نہیں آتا اور ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ اگر کسی بہت بڑے عالم کو رسول بنا کے بھیجتا تو وہ کہہ سکتے تھے کہ اسے تو علم کی فضیلت حاصل ہے یہ وہ باتیں کرتا ہے جو ایک عالم کو زیب دیتی ہیں ہم جاہلوں کا کیا کام کہ اس کے پیچھے چل سکیں، ہمیں توفیق کیا ہے کہ ہم ایک بڑے عالم کی پیروی کر سکیں- پس اللہ تعالیٰ نے انسان کے بنیادی مقام سے محمدؐ رسول اللہ کو اٹھایا ہے جو انسانیت کے تقاضوں کے لحاظ سے سب میں برابر ہے اور تعلیم کے لحاظ سے بھی ان میں سے کم سے کم کے ساتھ ہے یعنی جو نچلے سے نچلا درجہ انسان کا تعلیم کے لحاظ سے ہو سکتا ہے وہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل تھا- پس اس پہلو سے دنیا کی کوئی قوم اور دنیا کا کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم ہمارے لئے نہیں ہو تم ہم سے اونچے آدمیوں کے لئے ہو اور سب سے نیچے سے سفر شروع فرمایا اور سب سے اوپر تک پہنچے-

یہ وہ کمال ہے حضرت اقدس محمد رسول اللہ کا جس نے آپ کو کُل عالم کا نبی بنانے میں ایک فوقیت عطا فرمائی ہے- وہ فوقیت کیا ہے- میں اس کے متعلق چند باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں- آنحضرت ﷺ کو تمام بنی نوع انسان پر ایک ہی فوقیت ہے اور وہی فوقیت آپ کی قدر مشترک ہے، اللہ تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہونا- آنحضرت ﷺ چونکہ امی تھے اس لئے کسی قوم کی صفات نے آپ پر اثر نہ کیا- چونکہ اللہ سے محبت رکھتے تھے اور اللہ آپ سے محبت رکھتا تھا اس لئے آپ نے اللہ کے رنگ سیکھے اور اللہ نے اپنے رنگ آپ کو سکھائے اور یہی وہ مرکزی نکتہ ہے جسے یاد رکھنا عالمی وحدت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے-

خدا تعالیٰ کی صفات ہی ہیں جو درحقیقت اللہ کو اس کی مخلوق سے باندھتی ہیں اور ان صفات کا رشتہ نہ ہو تو کوئی اور رشتہ انسان کو دوسرے انسان کے ساتھ اکٹھا نہیں کر سکتا- پس آنحضرت ﷺ کو امی ہونے کے باوجود جو غیر معمولی فوقیت عطا ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ نے اللہ کی صفات سیکھیں اور اللہ کی صفات کا رنگ اپنے آپ کو پہنایا اور اس رنگ کے نتیجے میں آپ ایسے وجود کے طور پر ابھرے جیسے خدا اپنی مخلوق سے ہے- اللہ کو اپنی ہر مخلوق سے تعلق ہے اور مخلوق میں سے کوئی نہیں جو یہ کہہ سکے کہ اے خدا تو تو بہت بلند ہے، بہت مرتبوں والا ہے، بہت عظیم الشان ہے، ہمارا تجھ سے کیا جوڑ ہے- ناممکن ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق بھی اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کر سکے کہ ہمارا تجھ سے کوئی تعلق نہیں، ہم تو ذلیل اور حقیر مخلوق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا جواب یہ ہوگا کہ یہ ناممکن ہے کہ خالق کا مخلوق سے کلیۃً تعلق توڑا جا سکے اور مخلوق جتنا چاہے دور ہٹے لیکن وہ خالق سے اپنا تعلق کسی صورت توڑ نہیں سکتی- اگر وہ بگڑ گئی ہے تو اس کو صحیح کرنے کا ایک طبعی تقاضا ہے جو خالق کی صفتِ خالقیت سے اٹھے گا-

پس اللہ تعالیٰ کا تمام بنی نوع انسان ہی سے نہیں کائنات کی ہر مخلوق سے ایک ایسا تعلق ہے کہ اس مخلوق کے لئے شعور کا ہونا بھی ضروری نہیں ہے- مادے کی ہر قسم خواہ وہ تخلیق کی بہت ہی ابتدائی حالت پر ہو اور قانونِ قدرت کے تابع اس کے لئے ترقی کرنا ابھی باقی ہو اس کی شاکلت میں ہی اللہ تعالیٰ آئندہ ترقیات کے نقوش درج کر دیتا ہے اس لئے بظاہر انسان اس کو چھوٹا دیکھتا ہے مگر اس میں بڑھنے، ترقی کر کے عظیم الشان انسان بننے کی صلاحیتیں موجود رہتی ہیں- اس لئے انسان جب تک خدا کی کسی صفت کا مظہر نہ ہو اس میں صفات پیدا ہی نہیں ہو سکتیں اور صفات کا نہ ہونا عدم کا نام ہے- پس سب سے اہم نکتہ توحید باری تعالیٰ کے معاملے میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ **توحید کے سوا کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو کائنات کو ایک دوسرے سے باندھ سکے، جو زندگی کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھ سکے اور پھر انسانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر سکے-**

خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر ہر چیز الگ الگ ہے، ہر ذرہ الگ الگ ہے اس میں کوئی بھی یکسانیت کا پایا جانا ممکن نہیں رہتا- اسی منظر کو اللہ تعالیٰ سائنسی دنیا میں ایک ایسے منظر کے طور پر پیش فرماتا ہے جسے سائنسدان آخری اکائی کہتے ہیں اور جسے وجود کے افق کے پرلی طرف بتایا جاتا ہے- سائنس دانوں کے نزدیک اس وحدت کا نام SINGULARITY ہے اور وہ وجود کے افق پر جس کے بعد ہمیں کچھ دکھائی نہیں دیتا کہ اس وحدت کو کیا ہوا، اس نے کیا شکل اختیار کی اسے وہ EVENT HORIZON کا نام دیتے ہیں یعنی سائنس دانوں کے نزدیک ایک EVEN HORIZON ہے جس کے بعد تمام مادہ اپنی تمام تر صفات کے ساتھ ایک ایسی وحدت میں ڈوب جاتا ہے جس وحدت کی باہر والوں کو کوئی بھی خبر نہیں- حساب دان ہیں جو حساب لگاتے پھرتے ہیں اور ان میں بھی بڑے اختلافات ہیں- بعض حساب دان اس وحدت کا ایک تصور رکھتے ہیں- بعض حساب دان اسی طرح بہت بڑے بڑے دنیا کے علماء ایک وحدت کا دوسرا تصور رکھتے ہیں مگر فی الحقیقت کوئی نہیں ہے جو EVEN HORIZON سے پرلی طرف گزر سکے، جو اس افق پر جو وجود کا افق ہے اس پر نگاہ ڈال کر اس سے پار دیکھ سکتا ہو اور پار وہ SINGULARITY ہے یعنی توحید- پس سائنس دان اپنی زبان میں بھی ایک توحید ہی کا اقرار کر رہے ہیں اور توحید کے اقرار کے بغیر وجود ہی ممکن نہیں ہے- وہ کہتے ہیں یہ توحید SINGULARITY جب بھی ابھرے گی صفات کی صورت میں ابھرے گی اور جب ڈوبے گی تو ہمارے نقطہ نگاہ سے صفات ہماری نظر سے غائب ہو جائیں گی اور اسی کا نام عدم ہے- پس ساری کائنات میں اگر عدم ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف لوٹ جانے کا نام عدم ہے اور چونکہ یہ عدم نسبتی ہے، ایک وجود کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے جو خالق ہے اسی سے پھر یہ عدم دوبارہ تخلیق کی شکلیں اختیار کرتا ہے-

تو توحید عالم اور توحید باری تعالیٰ یہ ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں مگر جو بات میں آپ کو سمجھا رہا ہوں وہ صرف اتنی ہے کہ صفات ہی کا نام زندگی یا وجود ہے- صفات باری تعالیٰ کو نکال دیں تو کوئی وجود باقی نہیں رہتا- اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کی دو طرح کی صفات ہیں ایک وہ صفات جو کسی خاص مخلوق سے ایک تعلق رکھتی ہیں- کچھ وہ صفات جو زیادہ تر مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں- جہاں تک آنحضرت ﷺ کا تعلق ہے آپ نے توحید کے سارے مناظر بنی نوع انسان کے سامنے کھول دیئے اور اس پہلو سے قرآن کریم خود ایک بے مثل کتاب ہے جس کی کوئی اور مثال دنیا کی الٰہی کتب میں دکھائی نہیں دیتی- یعنی صفات باری تعالیٰ کو قرآن کریم اسی طرح درجہ بدرجہ پیش فرماتا ہے وہ صفات جن کا مخلوق سے تعلق ہے اور ہر مخلوق سے تعلق ہے اس کے بغیر مخلوق ہے ہی کوئی نہیں-

اب یہ بہت تفصیلی مضمون ہے جس کی بحث کی تفصیل سے گنجائش نہیں ہے مگر اتنا آپ یاد رکھیں کہ کوئی بھی چیز اٹھا کے دیکھ لیں مادی چیز ہو معمولی سے معمولی ہو، مٹی اس کو کہہ دیں مگر مٹی کی بھی کچھ صفات ہیں اور وہ صفات ہر دوسری مخلوق میں موجود نہیں ہیں کچھ مٹی کی ہیں کچھ دوسری مخلوقات کی بھی ہیں- لوہا دیکھ لیجئے لوہے کی اپنی کچھ صفات ہیں اگر ان صفات کو لوہے سے جدا کریں تو لوہا ختم ہے اس کا کوئی وجود باقی نہیں رہتا- تو مٹی اٹھا لیں، پانی دیکھ لیں، دنیا کی کوئی مادی چیز جس تک روزمرہ آپ کی رسائی ہے اس کو پکڑ کر اس پر غور کر کے دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے یہ دیکھ کر کہ وہ وجود صرف صفات سے تعلق رکھتا ہے صفات کو مٹا دو تو وجود غائب- پس صفات کے مٹنے کا نام ہی عدم ہے لیکن عدم ہمیشہ خدا کی ذات میں ختم ہوتا ہے، الگ اپنی ذات میں نہیں مٹتا- اس کا نام SINGULARITY ہے یعنی سائنس دان جس کو وحدانیت کہتے ہیں وہ یہ مراد ہے ان کی کہ کوئی عدم ایسا نہیں جو حقیقتاً کالعدم ہو جائے- جہاں تک بیرونی سوچوں کا تعلق ہے، جہاں تک بیرونی آنکھوں کا تعلق ہے، بیرونی کانوں کا تعلق ہے، حواس خمسہ کا تعلق ہے، کوئی چیز ایسی ہے جو عدم ہو چکی ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر اس عدم کے اندر اس کی صفات غرق ہو جانے میں ایک ایسی طاقت موجود ہے جو پھر اسے اچھال کر وجود بخش سکتی ہے اور یہی SINGULARITY ہے جو ساری کائنات پر حاوی ہے اس میں کوئی بھی استثناء نہیں ہے-

پس آج کے زمانے میں جب لوگ یہ باتیں کرتے ہیں کہ دنیا کو کیسے اکٹھا کیا جائے گا- دنیا تو مختلف شکلوں میں بٹی ہوئی ہے چینیوں کی اور شکل، جاپانیوں کی اور شکل، جرمنوں کی اور شکل، انگریزوں کی ان سے کچھ مختلف اور پھر افریقیوں کی شکلیں ہیں اپنے اپنے ملک، اپنی اپنی قوم سے تعلق رکھنے والی شکلیں، الگ الگ شکلیں ہیں اور عربوں کی ایک شکل ہے، یہودیوں کی ایک شکل ہے- پھر ان کی زبانیں الگ الگ ہیں پھر ان کی تہذیبیں الگ الگ ہیں- تو ان سب کو کیسے ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے گا- وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ توحید تو ساری کائنات کو اکٹھا کرتی ہے انسانوں کی کیا حیثیت ہے انسانوں کے وجود کی اپنی الگ توحید کے علاوہ کوئی بھی حیثیت نہیں ہے-

آنحضرت ﷺ کا یہ پیغام کہ میں تم سب کے لئے رسول بنایا گیا ہوں اس پیغام سے متعلق ہے، اس سے جڑا ہوا ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں "لآ اِلٰہ الاّ ھو یحی و یمیت" اس کے سوا معبود کوئی نہیں ہے- اگر اس کے سوا معبود کوئی نہیں ہے تو تم سب کو اکٹھا کرنے کا اس کا حق ہے اور ایک ایسے شخص کے ذریعے اکٹھا کیا جا سکتا ہے جس میں اس کی وہ صفات مجتمع ہو جائیں جو بنی نوع انسان کی صفات ہیں- یعنی اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتی ہیں اگر ایک وجود میں اکٹھی ہو جائیں تو صرف اس کا کام ہے اور اسی کا کام ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو اپنے لئے، اپنی طرف اکٹھا کرے اور تمام بنی نوع انسان کو اکٹھا کر کے اللہ کے حضور پیش کر دے کیونکہ بالآخر وہی مالک ہے-

"ھو یحی و یُمیت" پس اللہ کے سوا کوئی زندہ نہیں کرتا اور کوئی مارتا نہیں- یہ وہ بات ہے جس کا میں نے ابھی آپ سے ذکر کیا تھا کہ SINGULARITY جس کو سائنس دان کہتے ہیں وہ دراصل ہمارے نقطہ نگاہ سے موت کا دوسرا نام ہے لیکن ایک ایسے وجود کا دوسرا نام ہے جو دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے یعنی زندگی کی طرف متحرک ہو سکتا ہے اور بالآخر صرف اللہ ہے جو موت سے زندگی نکالتا ہے- اب یہ وہ مسئلہ ہے جس کے متعلق دو دن پہلے ایک جرمنوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس میں سوال اٹھایا گیا تھا- میں نے سوال کرنے والے کو جو بہت ذہین اور سائنسی امور سے اور فلسفیوں سے واقف لگتا تھا اس کو میں نے جب یہ جواب دیا کہ خدا تعالیٰ موت سے زندگی نکالتا ہے اور اس کی تفصیل اس کو سمجھائی کسی حد تک، یعنی ایک دائرے میں اس کو سمجھایا کہ موت اور زندگی کا فرق کیا ہے اور خدا تعالیٰ جب زندگی نکالتا ہے تو لازماً ایک وجود ہے جو اس سے پہلے موجود ہے- اس پر اس نوجوان نے ایک سوال اٹھایا اس نے کہا کہ سائنس کے تو نظریات بدلتے رہتے ہیں آج کچھ اور کل کچھ اور خدا کی توحید کے متعلق، اس کے وجود کے متعلق ایک سائنس کا حوالہ دے رہے ہیں ہمیں کیا پتہ کہ کل کو یہ نظریہ کیا ہو جائے گا- اس نوجوان سے میں نے کہا کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں اس کے متعلق تمام دنیا کے سائنس دان سو فیصد متفق ہیں اور اس بات میں آج تک کبھی سائنس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی نہ کل آ سکتی ہے اور وہ یہ اصول ہے کہ جو چیز کسی تخلیق کے عمل میں داخل کی جاتی ہے دوسری طرف سے جتنی داخل کی گئی تھی اس سے زیادہ نہیں نکل سکتی، یہ ناممکن ہے- پنجابی میں بھی محاورہ ہے "جنا گڑ پاؤ گے انا ای مٹھا ہوئے گا" اب یہ ہے سادہ سی بات جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہوگا لیکن یہ اسی سائنسی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہے جس کا میں نے آپ سے بیان کیا ہے جو کچھ آپ ڈالیں گے ناممکن ہے کہ اس سے زیادہ نکل آئے- پس اگر موت کے متعلق سائنس دان یقین رکھتے ہیں کہ موت واقع ہو جاتی ہے تو پھر اس سے زندگی پیدا کرنا زندہ کا کام ہے- جب تک وہ زندہ وجود کسی موت کو زندگی کی طرف متحرک

نہ کرے اس وقت تک موت از خود زندہ نہیں ہو سکتی اس لئے تخلیق میں زندگی کا ڈالا جانا ضروری تھا اور تخلیق میں زندگی زندہ وجود کی طرف سے ڈالی جا سکتی ہے مردہ وجود کی طرف سے نہیں ڈالی جا سکتی۔ اب اس نوجوان کو میں یہ داد دوں گا کہ باوجود اس کے کہ شروع میں بڑے زور سے مخالفانہ انداز میں اٹھا تھا یہ بات سنتے ہی وہیں بیٹھ گیا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے مجھے بات سمجھ آ گئی ہے۔ ایک قانون ہے جس کے متعلق قطعیت کے ساتھ تمام دنیا میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کبھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ جتنا ڈالو گے اس سے زیادہ نکل نہیں سکتا۔ کچھ بیچ میں ڈوب جائے گا، کم نکلے گا، زیادہ سے زیادہ اتنا ہی نکلے گا مگر اس سے زیادہ نہیں نکل سکتا جو ڈالا جائے گا۔

پس کائنات اگر مردہ ہو چکی تھی اور SINGULARITY کا یہی مطلب ہے کہ تمام صفات سے عاری ہو گئی تھی تو پھر اس میں زندگی جب تک کوئی زندہ وجود نہ ڈالے اس وقت تک وہ زندہ ہو نہیں سکتی یہ ناممکن ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کو جس اعلان عام کا ارشاد فرمایا گیا ہے اس میں یہی مرکزی نقطہ ہے "ھو یحی و یمیت" وہ ایک ہی ذات ہے جو زندہ کرتی ہے اس لئے کہ وہ زندہ ہے "و یمیت" اور زندہ وجود جب اپنی زندگی کی علامتیں واپس لیتا ہے تو جو باقی چیز ہے وہ مردہ کہلاتی ہے۔ تو وہ زندہ بھی کرتی ہے ذات اور مردہ بھی کرتی ہے۔ فرمایا کہ تم دنیا کو اعلان کر کے بتاؤ کہ اس کی طرف میں تمہیں بلانے آیا ہوں اور مجھ میں وہ صفات موجود ہیں جو زندگی کی صفات ہیں۔

یہ جو اعلان ہے یہ قرآن کریم میں دوسری جگہ بھی بیان ہوا ہے جہاں آنحضرت ﷺ کے متعلق فرمایا گیا کہ جب کوئی ایمان لے آئے تو ان کو بلاؤ تا کہ تم ان کو زندہ کرو۔ پس زندہ کرنا کیا ہے؟ یہ مضمون ہے جو میں آپ کو سکھانا چاہتا ہوں، آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ زندہ کرنا صفات باری تعالیٰ کا اختیار کرنا ہے اس کے سوا اس کے کوئی معنے نہیں۔ پس سائنسی نقطہ نگاہ سے، فلسفیانہ نقطہ نگاہ سے یہ بات آپ کو سادہ لفظوں میں میں نے سمجھائی ہے اور اس کے سوا کوئی بات ممکن ہے ہی نہیں۔ صفات باری تعالیٰ کا نام زندگی ہے اس کے سوا کوئی اور نہیں۔ اور آنحضرتؐ جب فرماتے ہیں کہ میں تم سب کو زندگی کی طرف بلا رہا ہوں تو مراد ہے آپؐ نے لازماً اللہ تعالیٰ کی وہ تمام صفات اختیار کیں جو بندوں کے لئے اختیار کرنا ممکن تھا اور جب خدا کی صفات لے کر دنیا میں نکلیں تو قوموں کا کیا حق رہ جاتا ہے کہ وہ آواز اٹھائیں کہ ہم فلاں قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ رنگ و نسل کا کیا حق رہ جاتا ہے کہ وہ آواز اٹھائیں کہ اے صفات باری تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہم تو ایک اور قوم اور ایک اور نسل سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ صفات باری تعالیٰ ان سب میں برابر پھیلی پڑی ہے۔ کوئی بھی قوم نہیں ہے جو اپنے ایسے وجود کا اعلان کر سکے جو صفات سے الگ وجود ہے۔

پس جو وجود اللہ کی صفات سے متصف ہو کر ان قوموں کو اکٹھا کرنے کا اعلان کرتا ہے دنیا کی کسی قوم کے پاس کوئی عذر، کوئی بہانہ نہیں ہے کہ وہ اس کا انکار کر سکے۔ **پس آج اگر قومیتوں کو مٹانے والی کوئی طاقت ہے تو وہ توحید ہی کی طاقت ہے اس کے سوا اور کوئی طاقت نہیں ہے۔** پس ہم جو ساری دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے اٹھے ہیں ہمارے پاس توحید کے سوا اور کوئی رنگ ہی نہیں اور کوئی اختیار ہی نہیں ہے۔ پس آنحضرت ﷺ نے جس توحید کی طرف بلایا ہے وہ صفات باری تعالیٰ کا ایک دوسرا نام ہے۔ ان صفات کا نام ہے جو اس کی ساری مخلوق میں اور تمام انسانوں میں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں۔ ان صفات کے نام پر آپ دنیا کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔ ان صفات سے ہٹ کر آپ دنیا کو اکٹھا نہیں کر سکتے۔ اور ان صفات کو اپنانا ہی درحقیقت ایک طاقت کا حصول ہے، آپ کے اندر اس کے سوا کوئی طاقت نہیں۔

پس آنحضرت ﷺ کو عرب قوم سے اٹھانا اور ساری دنیا پر منطقی طور پر یہ ثابت کر دینا کہ اس کی آواز پر لبیک کہنا تمہارا فرض ہی نہیں تمہارے اپنے وجود کے لئے ضروری ہے، تمہاری بقاء کے لئے ضروری ہے کیونکہ اس خدا کی طرف سے آیا ہے "ھو یحی و یمیت" جو زندہ بھی کرتا ہے اور مارنا بھی جانتا ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ سے تم نے خدا کی صفات جو زندگی کی طرف بلانے والی ہیں وہ حاصل نہ کیں تو تم مر جاؤ گے اور اس کے سوا تمہارے لئے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ یہ اعلان کرنے والا رسول جب دنیا کو بلاتا ہے تو رسالت کا عالمی ہونا ایک طبعی نتیجہ بن جاتا ہے۔ جب رسالت عالمی ہو جائے جو صفات باری تعالیٰ کے اظہار سے ہوتی ہے تو پھر یہ فرق کیسے رہ جائے گا کہ فلاں یورپین ہے، فلاں افریقن ہے، فلاں چینی ہے، فلاں عرب ہے، فلاں ہندوستانی ہے یہ سارے فرق از خود توحید سے مٹ جاتے ہیں کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

پس جس کو بھی آپ نے جماعت احمدیہ اسلامیہ میں داخل کرنا ہے اس کو صفات کے حوالے سے داخل کرنا ہو گا، اسے نیشنیلٹی کے حوالے سے داخل نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں بھی آپ نے نیشنیلٹی کے حوالے سے داخل کیا وہاں اچانک توحید ٹوٹے گی اور تمام وجود منتشر ہو کر بکھر جائیں گے۔ پھر ہر رنگ، نسل، قوم کا اپنا اپنا ہی حق رہ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اپنے آپ کو الگ سمجھے۔ **پس آنحضرت ﷺ کے عالمی ہونے کا توحید باری تعالیٰ سے ایک گہرا اٹوٹ تعلق ہے۔ اور کل عالم کا آپؐ کی طرف رجوع کرنا اس کے سوا ممکن نہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ میں وہ صفات ہوں جو انسانوں کے رنگوں اور قوموں میں فرق نہ کرتی ہوں اور وہ صفات خدا کے سوا اور کوئی صفات نہیں ہیں۔**

پس آنحضرت ﷺ کے متعلق جب خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ﴿لا شرقية و لا غربية﴾ یہ ایک ایسا نور ہے جو نہ مشرق کا ہے نہ مغرب کا ہے تو سوائے خدا کے نور کے اس کا کوئی اور معنی بنتا ہی نہیں۔ ایک خدا کی ذات ہے جو نہ مشرق کی ہے نہ مغرب کی ہے سب کی برابر ہے۔ پس آپ کو ہر ایک کے لئے برابر بننا ہو گا اور اس کے بغیر نہ نبوت کی وحدت ہو سکتی ہے نہ خلافت کی وحدت ہو سکتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک خلیفہ کو مختلف قومیں کیوں قبول کریں۔ ان کا سر پھر گیا ہے کہ ایک پاکستانی کو خلیفہ مان لیں؟ یا اگر خلافت کہیں خدا اور بھیجنا چاہے تو اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔

پہلی بات ان کو یہ سوچنی ہو گی کہ کیا ایک عرب کو مانا تھا کہ نہیں مانا تھا؟ کیا عرب کی حیثیت سے مانا تھا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ ساری قومیں وہ ہیں جو عربوں کو مختلف پہلوؤں سے حقیر جانتی ہیں۔ آپس میں لڑ رہے ہیں، فساد برپا ہے، قومی مقاصد کا کوئی خیال نہیں ہے یہ ساری باتیں ان کو پھاڑ رہی ہیں اور دنیا میں بظاہر طاقتور ہونے کے باوجود بالکل حقیر اور کمزور دکھا رہی ہیں تو آنحضرت ﷺ کو کسی امریکن، کسی جرمن، کسی انگریز، کسی یہودی، کسی چینی جاپانی نے عرب کے رسول کے طور پر نہیں پکڑا۔ سوائے اللہ کی نمائندگی کے آپؐ کے وجود میں دوسری قوموں کو اور کچھ دکھائی نہیں دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قومی تشخص غائب ہو گیا اور ایک ایسا رسول ابھرا ہے جو کل عالم کے لئے برابر ہو گیا اور یہ چیز رسالت کے ساتھ لازمی ہے اور بہت سے لوگ نہیں سمجھتے۔

اب دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان مغربی قوموں نے کیوں قبول کیا اور کیوں اپنا لیا وہ تو فلسطین کے باشندے تھے، وہ تو سمیٹک (SMATIC) قوم کے ایک شخص تھے۔ یورپ والوں کو کیا سوجھی کہ ان کو ایسا اپنا لیا کہ خدا کا بیٹا تک بنا بیٹھے۔ امریکہ اور دور دراز کے ممالک، مشرق و مغرب میں کیوں ایسے پیدا ہوئے جن کے رنگ، نسل، قومیت سب الگ الگ تھے مگر فلسطین کے پیدا ہونے والے ایک شخص کو انہوں نے اپنا لیا۔ اس لئے کہ اس کی صفات میں انہوں نے الوہیت کے رنگ دیکھے تھے اس لئے کہ اس الوہیت کے رنگ کو انہوں نے پھر بڑھا کر خدا میں تبدیل کر دیا مگر عالمیت خدا سے تعلق رکھتی ہے یہ مضمون ہے جو انہوں نے عملاً ثابت کر دیا اور اس کے نتیجے میں بڑے بڑے تعصّبات پیدا ہوئے مگر وہ تعصّبات کی کہانی بھی ایک دردناک اور الگ کہانی ہے میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا۔ میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ عیسائیت کی مثال آپ کے سامنے ہے کتنی مختلف قوموں، کتنے مختلف ممالک سے تعلق رکھتی ہے مگر ایک ایسے انسان پر اکٹھی ہو گئی جو اپنی ذات میں ایک سمیٹک قوم کا باشندہ تھا اور عربوں میں سے تھا فلسطینی ہونے کے لحاظ سے۔ اور ان کو یہ بات سمجھ نہ آئی کہ بعینہ اسی دلیل پر عرب ہی سے وہ ایک وجود اٹھے گا جو خدائی صفات ہونے کے لحاظ سے عالمی وجود بن جائے گا اور اس کو خدائی صفات کا مظہر ہونے کے اعتبار سے ہمیں لازماً قبول کرنا ہو گا۔ پس جیسے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قومیتوں کے فرق مٹا دیئے تھے وہی عیسیٰ ہیں جن کی قوموں نے لازماً محمد رسول اللہ کی طرف جھکنا ہے کیونکہ آپ نے بھی قوموں کے فرق محض ایک چھوٹے دائرے میں نہیں مٹائے بلکہ عالمی دائرے میں مٹائے ہیں۔ کل عالم سے خدا تعالیٰ کی ان صفات کی جلوہ گری کے ذریعے جو عالمی صفات ہیں، آنحضرت ﷺ نے قومیتوں کے رنگ مٹا دیئے۔

پس قوموں کا تفرقہ مٹانا لازم ہے مگر توحید کے ذریعے، وحدتِ الٰہی کے ذریعے۔ اس کو چھوڑ کر آپ قومی تفرقہ مٹانے کی کوشش کریں، آپ سر ٹکرالیں گے، اپنے وجود کو پارہ پارہ

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

کر لیں گے مگر یہ قومی تعصب کبھی مٹائے نہیں جا سکیں گے-

ایک زبان ہی کو دیکھ لیجئے جب پاکستان کا وجود ابھی بننے والا تھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اعلان کیا اور بعد میں پاکستانی سربراہوں کو بات سمجھائی- آپ نے فرمایا کہ تم ایک قوم تو بن سکتے ہو یعنی ایک توحید کے نام پر اکٹھے ہو رہے ہو مگر زبانوں کو نہ مٹانا- یاد رکھو اگر تم نے بنگالی زبان پہ ہاتھ ڈالا تو وہ تمہارا ہاتھ کاٹ دیں گے مگر اپنی زبان کو نہیں مٹنے دیں گے- تو توحید میں بھی ایک تفریق ہے اور وہ تفریق ایسی ہے کہ اگر اس پر آپ ہاتھ ڈالیں تو قومیں رد عمل دکھاتی ہیں مگر خدا کی وحدانیت میں جو عالمی صفات کی جلوہ گری ہے اس پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا، وہ سب کے لئے برابر ہے- چنانچہ ایسا ہی ہوا- بنگال میں جو علیحدگی کی تحریک چلی ہے وہ اس لئے چلی کہ بعد میں لیاقت علی خاں وغیرہ نے زبان کو کچلنے کے لئے کوشش شروع کر دی- ان کا یہ خیال تھا کہ مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان جو اس وقت مشرقی پاکستان کہلاتا تھا ان کو اکٹھا کرنے کا اس کے سوا کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ زبان ختم کر دو ان کی اور اردو پھیلا دو اور اردو زبان دونوں کو باندھ دے گی مگر جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی فراست سے سمجھا وہی بات درست ثابت ہوئی- زبان پر ہاتھ ڈالنے کے نتیجے میں وحدت بنی نہیں، ٹوٹ گئی-

اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ توحید کے اعلان کے باوجود یہ بھی فرماتا ہے ﴿و من اٰیٰته خلق السّماوات والارض واختلاف السنتکم و الوانکم ان فی ذالك لاٰیٰتٍ للعٰلمین﴾ کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے یہ ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا- وہ ایک ہی ہے پیدا کرنے والا مگر تمہاری زبانوں اور رنگوں کے اختلاف بھی اسی نے پیدا کئے ہیں- پس توحید میں ایک رنگ و نسل اور زبانوں کے اختلاف کا جلوہ بھی ہے جو توحید کو باطل نہیں کرتا جو یہ پیغام دیتا ہے کہ اے عالمی توحید کے علم بردارو! رنگ و نسل اور زبانوں کو مٹانے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں یہ رنگ اللہ تعالیٰ نے الگ الگ بنائے ہیں ان کے الگ الگ ہوتے ہوئے بھی توحید کے بندھن سے ان کا ایک گلدستہ بناؤ- یہ ساری قومیں ایک خوبصورت گلدستے کی صورت میں توحید کے دھاگے سے باندھی جائیں تو یہ وہ عالمی منظر ہے توحید کا جو جگہ جگہ دکھائی دے گا-

جرمن قوم کی جرمن زبان کی صورت میں توحید جلوہ گر ہو گی، ان کے خوبصورت سرخ و سفید رنگ کی صورت میں توحید جلوہ گر ہو گی- افریقیوں کی زبان کی صورت میں وہاں توحید جلوہ گر ہو گی- ان کے سیاہ رنگ میں بھی ایک شان ہے- آج چونکہ سفید قوموں کی بادشاہی ہے اس لئے لوگ یہ سمجھ نہیں سکتے مگر رفتہ رفتہ یہ سمجھنے لگیں گے اور کچھ کچھ ان کو سیاہ رنگ کا بھی حسن دکھائی دینے لگا ہے- مگر جانوروں میں دیکھو ان کو دکھائی دیتا ہے بالکل سیاہ مرغی یا بالکل سیاہ پرندہ اور بالکل سفید مرغی اور بالکل سفید پرندہ یہ اپنے اپنے حسن رکھتے ہیں اور کوئی سفید مرغی کسی کالی مرغی کو یہ نہیں کہہ سکتی کہ جاؤ جاؤ تمہارا تو رنگ کالا ہے، وہ آگے سے برابر طور پر یہ کہہ سکتی ہے جاؤ جاؤ تمہارا تو رنگ ہی کوئی نہیں، چٹی سفید، کچھ بھی نہیں تمہارے اندر-

پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں توحید باری کا اعلان کروایا محمد رسول اللہ ﷺ سے، وہاں یہ اعلان بھی ساتھ کروایا کہ تو کہہ دے کہ رنگ اور زبانوں کے فرق یہ میرے اللہ نے پیدا کئے ہیں خبردار ہے جو تم نے ان پر ہاتھ ڈالا- سفید فاموں کو سفید فام رہنے دو- خوشی سے تم سے تعلق زوجیت قائم کرتے ہیں تو کریں نہیں تو نہ کریں- ان کی زبانوں کو بھی نہیں چھیڑنا- ہر ایک کی زبان کا احترام کرو اس کی عزت کرو لیکن اس کے باوجود ان کو بتاؤ کہ یہ خدا ہی کی شان ہے توحید باری تعالیٰ کی کہ وہ اس طرح مختلف رنگوں میں جلوہ گر ہوئی ہے اور مختلف رنگ صفات کے جب ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں تو پھر وہ صفات ابھرتی ہیں جو الٰہی صفات ﴿لا شرقیة و لا غربیة﴾ کی صفات ہیں-

پس آنحضرت ﷺ کی ذات میں ایک نبی ہونا اور کل عالم کا اکٹھا ہونا دیکھو قرآن کریم نے کس کس طریق سے سمجھایا- اس کے سارے پہلو آپ پر روشن کر دیئے لیکن یاد رکھیں صفات کے سوا یعنی خدا کی صفات کے سوا جن کا رنگ الگ الگ نہیں ہے خدا کی صفات کے سوا جن کی زبان الگ الگ نہیں ہے وہ ایک ہی رنگ اور ایک ہی زبان رکھتی ہیں ساری دنیا کو آپ مختلف زبانیں بولنے والوں کو، مختلف رنگوں کے لوگوں کو آپ ایک ہاتھ پہ اکٹھا نہیں کر سکتے- پس یہ صفات ہیں کیا؟ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کہ خلافت کو آپ دیکھیں کہ سب دنیا کی خلافت ہو ہی نہیں سکتی اگر کسی ایک قوم سے تعلق رکھتی ہو- لیکن جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا خلیفہ یا آپ کے خلیفہ کا خلیفہ ہو اس کے اندر خدا تعالیٰ کی وہ صفات ضرور جلوہ گر ہوتی ہیں جس کے نتیجے میں رنگ و نسل کو اپنی جگہ دیکھتا ہے مگر بری، غیر کی نظر سے نہیں دیکھتا اپنی نظر سے دیکھتا ہے- جیسے خدا کالے کو اپنا سمجھ کے دیکھتا ہے، جیسے خدا جرمن بولنے والے کو اور انگریزی بولنے والے کو اور سپینش بولنے والوں کو اپنا سمجھ کے دیکھ اور سن رہا ہوتا ہے اسی طرح **خلیفہ وقت کو خدا تعالیٰ وہ الٰہی صفات عطا فرماتا ہے جو کل عالم کو ایک ہی رنگ میں دیکھنے لگتی ہیں- اگر یہ نہ ہو تو خلافت کا وجود مٹ جائے گا اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی-**

یہی وجہ ہے کہ جب میں افریقہ گیا تھا ان لوگوں کو میں نے یہ بات سمجھائی- میں نے کہا دیکھو میں جب تم لوگوں سے ملتا ہوں تو خدا گواہ ہے ایک ذرہ بھر بھی مجھے تمہارے رنگ اور اپنے رنگ کا کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا- تمہاری زبان اور اپنی زبان کا کوئی فرق سجھائی ہی نہیں دیتا- میرے ذہن میں تو اس کا تصور بھی نہیں آتا کہ ہم الگ الگ ہیں- آنحضرت ﷺ کے ذریعے صفات باری تعالیٰ میں ہم اکٹھے ہوئے ہیں- پس اس پہلو سے تمہارا وطن بھی میرا وطن ہے لیکن میں تم سے اس وطن کا حق کوئی نہیں مانگتا- یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو میں تم سب کی خدمت کرتا ہوں مگر تم سے اجرت کوئی نہیں چاہتا- پس میں نے کہا جہاں تک تمہارے حقوق کا تعلق ہے میں ان حقوق کو اسی طرح ادا کروں گا جیسے میں آپ کے ملک کا، آپ کی قوم کا باشندہ ہوں-

جہاں تک آپ کی قوم سے میری توقعات کا تعلق ہے اس کے سوا میری کوئی توقع نہیں کہ آپ ان صفات میں مجھ سے تعاون کریں جو الٰہی صفات ہیں، جو عالمی صفات ہیں ان میں قوم کی اور جغرافیہ کی کوئی تفریق نہیں ہے اور اس پیغام کو افریقہ نے سمجھا اور بڑے جوش کے ساتھ اور بڑے بڑے ولولوں کے ساتھ انہوں نے جواباً کہا ہاں ہم یقین کرتے ہیں آپ ہمیں میں سے ایک ہیں، آپ ہم سے جدا الگ وجود نہیں ہیں- اور یہ وہ ایک شخصیت ہے جو بنانے سے نہیں بنا کرتی- یہ اندر سے اٹھتی ہے اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے اگر آپ اللہ کے وفادار بنیں گے تو لازم ہے کہ آپ کے اندر یہ شخصیت پیدا ہو-

پس **آنحضرت ﷺ کی عالمیت آپؐ کی کامل غلامی کے نتیجے میں خلفاء کو بھی عطا ہوتی ہے اور اسی حد تک جب وہ اپنی صفات کو محمد رسول اللہ ﷺ کے رنگ عطا کرتے ہیں-**

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اعلان کر دے ﴿واتّبعوه لعلّکم تهتدون﴾ اے خدا کے بندو اس کی یعنی محمد رسول اللہ کی اطاعت کرو وہی ہے جو تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی طرف لے جائے گا- وہی ہے جس کی صفات تمہیں خدا کی صفات سے ملا دیں گی اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو جیسے آپ فرماتے ہیں یہ رسول عالمی ہے اے اس کے غلامو! تم بھی عالمی بن جاؤ گے- یہ وہ عالمی صفات ہیں جن کو اپنائے بغیر دنیا کو کوئی عالمی پیغام نہیں دیا جا سکتا- اسی لئے میں مسلسل زور لگا رہا ہوں، بار بار آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کی خاطر اور اپنے وجود کی خاطر، بنی نوع انسان کی خاطر اپنے آپ کو کسی قومی شخصیت کے ساتھ نہ ابھاریں بلکہ توحید کی شخصیت کے ساتھ ابھاریں-

آپ کی ذات میں دنیا کو خدا دکھائی دینے لگے- دنیا دیکھے کہ آپ رحمٰن ہیں، رحیم ہیں، کریم ہیں، حوصلہ رکھتے ہیں، نیچے اترنے کا، غریبوں کی بات کا، کمزوری کی بات سننے کا حوصلہ رکھتے ہیں گنہگاروں سے بھی تعلق رکھتے ہیں صرف اپنی بڑائی اور نیکی میں مگن نہیں ہیں اور سب کی خیر چاہتے ہیں- جب آپ رحمٰن بن کے برستے ہیں تو ہر چیز پر برابر اپنا فیض جاری کرتے ہیں، گرد و پیش سب آپ سے فیض اٹھاتے ہیں- اس وجود کے طور پر آپ ابھریں گے تو ناممکن ہے کہ دنیا کی کوئی قوم بھی آپ کو ٹھکرا سکے کیونکہ آپ کے اندر آنحضرت ﷺ کے حوالے سے رحمانیت کی صفات جلوہ گر ہوں گی-

اس پہلو سے میں نے دو تحریکیں آپ کے سامنے خصوصیت سے رکھی تھیں ایک یہ کہ **کل عالم کو ایک کرنے کے لئے اپنے اپنے ملک میں وحدانیت کے مناظر پیش کریں**- اب جرمنی اس کے لئے ایک بہترین سرزمین ہے- **جرمن قوم کو وحدانیت میں اکٹھا کرنا اور ایک وحدانیت میں پرونا یہ ایک بہت بڑا کام ہے کیونکہ جرمن قوم کے ذریعے پھر آگے دنیا میں وحدانیت کے نظام کو عام کرنا نسبتاً آسان ہو جائے گا- لیکن ہوگا یہ تبھی اگر آپ اپنے آپ کو رحمٰن خدا کے نمائندے کے طور پر پیش کریں**- محمد رسول اللہ کی عالمی صفات کے حوالے سے پیش کریں آپ میں وہ پاکستانی نہ دیکھیں، آپ میں وہ بنگالی نہ دیکھیں، آپ میں عرب نہ دیکھیں، آپ میں کوئی افریقن نہ دیکھیں- ایک ایسا انسانی وجود دیکھیں جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات جلوہ گر ہیں تو پھر وہ پاگل تو نہیں کہ اپنے وجود کو الگ سمجھیں کیونکہ خدا سے ملے بغیر وہ زندہ رہ ہی نہیں سکتے- خدا کے ہوئے بغیر ان کو وجود کا تشخص ہی کوئی نہیں ملتا وہ مردہ چیزیں ہیں-

پس یہی وہ وجہ ہے جو میں نے اس آیت کے حوالے سے آپ کو، سائنس دانوں کی زبان میں بعض ایسی باتیں سمجھائیں جن کا تعلق صفات باری تعالیٰ اور وجود سے ہے- آپ اگر صفات باری تعالیٰ کو اپنا لیں گے تو لازماً ان کو اپنی زندگی کی خاطر آپ سے جڑنا ضروری محسوس ہوگا- لازماً یہ آپ سے ملیں گے اور آپ سے ایک ہو جائیں گے اس کے بغیر ان کی زندگی کا معنی ہی سمجھ میں نہیں آسکتا- اس کے بغیر ان کو اپنی زندگی بے کار دکھائی دے گی اور حقیقت میں وہ زندگی ہے بھی نہیں جو صفات سے دوری کا نام ہے- پس وہ ہو جائیں کہ آپ کا نام صفات الٰہی ہی ہو جائے یعنی صفات الٰہی کا ایک دوسرا نام آپ ہو جائیں- آپ سے جڑنا صفات الٰہی سے جڑنا بن جائے- آپ سے دوری صفات الٰہی سے دوری ہو جائے- یہ اگر آپ میں طاقت ہے، یہ کر سکتے ہیں اور ہر انسان میں یہ طاقت ہے کہ اپنی اپنی توفیق، اپنے اپنے دائرے میں ایسا کر دکھائے تو پھر لازماً دنیا کی ہر قوم آپ سے تعلق جوڑے گی- لازماً آپ ہی کے حوالے سے پھر توحید کل عالم میں پھیلے گی اور اس کے پھیلنے کے باوجود قومیتیں از خود مٹتی چلی جائیں گی مگر اپنے اپنے دائرے میں بھی جلوہ دکھائیں گی کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رنگ اور زبانوں کو خود پیدا کیا ہے-

پس اسلام ایک گلدستے کی شکل اختیار کر جائے گا، ہر پھول توحید کی جلوہ گری کرے گا، ہر زبان میں خدا کے رنگ دکھائی دیں گے، ہر رنگ خدا کی جلوہ گری کرے گا، ہر رنگ میں خدا کے رنگ دکھائی دیں گے اور پھر ایک ہوں گے سب کے سب اور ایک دوسرے کو الگ الگ نظروں سے نہیں دیکھیں گے بلکہ محبت اور پیار کی ایسی نظروں سے دیکھیں گے کہ ہر ایک کو دوسرے میں صفات الٰہی جلوہ گر دکھائی دیں گی اور اس کی اپنائیت ان کو آپس میں باندھے گی- یہ ایک ہی طریق ہے آج اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا اور غالب رکھنے کا-

اگر اس طریق کو چھوڑیں گے تو اسلام نے جو کچھ بھی کمایا ہے وہ سب کھویا جائے گا اور قومیں پھر الگ الگ حالتوں میں بٹ جائیں گی پھر وہ اپنے رنگوں میں ایسا ڈوبیں گی کہ خدا کے متحد کرنے والے رنگ ان میں نہیں رہیں گے- اپنی زبانوں میں ایسا غرق ہوں گی کہ خدا تعالیٰ کی زبان ان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے نہیں بلائے گی اور اسی کا نام پھر وہ زندگی سے موت کی طرف حرکت ہے جو رفتہ رفتہ قوموں کو مشرک بنا دیتی ہے ان کو ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہے- پہلے قومیں قوموں سے الگ ہوتی ہیں- پھر قوموں کے اندر گروہ ہیں جو ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ شہر شہر سے الگ ہونے لگتے ہیں شمال جنوب سے الگ ہو جاتے ہیں- ایک ہمبرگ کے لوگ ہیں ایک میونخ کے لوگ ہیں ہر ایک کا اپنا اپنا تشخص بن جاتا ہے- مشرقی جرمنی اور ہو جائے گا، مغربی جرمنی اور ہو جائے گا- تو توحید کے سوا ممکن ہے کہ بنی نوع انسان کو بلکہ قوموں کو بھی ایک ہاتھ پر اکٹھا رکھا جائے- پس **توحید باری تعالیٰ کی غلامی کریں اور اس میں اپنے وجود کو کھو دیں اسی کے نتیجے میں اسلام کو تحفظ ہے، اسی کے نتیجے میں محمد رسول اللہ کی عالمیت ظاہر ہوگی، اسی کے نتیجے میں خلافتِ احمدیہ کی عالمیت قائم رہے گی**- یہ مٹا دیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا-

اس پہلو سے جب میں نے آپ کو پیغام دیا کہ آپ کثرت سے یہاں لوگوں کو احمدی بنائیں تو یہ مراد تھی کہ ان معنوں میں احمدی بنائیں کہ آئندہ جو صدی پوری ہونے والی ہے اس میں میری خواہش ہے کہ جرمن جماعت احمدیہ جس میں ہر قسم کے مسلمان یعنی ہر قسم کے انسان مگر ایک قسم کے مسلمان موجود ہوں گے جرمن بھی ہوں گے افریقن بھی ہوں گے امریکن بھی یہاں بستے ہیں، یہاں یورپ کے مختلف لوگ ہیں، مسلمان ممالک سے آئے ہوئے مختلف لوگ ہیں، مشرق بعید کے مختلف لوگ ہیں، سیلونی ہیں اور بنگلہ دیشی ہیں، چینی، جاپانی سب قسم کے لوگ آج آپ کو جرمنی میں دکھائی دیتے ہیں توحید میں ان کو پرو دیں، ایک بنا دیں اور پھر یہ سارے اپنے اپنے دائرے میں توحید کے علم بردار بن کر لوگوں کو آواز دیں اور اس طرف بلائیں جس طرف آنحضرت ﷺ نے بنی نوع انسان کو بلایا تھا-

﴿قل یا ایھا النّاس انّی رسول اللہ الیکم جمیعاً﴾ اے محمدؐ! تجھے اب یہ حق ہے تو میرا ہو چکا ہے تو ایک ہو گیا ہے میری ذات میں کھویا گیا ہے اس لئے تجھے میں مقرر کرتا ہوں کہ تمام دنیا میں اعلان کر کہ آؤ کیونکہ میری طرف آنا اس خدا کی طرف آنا ہے ﴿لہ ملک السّماوات والارض﴾ جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے-

پس کوشش یہ کریں کہ جو صدی کا سال ہے اس سال میں آپ سب مل کر کم سے کم ایک لاکھ احمدی پورا کریں اور یورپ میں اس پہلو سے آپ پہلا ملک ہوں گے جس نے ایک سال میں خدا تعالیٰ کے مختلف قوموں سے، زبانوں سے تعلق رکھنے والوں کو ایک ہاتھ پر باندھا ہے- اور آپ کے لئے ممکن ہے یہ- جو آثار مجھے دکھائی دے رہے ہیں ہر گز نا ممکن نہیں- بلکہ بعید نہیں کہ اس سے بھی بہت زیادہ اللہ آپ کو عطا فرمائے- پس **ایک تو توحید کا یہ جلوہ دکھائیں دوسرا مسجدوں کی تعمیر کی طِرف توجہ دیں** کیونکہ مسجدوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿قل ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احداً﴾ کہ مسجدیں بناؤ گے تو یہ پیغام بھی عام ہو گا یہ وہ گھر ہے جہاں خدا کے سوا کسی کو نہیں بلایا جا رہا اس کے سوا اور کوئی وجود نہیں ہے جس کی عبادت کی طرف بلایا جاتا ہو-

پس اس پہلو سے میں نے سو مساجد کا اعلان کیا تھا کہ آپ کوشش کریں آپ کو اس صدی کے آخر تک سو مساجد بنانے کی توفیق عطا ہو- اس ضمن میں میں ابھی پھر واپس اس بات کی طرف آتا ہوں کہ اس سے پہلے میں آپ کو ایک غم کی خبر بھی سنانا چاہتا ہوں اور اس میں ایک خوشی کی یعنی بشریٰ کی خبر بھی موجود ہے- ہماری وہ والدہ جو اس وقت حضرت مصلح موعودؓ کی بیگمات میں سے دو زندہ تھیں جن میں سے ایک وہ آپا بشریٰ یا سیدہ مہر آپا ہیں کل ان کے وصال کی خبر آئی ہے- وہ میرے ماموں عزیز اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی تھیں اور غالباً جہلم میں یا مجھے اب یاد نہیں مگر اتنا مجھے پتہ ہے کہ ۱۹۱۹ء اپریل میں آپ پیدا ہوئیں اور میری والدہ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی بعض خوش خبریوں کے نتیجے میں حضرت مصلح موعودؓ نے ہم بچوں کی خاطر ان سے شادی کی- یعنی میں اور میری تین بہنیں تھیں اور حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش تھی کہ اپنے خاندان کا ہی یعنی میری امی کے خاندان کا ہی کوئی شخص ہماری نگہداشت کرے-

چونکہ ان کے متعلق ڈاکٹروں کا یہ فیصلہ تھا کہ ایک بیماری کی وجہ سے ان کے بچہ نہیں ہو سکتا اس لئے حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بھی سوچا کہ ایک ایسی ماں ان کو ملے گی جس کے پاس اپنے الگ بچے نہیں ہوں گے مجبوراً وہ انہی سے پیار کرے گی اور اسی وجہ سے آپ کا نام مہر آپا رکھا گیا جس کا آپ کی ایک رویاء یا الہام سے تعلق تھا کہ ایسی آپا جو مہر بن جائے- اب مہر امی نہیں فرمایا، مہر آپا- اور واقعتہً ہم سب کا تعلق آپ سے آپا ہی کی ایک قسم کا تھا مگر مہر والا تعلق کم سے کم میں اپنی ذات میں ضرور کہہ سکتا ہوں کہ میرا ان سے تعلق ہمیشہ مہر کا رہا یعنی محبت اور پیار کا تعلق- بہر حال آخری عمر میں ان کو بعض ایسی تکلیفیں لاحق تھیں جن کے نتیجے میں یہ زندگی اجیرن ہو گئی تھی اس لئے ان کا جانا ان کے لئے رحمت تھا اور ان کے لئے بھی جو اس تکلیف کو دیکھتے اور تکلیف کو محسوس کرتے تھے بہر حال آپ نے جانا تھا اٹھہتر سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو واپس بلایا-

ان کے متعلق آج جو میں اعلان کر رہا ہوں اس کا اس مضمون سے تعلق ہے جو میں ابھی آپ کے سامنے بیان کر چکا ہوں- سیدہ مہر آپا مختلف وقتوں میں مختلف وصیتیں کرتی رہیں کیونکہ اپنی کوئی اولاد نہیں تھی اس لئے ان کی نظر اپنے بھائیوں پر، بہنوں پر اور ان بچوں پر پڑتی رہی جو ان کے گھر میں پلتے تھے- اپنی جائیداد کا سارا انتظام انہوں نے میرے سپرد کر دیا تھا اور اس بارے میں کامل یقین تھا یعنی خلافت سے بہت پہلے کی بات کر رہا ہوں- مجھ پر، میری ذات پر کامل یقین تھا اور یہ شرط تھی کہ میں ان کو حساب پیش کرنے کا پابند نہیں ہوں گا- ان کو یقین تھا، رہے گا کہ میں جو بھی کروں گا درست کروں گا اور ان کی جائیداد کو ایسے سنبھالوں گا کہ بفضلہ تعالیٰ باقیوں سے بہتر ہو گی، کم تر نہیں ہو گی- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے ایک وصیت لکھی جو بہت پہلے کی بات ہے، ملک سیف الرحمٰن صاحب اس وقت زندہ تھے، اس وصیت میں انہوں نے یہ لکھا کہ میں اپنی جائیداد کو پانچ حصوں میں تقسیم کرنا چاہتی ہوں- ایک حصہ جماعت احمدیہ کے لئے ہوگا، ایک حصہ مرزا طاہر احمد کے لئے ہوگا، تین حصے میرے تین بھائیوں کے لئے ہوں گے اور بہن آپا ناصرہ جو تھیں ان سے وہ اجازت لے چکی تھیں کہ وہ از خود خوشی کے ساتھ اس وصیت کو قبول کرتی ہیں- میں نے ان کو سمجھایا اور مختلف حوالے دے کر آخر رضامند کر لیا کہ آپ میرا حصہ بیچ میں سے نکال دیں جہاں تک بھائیوں کا تعلق ہے آپ کی مرضی ہے رکھیں، مرضی ہے نہ رکھیں- چنانچہ انہوں نے میری یہ بات منظور فرمالی اور میرا پانچواں حصہ نکال لیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد دو بڑے بھائی ان کے، یعنی اپنے سے چھوٹے تھے مگر ایک بڑا بھائی اور ایک سب سے چھوٹا بھائی یہ دونوں فوت ہو گئے- اس وقت پھر ان کے دل میں از خود خیال آیا کہ کیوں نہ میں سب کچھ جماعت کے لئے چھوڑ دوں اور بھائیوں کے لئے یا بہنوں کے لئے کچھ نہ رکھوں- انہوں نے مجھے پھر خط لکھا کہ میری اب یہ خواہش ہو رہی ہے- میں نے کہا دیکھیں شریعت کو آپ نظر انداز نہیں کر سکتیں- جو چاہیں کریں، جو اللہ تعالیٰ نے شریعت کا حق عطا فرمایا ہے اس کو آپ نہیں لے سکتیں- اس لئے میں تب آپ کی بات مانوں گا اگر آپ اپنے بھائی سے لکھوائیں اور اپنی بہن سے لکھوائیں کہ ہم بقائمی ہوش و حواس پوری طرح اپنے حقوق کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم حضرت مہر آپا کی جائیداد میں سے نہ اب نہ آئندہ کسی چیز کے بھی نہ خواہشمند ہیں، نہ دعویدار ہیں اور ان کو

ہماری طرف سے بخوشی اجازت ہے کہ وہ سب کچھ خدا کے حضور پیش کردیں- چنانچہ اس پر انہوں نے پھر مجھے خوشی سے زبانی بھی بتایا اور لکھا بھی کہ اب میں یہ ساری جائیداد آپ کے سپرد کرتی ہوں ان شرطوں کے ساتھ - نمبر ایک، جب تک آپ کو توفیق ہے آپ ہی انتظام رکھیں- میرے بھائیوں میں سے یا بہنوں میں سے، خاص طور پر بھائی کے متعلق فرمایا کہ اگر اس کی کوئی ضرورت ہو تو آپ کو حق ہے کہ اس جائیداد میں سے جو میں جماعت کے سپرد کر رہی ہوں ان کو دیدیں- اور میری ضرورتیں جب تک میں زندہ ہوں اسے پوری کردیں- اس کے سوا مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے- دوسری بات انہوں نے یہ کہی کہ میری طرف سے آپ کو اختیار ہے کہ اپنی ضرورت پڑے اور کوئی قرض لینا ہو میرے حساب میں سے تو مجھے لکھنے کی، اجازت لینے کی بھی کوئی ضرورت نہیں، آپ پر مجھے کامل اعتماد ہے جو چاہیں لیں جب چاہیں واپس کریں- اس حیثیت سے میں نے ان کی جائیداد کا انتظام سنبھال لیا اور وفات کے وقت تک جو بھی ان کی وصیت کا حساب تھا یعنی اس کے علاوہ جو وصیت تھی صدر انجمن کے حق میں وہ دیدی گئی ہے- اب جو بقیہ جائیداد ہے وہ انہی شرطوں کے ساتھ میرے قبضہ میں یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے امین بنایا ہے، میرے سپرد ہے- چونکہ انہوں نے مجھے اجازت دی تھی کہ اپنی ضرورتوں کے لئے قرض لے لیا کروں، میں نے اس میں سے کبھی قرض لئے، واپس کردیئے، پھر لئے- آج صبح فون کے ذریعہ، یعنی کل میں نے پیغام دیا تھا، آج صبح فون کے ذریعہ اب مجھے یہ تسلی بخش پیغام مل گیا ہے کہ جو بھی قرضہ میں نے ان سے لیا تھا وہ پائی پائی ادا ہو چکا ہے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہا- اس لئے جو کچھ ان کے پاس باقی ہے اس کی دو شکلیں ہیں- ایک میں وقتاً فوقتاً کچھ یورپ منتقل کرواتا رہا اور کچھ جائیداد کی صورت میں پاکستان میں ہی ہے جس میں سے آمد ہو گی-

چونکہ یہ توحید کا اعلان جس کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کا مساجد کی تعمیر سے بھی تعلق ہے- اس لئے سیدہ مہر آپا کی وفات کی اطلاع چونکہ مجھے جرمنی میں ملی ہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی طرف سے جو روپیہ یہاں موجود ہے اس میں سے اور کچھ باہر سے منگوا کر تین لاکھ جرمن مارک جماعت احمدیہ جرمنی کے سپرد کر دوں گا جس کا مطلب یہ ہے کہ سو مساجد کی جو تحریک ہے اس میں سے ہر سو میں سے تین ھزار ان کی طرف سے ہو گا اور سرِ دست اپنی طرف سے پچاس ھزار مارک پیش کرتا ہوں اور اللہ توفیق دے گا تو انشاء اللہ اس کو بڑھا بھی دوں گا تو آئندہ تین سال میں یہ پورا ہو جائے گا- اس لئے **جماعت جرمنی کو جو توحید کے نشان کے طور پر مسجدیں بنانا ہے اس کی میں آج میں سیدہ مہر آپا کی وفات کے ساتھ تحریک کرتا ہوں**- اس کے لئے الگ انتظام کریں چندوں کا- جس کو جتنی توفیق ہے وہ دے اور **کوشش کریں کہ اس صدی کے آخر تک، یعنی آخری سال تک جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک سو مساجد جرمنی میں یا بنائی جا چکی ہوں یا ان کے لئے زمینیں لے لی گئی ہوں** اور اس پر خواہ جھونپڑا ہی بنانا پڑے ایک جھونپڑا بنا کر اور مینار کا سمبل بنا دیں تاکہ ہم یہ کہہ سکتے ہوں کہ یہاں اللہ کی عبادت ہوتی ہے اور واقعتہً وہاں عبادت ہو- جھونپڑے سے مراد یہ ہے کہ چھت تو ہونی چاہئے جس سے بارش اندر نہ آئے یا برف نہ پڑے اندر- مگر یاد رکھیں کہ آنحضرت ﷺ کی جو مسجد تھی اس مسجد کا یہ حال تھا کہ بعض دفعہ بارش ہوتی تھی تو چھت میں سے پانی ہی نہیں بلکہ کیچڑ بھی اترا کرتا تھا اور نیچے مسجد کچی ہونے کی وجہ سے سجدہ کرتے وقت لوگوں کی پیشانیوں پر کیچڑ لگ جایا کرتا تھا- مگر اسی حالت میں وہ مسجد تھی جو دنیا کی سب مساجد میں سب سے اوپر کی ہے محمدؐ رسول اللہ کی مسجد- تو اس طرح آغاز کریں- یعنی اس رسول کی سنت پر چلتے ہوئے آغاز کریں جس رسول کی سنت پر آپ نے دنیا کو اکٹھے کرنا ہے اور جس کی سنت پر چلتے ہوئے آپ نے اللہ کے گھر بنانے ہیں صرف اللہ کی خاطر-

پس خدا کرے کہ آپ کو یہ توفیق ملے کہ صدی کے آخر پر ہم یہ اعلان کرسکیں کہ جماعت جرمنی کو توحید کے دو تقاضے پورے کرنے کی توفیق ملی ہے- ایک یہ کہ ایک لاکھ احمدی یورپ میں توحید کے علمبردار اس آخری سال میں ہم نے بنائے ہیں اور ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کے نام پر اسی کی خاطر سو مساجد کی ہم نے تعمیر کردی ہے اور اس میں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا کا ایک مستقل حصہ ہو گا- گویا ہر مسجد میں ان کی طرف سے کچھ نہ کچھ ہو گا اور میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ساتھ شامل ہو جاؤں گا- تو اللہ کرے کہ ہمیں یہ توفیق عطا ہو-

آپ میں سے بہت سے ہیں میں جانتا ہوں جن میں غریب بھی ہیں، امیر بھی ہیں مگر جماعت جرمنی میں جو مالی قربانی کی روح پیدا ہو چکی ہے وہ عظیم الشان ہے- اور اس قربانی کی روح کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اکیلا نہیں چھوڑے گا- اپنی توفیق سے بڑھ کر وعدے نہ کریں- یاد رکھیں کہ توفیق سے بڑھ کر وعدہ کرنا مومن کو زیب نہیں دیتا- لیکن توفیق بڑھنے کی دعائیں کرتے رہیں- اتنا وعدہ کریں جس کی توفیق ہو اس کو پورا کریں اور پھر اور توفیق بڑھنے کی دعا کریں- پھر اللہ اور عطا کرے گا- اور یہ میرا تجربہ ہے زندگی کا کہ ہمیشہ اسی طرح ہوتا ہے- اپنی توفیق کے مطابق دیانتداری سے، اخلاص کے ساتھ اپنا حساب کرتے ہوئے، یہ دیکھتے ہوئے کہ کہاں سے رقم لینی ہے پھر وعدہ کریں تاکہ وعدہ جو ہے محض فرضی وعدہ نہ ہو- بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ فرضی وعدہ کرلو اور ہاتھ پلے کچھ ہوتا نہیں لاکھ لاکھ، دس دس لاکھ کے وعدے کر بیٹھتے ہیں اور پہلے پورے نہیں ہوتے تو اگلے پھر کر بیٹھتے ہیں- چنانچہ میں نے جماعت کو، یعنی نظام جماعت کو یہ نصیحت کی ہے کہ آئندہ سے ایسے لوگوں کا کوئی وعدہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا- کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کھیل نہیں کی جاسکتی- اخلاص کی بھی کھیل نہیں کی جاسکتی- جو کچھ خدا کے حضور پیش کرنا ہے وہ کریں جو کرنا ہے- اور اگر زیادہ ہے تو جب توفیق ہو گی اس وقت زیادہ بھی دیدیں مگر جو وعدہ کیا ہے اس سے کم نہیں ہونے دینا- سوائے ایسے اتفاقی حادثات کے جس میں انسان مجبور ہو جاتا ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کے کیا حالات ہیں-

پس آپ سب کو میری عمومی نصیحت یہی ہے اور باقی دنیا کو بھی میں آپ کے حوالے سے یہ نصیحت کر رہا ہوں کہ ہم اللہ کی قوم ہیں- توحید کے غلام ہیں- ہم نے جو سو سالہ جشن منانا ہے وہ دنیا کی طرح تو نہیں منانا کہ بینڈ باجوں کے ساتھ اور آتش بازیوں کے ساتھ ایک صدی کے ختم ہونے اور دوسری کے شروع ہونے کا اعلان کر رہے ہوں- ہم تو توحید کے پجاری ہیں- ایک صدی سے سر جھکاتے ہوئے خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے اگلی صدی میں داخل ہوں گے- ان سب کامیابیوں پر سر جھکاتے ہوئے جو بظاہر ہمیں نصیب ہوں گی مگر اللہ کے فضل سے ہمیں عطا ہوں گی، ہماری کوشش کا کوئی اس میں فی الحقیقت معنی نہیں ہو گا کیونکہ ہماری کوششیں بھی اللہ ہی کی توفیق سے ہیں-

پس جس طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے وقت مکہ میں داخل ہوئے تھے- اے عالمگیر جماعت غور سے سن لو کہ ہم نے اس طرح یہ صدی منانی ہے، اس طرح اس صدی میں داخل ہونا ہے- فتح مکہ جو تمام فتوحات کی ماں تھی آنحضرت ﷺ اس حال میں داخل ہوئے کہ روتے روتے آپ کا سر کجاوے سے لگ گیا- کجاوے پر سجدہ کرکے آنسو بہا رہے ہیں- دنیا کا سب سے بڑا فاتح اس طرح سب سے عظیم فتح منا رہا تھا کہ خدا کے حضور اس کی روح بھی سجدہ ریز تھی، آپؐ کی جان، آپؐ کی زبان، آپؐ کا کلام، آپؐ کا سر سب کچھ خدا کے حضور سجدہ کر رہا تھا- ایسے آنسوؤں کے ساتھ اس طرح سر جھکاتے ہوئے آپ نے داخل ہونا ہے کہ ساری دنیا کو عظیم فتوحات دکھائی دے رہی ہوں- جماعت احمدیہ نے بارہا جگہ جگہ جس طرح خدا تعالیٰ کے حضور مؤحدوں کی جماعتیں پیدا کردیں، کثرت کے ساتھ دنیا کی ہر قوم میں سے، دنیا کے ہر رنگ میں سے اور ہر زبان میں سے ہمیں اگلی صدی سے پہلے ایسی قومیں تیار کرنی ہیں جو مؤحدین کی قومیں ہوں گی، جو توحید باری تعالیٰ کے سوا کسی اور کے سامنے سر نہ جھکائیں گی، دنیا کی نظر میں ایک عظیم الشان کارنامہ ہو گا- اتنی مساجد بنائیں گے کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو مل کر بھی اس دور میں اتنی مساجد کی توفیق نہ ملی ہو- اور داخل اس طرح ہوں گے جس طرح ہمارے آقا و مولا محمدؐ رسول اللہ فتح مکہ کے وقت داخل ہوئے تھے اور یہی توحید کا سب سے اعلیٰ اور خوبصورت منظر ہے کہ سر جھکاتے ہوئے، روتے ہوئے، خدا کے حضور یہ اقرار کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہم میں تو کچھ بھی نہیں ہے، جو کچھ ہے تیری توفیق ہی سے عطا ہوا ہے- یہ ہماری صدی کا جشن ہے جو ہم نے منانا ہے- اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے-

پس سیدہ مہر آپا کے وصال نے ایک نئی بات بھی آپ کے اندر پیدا کردی ہے جماعت جرمنی میں- یہ سارے خیالات میرے دل میں اس وصال کے ساتھ ہی اٹھنے شروع ہوئے اور اس طرح پایہ تکمیل کو پہنچے- اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وفات کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے- جو بھی ہم میں سے مرے صفاتِ باری تعالیٰ کو پیچھے روایات کی صورت میں زندہ چھوڑتا چلا جائے- خدا کرے کہ ایسا ہی ہو- اب میں اس کے ساتھ آپ سے اجازت چاہتا ہوں اور خدام الاحمدیہ کے جو باقی پروگرام اور انتظامات ہیں اب وہ خطبہ کے بعد شروع ہو جائیں گے اور آپ کو علم ہے کہ وہ کیا ہیں-

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 - 081 553 3611

امت مسلمہ کے مختلف فرقے

از قلم مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم)

دوسری قسط

شیعوں کے بڑے ضمنی فرقے

شیعوں کے مندرجہ ذیل بڑے بڑے ضمنی فرقے ہیں:

الامامیه— الزیدیه— الکیسانیه

الامامیہ کے مزید ذیلی فرقے یہ ہیں:

المحمدیه— الباقریه— الناؤوسیه— الشمیطیه— العماریه— الموسویه— القطعیه— الاثنا عشریه—

الامامیہ کے غلو پسند فرقے یہ ہیں:

الاسماعیلیه— الهشامیه— الزراریه— الیونسیه— الشیطانیه— الکاملیه—

فرقہ زیدیہ کے ذیلی فرقے تین ہیں:

الجارودیه— السلیمانیه— البتریه—

الکیسانیہ کے ذیلی فرقے دو ہیں- ایک فرقہ کی رائے ہے کہ امام محمد بن الحنفیہؒ زندہ ہیں- وہ "مہدی منتظر" ہیں جبکہ دوسرا فرقہ کہتا ہے کہ امام محمد بن الحنفیہ فوت ہو چکے ہیں اور ان کے بعد ان کے جانشین اور وصی ان کے صاحبزادے ابوہاشم عبداللہ ہیں- الکیسانیہ فرقہ کا بانی مختار ثقفی تھا-

شیعوں کے غلو پسند فرقے جو امامیہ میں شمار نہیں ہوتے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

السبئیه— المغیریه— المنصوریه— الجناحیه— الخطابیة— الباطنیه— الحلولیه—

ان سب فرقوں میں سے جو اہم ہیں ان کا مختصر بیان آئندہ صفحات میں پیش کیا جارہا ہے-

شیعوں کا بڑا ضمنی فرقہ "الامامیہ"

"شیعہ امامیہ" شیعوں کے ان فرقوں کا نام ہے جو حضرت علیؓ اور ان کی فاطمی اولاد میں امامت اور خلافت کو محدود مانتے ہیں نیز یہ امامت اور خلافت میں وراثت اور نص کے قائل ہیں اور امت کے حق انتخاب کو تسلیم نہیں کرتے-

شیعہ امامیہ کئی ذیلی فرقوں میں منقسم ہے جن میں سے بعض کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- المحمدیه: یہ فرقے حضرت علیؓ، امام حسنؓ، امام حسینؓ، امام حسن مثنیؒ اور امام عبداللہؒ کے بعد محمد النفس الزکیہ بن عبداللہ بن حسن المثنی بن حسن بن علی کی امامت کا قائل تھا اور ان کو آخری امام اور "مہدی منتظر" مانتا تھا یعنی ایسا مہدی جو نظروں سے غائب ہو گیا ہے اور آئندہ کسی وقت ظاہر ہوگا وہ ظلم و جور کو ختم کرے گا اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا- یہ فرقہ امام محمدؒ کو اس حدیث کا مصداق قرار دیتا تھا جس کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مہدی کا نام وہی ہوگا جو میرا نام ہے یعنی محمد اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کی طرح عبداللہ ہوگا- اس فرقہ کے نزدیک امام محمدؒ نہ قتل ہوئے ہیں اور نہ طبعی موت مرے ہیں بلکہ نجد کے ایک پہاڑ میں پناہ گزیں ہیں، مناسب وقت میں ظاہر ہوں گے اور ساری دنیا پر غلبہ حاصل کرلیں گے-

امام محمد بن عبداللہ اور ان کے دو بھائی ابراہیم اور ادریس بڑے پائے کے بزرگ گزرے ہیں- علم و زہد میں یکتا تھے اس وقت کے قریباً سارے محدثین اور فقہاء ان سے عقیدت رکھتے تھے اور ان کے حامی تھے- امام محمدؒ مدینہ منورہ میں عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کے خلاف اٹھے کیونکہ منصور ان کے قتل کے درپے تھا- یہ حجاز کے سارے علاقے پر قابض ہوگئے تھے اور ان کے بھائی امام ابراہیم نے بصرہ پر غلبہ حاصل کرلیا تھا- دوسرے بھائی ادریس بلاد مغرب میں غالب آئے لیکن یہ ساری کامیابی عارضی ثابت ہوئی اور تینوں بھائی مارے گئے- کہا جاتا ہے کہ ان ائمہ کی حمایت کی وجہ سے ہی امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ دونوں ابو جعفر منصور کے زیر عتاب آئے- امام محمد کے والد امام عبداللہ کو مع خاندان ابو جعفر منصور نے قید کرلیا اور انہیں بڑی اذیتیں دیں اور وہ اور ان کے خاندان کے بعض افراد قید خانہ میں ہی سختیاں جھیلتے ہوئے فوت ہوگئے-

امام محمد بن عبداللہ کی شہادت کے بعد انکے ایک عقیدت مند المغیرہ بن سعید العجلی نے دعویٰ کیا کہ محمد قتل نہیں ہوئے بلکہ غائب ہوگئے ہیں اور مناسب وقت میں ظاہر ہوں گے- جابر بن یزید جعفی کا نظریہ بھی یہی تھا گویا ان کے نزدیک امام محمد مہدی منتظر ہیں- جعفی کہا کرتا تھا کہ قیامت سے پہلے دنیا کے سب مردے زندہ کرکے واپس لائے جائیں گے تاکہ وہ امام محمد کی شان و شوکت اور عظمت کو دیکھ سکیں- (الفرق بین الفرق صفحه۳۹) و (فرق الشیعه صفحه ۶۲)

۲- الباقریه: یہ فرقہ حضرت علیؓ- امام حسنؓ- امام حسینؓ- امام زین العابدینؒ کے بعد ان کے بڑے بیٹے امام محمد باقرؒ کو آخری امام اور "مہدی منتظر" مانتا تھا اس فرقے کا عقیدہ تھا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کے امام ہونے کی تصریح فرمائی تھی اس کے بعد ہر امام نے اپنے جانشین کو نامزد کیا اور اس کو امام ماننے کی وصیت کی- یہ فرقہ یہ بھی مانتا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے کہا کہ تم میرے بیٹے "محمد باقر" سے ملو گے- جب ملو تو ان کو میرا اسلام پہنچانا- چنانچہ کہا جاتا ہے کہ حضرت جابرؓ نے بڑی لمبی عمر پائی- عمر کے آخری حصہ میں آپؓ کی نظر جاتی رہی- ایک دن وہ مدینہ کی گلی میں سے گزر رہے تھے کہ ایک لونڈی محمد باقر کو اٹھائے ہوئے گزری- جابرؓ نے اس سے یہ پوچھا یہ لڑکا کون ہے جس کو تم اٹھائے ہوئے ہو- اس نے بتایا کہ یہ امام علی زین العابدینؒ کا بیٹا محمد ہے- چنانچہ جابرؓ نے ان کو لے کر اپنے سینہ سے لگایا، پیار کیا اور کہا کہ میں تمہیں تمہارے نانا کا سلام پہنچاتا ہوں- جابرؓ آنحضرت ﷺ کے اس حکم کی تعمیل کے بعد جلد ہی فوت ہوگئے-

۳- الناؤوسیه: یہ فرقہ امام محمد باقرؒ کے بعد ان کے بیٹے امام جعفر صادق کو آخری امام اور "مہدی منتظر" مانتا تھا- اس فرقے کا نظریہ تھا کہ امام جعفرؒ تمام علوم کے جامع اور ماہر ہیں- وہ علم دین کا ہو یا عقلیات سے تعلق رکھتا وہ سب کچھ جانتے ہیں، ان کا یہ علم لدنی یعنی خدا کی طرف سے ان کو عطا ہوا تھا اس میں ان کے کسب یا کسی سے سیکھنے کا کوئی دخل نہیں تھا-

۴- الشمیطیه: یہ فرقہ امام جعفرؒ کی موت کا قائل تھا وہ البتہ امامت کو ان کی اولاد میں منحصر تسلیم کرتا تھا اور یہ کہ امام مہدی انہی کی اولاد میں سے ظاہر ہوگا گویا یہ فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کا پیش رو ہے- لیکن یہ امام جعفر صادق کے بیٹے امام موسیٰ کاظم کی بجائے ان کے دوسرے بیٹے محمد بن جعفر کی امامت کا قائل ہے-

۵- الاسماعیلیه: یہ فرقہ حضرت امام جعفر کے بیٹے امام اسمٰعیل کو امام منصوص مانتا ہے یعنی امام جعفر نے اپنے بعد ان کے امام ہونے کا اعلان کیا تھا- اگرچہ امام اسمٰعیل حضرت جعفر کی زندگی میں ہی فوت ہوگئے تھے لیکن اس فرقے کا نظریہ ہے کہ جب امام وقت باعلام الٰہی ایک دفعہ کسی کو اپنا جانشین مقرر کردے تو پھر یہ نص کسی حال میں بھی منسوخ نہیں ہوسکتی- اور آئندہ امامت اس منصوص علیہ کی اولاد اور نسل کی طرف جاتی ہے- اس لئے ان کے نزدیک امام جعفرؒ کی وفات کے بعد امام اسمٰعیل اور ان کی اولاد کو امام تسلیم کیا جانا چاہئے- بہرحال اس اصولی نظریہ پر متفق ہونے کے بعد یہ فرقہ کئی ضمنی شاخوں میں بٹ گیا مثلاً:

(الف) ایک گروہ کے نزدیک امام اسمٰعیل فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ زندہ ہیں اور آخری امام اور "مہدی منتظر" ہیں- ان کی آگے کوئی اولاد یا نسل نہیں تھی وہی آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور امام مہدی کے فرائض سرانجام دیں گے-

(ب) ایک فرقے کے نزدیک امام اسمٰعیل فوت ہوچکے ہیں اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن اسمٰعیل امام بنے- وہ مہدی منتظر اور القائم صاحب الزمان ہیں وہ روم کے علاقہ میں زندہ موجود ہیں- آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور شریعت اسلامیہ کو منسوخ کرکے نئی شریعت جاری کریں گے-

(ج) ایک تیسرے گروہ کے نزدیک امام محمد بن اسمٰعیل کی اولاد میں امامت جاری ہے- اسی نسل کے ائمہ بعد میں حکومت عبیدیہ اور فاطمیہ کے بانی بنے- اسمٰعیلیہ باطنیہ کی بھی یہی رائے ہے اور موجودہ آغاخانی شیعہ اور بوہرے بھی یہی نظریہ رکھتے ہیں جیسا کہ آئندہ صفحات میں اس کی تفصیل اپنی جگہ پر آئے گی-

۶- الموسویه: اس فرقہ کو العماریه اور الممطوریه بھی کہا جاتا ہے- یہ فرقہ امام جعفرؒ کے بعد ان کے بیٹے امام موسیٰ کاظم کو آخری امام اور "مہدی منتظر" مانتا تھا-

۷- القطعیه یا الاثنا عشریه: اس فرقے کا ایک نام اصحاب الانتظار بھی ہے اس فرقہ کا نام "القطعیہ" اس وجہ سے ہے کہ یہ موسویہ فرقہ کے برخلاف امام موسیٰ کاظم کی وفات کا قائل ہے- ای انهم قطعوا بموت موسیٰ الکاظم بخلاف الموسویه-

شیعہ اثنا عشریہ "ائمہ منصوصہ" کی مندرجہ ذیل ترتیب مانتے ہیں:

حضرت علیؓ- امام حسنؓ- امام حسینؓ- امام زین العابدینؒ- امام محمد باقرؒ- امام جعفر صادق- امام موسیٰ کاظم- امام علی الرضا- امام محمد الجواد- امام علی الہادی- امام الحسن العسکری اور امام محمد بن الحسن العسکری-

یہ آخری بارھویں امام اثنا عشریہ کے نزدیک امام غائب یا مہدی منتظر تسلیم کئے گئے ہیں- یہ عباسی حکومت کی مشہور چھاؤنی "سرَّ من رأی" میں اپنے باپ کے ایک تہ خانہ میں غائب ہوئے اور اب تک غائب ہیں- آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور دنیا سے ظلم و جور کو مٹائیں گے اور اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے-

امام غائب کی غیبوبت کے دو (۲) دور

محمد بن الحسن العسکری "المهدی المنتظر" جب غائب ہوئے تو ان کی عمر کیا تھی اس بارہ میں اختلاف ہے- بعض کے نزدیک اڑھائی سال، بعض کے نزدیک چار سال اور بعض کے نزدیک آٹھ سال تھی- ان کی غیبوبت کا زمانہ دو حصوں میں منقسم مانا گیا ہے- "غیبوبت صغریٰ" جو ۲۶۰ھ سے ۳۲۹ھ تک کا زمانہ ہے- اس عرصہ میں امام غائب کے چار سفیر ان کی قائمقامی کرتے رہے جو یہ ہیں:

۱- عثمان بن سعید- ۲- محمد بن عثمان الشیخ الخلانی- ۳- الحسین ابن روح اللہ النوبختی اور آخری سفیر علی بن محمد السمرہ المتوفی ۳۲۹ھ- اس آخری سفیر نے اپنی وفات سے پہلے ایک "توقیع" (از قسم پروانہ) جاری کیا جس میں یہ اطلاع تھی کہ اب غیبوبۃ صغریٰ کا زمانہ ختم ہے اور غیبوبۃ کبریٰ کا دور شروع ہو رہا ہے جو مہدی منتظر کے ظہور تک جاری رہے گا- اس عرصہ میں شیعہ اثنا عشریہ کے علماء اور مجتہد امام غائب کی قائمقامی، عوام کی رہنمائی اور تنظیم اور دین کی اشاعت کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے- یہی فرقہ امامیہ اثنا عشریہ ان دنوں ایران میں برسر اقتدار ہے اور عراق، ہندوستان اور پاکستان وغیرہ علاقوں میں بکثرت پایا جاتا ہے اور انتہائی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہے- شیعہ اثنا عشریہ کی فقہ جو "فقہ جعفریہ" کے نام سے مشہور ہے ایک قابل مطالعہ علمی سرمایہ ہے-

شیعہ اثنا عشریہ کے بعض مخصوص مسائل

الامامة: شیعہ حضرات کے نزدیک مسلمانوں کی دینی رہنمائی اور قیادت کے لئے امام کا ہونا ضروری ہے- یہ امام بذریعہ نص اور وصیت اہل بیت النبیؐ سے نامزد ہوگا- پہلے تین امام حضرت علیؓ- حضرت حسنؓ- حضرت حسینؓ باعلام الٰہی آنحضرت ﷺ کی طرف سے منصوص ہیں یعنی حضورؐ نے ان کے حق میں وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد یہ تینوں یکے بعد دیگرے امام ہوں گے اور امت کی قیادت کا فریضہ سرانجام دیں گے- اسکے بعد ہر امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے جانشین کے بارہ میں وصیت کرے کہ میرے بعد اہل بیت یعنی حضرت علیؓ کی فاطمی اولاد میں سے فلاں امام ہوگا- غرض شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک امامت اور دینی قیادت نص، وصیت اور وراثت کی بناء پر قائم ہوتی ہے- اس بارہ میں امت مسلمہ کو انتخاب یا شوریٰ کا کوئی حق حاصل نہیں-

وصیت: شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو حکم تھا کہ وہ وفات سے پہلے اپنی جانشینی کے لئے علیؓ کے بارہ میں وصیت کر جائیں- چنانچہ آپؐ نے حسب الحکم یہ اعلان فرمایا کہ میرے بعد علیؓ امت مسلمہ کے امام اور قائد ہوں گے اسلئے علی وصی اللہ اور وصی الرسول اور خلیفہ بلا فصل ہیں اور انکے بعد ان کی فاطمی اولاد بطریق وصیت و نص اس منصب پر فائز ہوتی چلی جائے گی گو بارھویں امام پر یہ وصیت ختم ہے-

العلم: قرآن کریم اور دین کا علم امام کو اللہ تعالیٰ اس کے رسول یا امام سابق کی طرف سے ودیعت ہوتا ہے گویا ان علوم کا وہ پیدائشی عالم ہوتا ہے اسے کسی اور سے پڑھنے اور دینی علم سیکھنے کی ضرورت نہیں- ایسے علم کا اصطلاحی نام "علم

لدنی" ہے جو آیت کریمہ "و علّمناہ من لّدنّا علماً" (الکھف:٦٦) سے ماخوذ ہے-

العصمة: انبیاء کی طرح امام بھی معصوم ہوتے ہیں-دینی رہنمائی میں وہ غلطی نہیں کر سکتے کیونکہ نبی کی طرح ان کی ذمہ داری بھی لوگوں کی راہنمائی ہوتی ہے اگر اس بارہ میں ان سے غلطی کا امکان ہو توامان اور اعتماد اٹھ جائے گا-

المهدوية: قریباً سارے مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب امت محمدیہ بگڑ جائے گی تو اس کے بگاڑ کو دور کرنے اور اس کی شوکتِ رفتہ کو بحال کرنے کے لئے ایک عظیم الشان وجود مبعوث ہوگا جس کا موعود نام "مہدی" بتایا گیا ہے- شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک یہی عظیم وجود "مہدی منتظر" ہے یعنی جب وہ پیدا ہوا تو بعض حالات کی بنا پر بالفاظ دیگر الٰہی تقدیر کے تحت غائب ہو گیا اور اس وقت اپنا مشن پورا نہ کر سکا لیکن کسی مناسب وقت میں جس کا علم خدا کو ہے وہ اس دنیا میں واپس آئے گا عظیم الشان فتوحات حاصل کرے گا، ظلم وجور کا قلع قمع کرے گا، عدل و انصاف کی وجہ سے سب کے دل جیت لے گا- شیعہ اثنا عشریہ کے عقیدہ کے مطابق یہ "مہدی منتظر" محمد بن الحسن العسکری ہیں جو بچپن میں ہی غائب ہو گئے تھے اور دوبارہ آنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی طرف سے اجازت کے منتظر ہیں-

الرجعة: رجعت کے معنے یہ ہیں کہ دنیا سے جانے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں واپس آنا خواہ فوت ہو جانے کے بعد خواہ زندہ آسمان کی طرف چلے جانے یا زمین کے کسی حصہ میں غائب ہو جانے کے بعد- رجعت کا عقیدہ دراصل "مہدی منتظر" کے عقیدہ کے ساتھ وابستہ ہے- ہوا یوں کہ ایک امام کے ساتھ بہت سی امیدیں وابستہ کی گئیں کہ وہ یوں دشمنوں پر غالب آئے گا، اپنے پیروؤں کے سارے مصائب کا خاتمہ کر دے گا- ظالموں کو نیست و نابود کر دے گا- عدل و انصاف سے دنیا کو بھر دے گا، لیکن ان سب امیدوں کے برعکس لوگوں کی بدقسمتی سے وہ اپنے مشن کی تکمیل سے پہلے فوت ہو گیا یا دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہو گیا تو اس کے پیروؤں میں یہ خیال بطور عقیدہ عام ہو گیا کہ ان کے یہ امام فوت نہیں ہوئے بلکہ غائب ہو گئے ہیں اور کسی وقت دوبارہ آکر اپنے مشن کو پورا کریں گے اس طرح اس خیال نے "مہدی منتظر" کے عقیدہ کو جنم دیا- بعض کے نزدیک وہ امام فوت تو ہو گئے لیکن دوبارہ زندہ ہو کر وہ اپنے مشن کی تکمیل کریں گے- بہرحال شیعہ اثنا عشریہ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے دوبارہ زندہ ہو کر اس دنیا میں آنے کے عقیدہ کو درست تسلیم کرتے ہیں اور رجعت کے عقیدہ کو مانتے ہیں-

التقيه: شیعہ اثنا عشریہ تقیہ کے بھی قائل ہیں- تقیہ کے معنے یہ ہیں کہ اگر مصلحت کا تقاضا ہو، جان کا خطرہ ہو یا دشمن نقصان پہنچانا چاہتا ہو تو عقیدہ کو چھپا لینا اور جو دل میں ہے اس کے خلاف ظاہر کرنا درست ہے اور بعض اوقات تو ایسا کرنا واجب اور ضروری ہو جاتا ہے- اس طرز عمل کا جواز حضرت عمار بن یاسرؓ کے ایک واقعہ سے مستنبط ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے- وہ واقعہ یوں ہے کہ ایک دفعہ مکہ کے کفار نے عمار کو پکڑ کر خوب مارا اور کہا کہ وہ اسلام سے انکار کرے، محمدؐ کو گالیاں دے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا اس سے پہلے وہ عمارؓ کے والد اور والدہ کو قتل کر چکے تھے- عمار ڈر گئے اور انہوں نے کفار کا کہا مان لیا لیکن بہت پچھتائے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت روئے اور معذرت کی- آپؐ نے دریافت فرمایا تمہارے دل کی کیا حالت ہے- عمارؓ نے عرض کیا دل میں تو پورا پورا ایمان ہے- آپ نے فرمایا تو پھر فکر کی کوئی بات نہیں اگر وہ دوبارہ پکڑیں تو پھر ایسا ہی کرو "ان عادوا فعُد"- آیت کریمہ "الا من اکرہ و قلبه مطمئن بالایمان" (النحل:١٠٧) میں اسی اجازت کی طرف اشارہ ہے-

البداء: شیعہ اثنا عشریہ بداء کے نظریہ کو بھی مانتے ہیں- بداء کے نظریہ کی تشریح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک فیصلہ فرماتا ہے اور نبی یا امام وقت کو اطلاع دیتا ہے کہ اس فیصلہ کا اعلان کر دو اور وہ اعلان کر دیتا ہے لیکن کسی مصلحت کے تحت اللہ تعالیٰ اپنے پہلے فیصلہ اور ارادہ کو بدل دیتا ہے اور اسے منسوخ کر دیتا ہے اور کوئی دوسرا فیصلہ کر لیتا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے سامنے پہلے فیصلہ کی بجائے ایک نیا فیصلہ آیا اور ایک نئی صورت حال ظاہر ہوئی- مثلاً حضرت امام جعفر صادق نے باعلام الٰہی اپنے بڑے بیٹے اسمٰعیل کے حق میں وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ میری وفات کے بعد یہ میرا جانشین ہوگا- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی، لیکن بقضائے الٰہی اسمٰعیل امام جعفر صادق کی زندگی میں فوت ہو گیا گویا خدا نے اپنے فیصلہ کو بدل دیا اور اس کے سامنے یہ آیا کہ اسمٰعیل کی بجائے امام جعفر صادق کا دوسرا بیٹا امام موسیٰ الکاظم امام ہونا چاہئے- چنانچہ شیعہ اثنا عشریہ نظریہ بداء کے تحت ہی اسمٰعیل کی بجائے موسیٰ الکاظم کو ساتواں امام مانتے ہیں- اثنا عشری شیعوں نے بداء کے اس نظریہ سے متعدد بار کام لیا- اس نظریہ کا اصل موجد مختار ثقفی تھا وہ اپنے پیروؤں کے سامنے کوئی پیشگوئی کرتا اور اگر وہ پوری نہ ہوتی تو کہتا خدا نے "اصول بداء" کے تحت اپنا ارادہ بدل لیا ہے- اس نظریہ کی بنیاد آیہ کریمہ "و بدالهم من الله ما لم یکونوا یحتسبون" (الزمر:٤٨) اور "یمحوا الله ما یشآء و یثبت و عنده ام الکتاب" (الرعد:٤٠) پر قائم کی گئی ہے- جہاں تک وعید اور تقدیر شر کا تعلق ہے- ایسی تبدیلی کو قریباً سارے مسلمان تسلیم کرتے ہیں اور مانتے ہیں کہ دعا اور صدقات سے تقدیر شر ٹل سکتی ہے- خوشخبری اور تقدیر خیر کے بدل جانے کے نظریہ کو صرف شیعہ حضرات مانتے ہیں-

المتعه: شیعہ کے نزدیک متعہ جائز ہے- متعہ کے معنے یہ ہیں کہ جنسی تسکین کے لئے کچھ معاوضہ دے کر ایک معین مدت کے لئے مرد اور عورت کا جنسی تعلقات کے لئے معاہدہ کر لینا- اسلام سے پہلے اس قسم کے وقتی نکاح کا عرب میں رواج تھا- اکثر اہل اسلام کے نزدیک اسلام نے اس قسم کے نکاح کی ممانعت کر دی تھی، لیکن شیعہ مسلک یہ ہے کہ اسلام میں اس کی ممانعت نہیں ہے- تفصیل شیعہ فقہ کی کتب میں دیکھی جا سکتی ہے-

مجالس عزاء: یوم عاشورہ کی تقاریب منانا شیعہ اثنا عشریہ کے مذہبی دستور العمل اور پالیسی کا ایک حصہ ہے اس کا مقصد ان مظالم کی یاد کو تازہ رکھنا ہے جو ائمہ اہل بیت پر روا رکھے گئے- تشیع کے فروغ اور عوام میں اس کو مقبول بنانے کے لئے اسے بڑا مفید حربہ سمجھا گیا ہے- مجالس عزاء کے انعقاد کی بڑی لمبی تاریخ ہے ایک خاص قسم کی ادبی نہج یعنی مرثیہ گوئی کے فن کو بھی اس سے بہت فروغ ملا ہے-

شیعہ اثنا عشریہ کے بعض غلو پسند ذیلی فرقے

٨- الهشاميه: اس فرقہ کے دو گروہ ہیں ایک گروہ کے قائد ہشام بن الحکم اور دوسرے کے ہشام بن السالم الجوالیقی ہیں- یہ دونوں گروہ شیعہ اثنا عشریہ کی طرح ائمہ اہل بیت اور ان کی مذکورہ بالا ترتیب کو تسلیم کرتے ہیں لیکن بعض خاص نظریات کی وجہ سے یہ اثنا عشریہ سے الگ فرقہ شمار کئے جاتے ہیں- ہشام بن الحکم کے خاص نظریات جن سے اثنا عشریہ متفق نہیں درج ذیل ہیں:

ہشام کے نزدیک انبیاء معصوم نہیں ان سے معصیت اور غلطی سرزد ہو سکتی ہے لیکن ان کے عصیان کا تدارک وحی کے ذریعہ ہو جاتا ہے یعنی خدا بذریعہ وحی ان کو متنبہ کر دیتا ہے کہ ان سے کیا غلطی سرزد ہوئی ہے اور اس کا تدارک کیا ہے- اس کے برخلاف ہشام کے نزدیک ائمہ معصوم ہوتے ہیں وہ غلطی کر ہی نہیں سکتے- اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء کی طرح ائمہ بھی امت کی قیادت اور راہنمائی کے ذمہ دار ہیں اور اس رہنمائی میں غلطی نہیں ہونی چاہئے ورنہ ان کا اعتماد جاتا رہے گا اور چونکہ ائمہ پر وحی نازل نہیں ہوتی جو غلطی پر متنبہ کرے اس وجہ سے ان کا معصوم عن الخطاء ہونا ضروری ہے تاکہ وہ غلط رہنمائی سے بچے رہیں اور امت کا اعتماد بحال رہے-

ہشام کا ایک نظریہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا جسم ہے اور وہ ذو حد و نہایہ ہے- ایک روایت کے مطابق ہشام کا اندازہ تھا کہ خدا کا قد اپنی بالشت کے لحاظ سے سات بالشت ہے جس طرح ہر انسان کا قد اس کی اپنی سات بالشت کے برابر ہوتا ہے- ایک دفعہ ابو الہذیل معتزلی نے مکہ کے ایک پہاڑ جبل ابو قبیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہشام سے پوچھا کہ یہ پہاڑ بڑا ہے یا تمہارا معبود- تو ہشام نے جواب دیا قد کے لحاظ سے پہاڑ بڑا ہے "ان الجبل اعظم منه"- ہشام کہا کرتا تھا کہ خدا عرش پر متمکن ہے اور عرش اس کی سیٹ کے بالکل برابر ہے یعنی جتنا اس کے بیٹھنے کا گھیر ہے اتنا ہی چوڑا اس کا عرش ہے- الغرض ہشام کا کہنا تھا کہ "ان الله تعالی طویل- عریض- عمیق (ای جسم) و لکن جسمه لیس مادیاً بل هو نور ساطع یتلألأ"-

ہشام کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا علم ایک لحاظ سے حادث ہے یعنی اسے اس وقت کسی چیز کا علم ہوتا ہے جب وہ چیز وجود میں آجاتی ہے اگر یہ نہ مانا جائے تو اشیاء کو قدیم ماننا پڑے گا جو غلط ہے- وہ یہ بھی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ایک شعاع (کرن) پھوٹتی ہے جو چیز موجود سے ٹکراتی ہے یا اس کے اندر تک چلی جاتی ہے اس طرح اس شعاع کی تنویر سے اسے اس چیز کا علم حاصل ہوتا ہے-

ہشام کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا ارادہ اسکی حرکت کا نام ہے یعنی جب وہ حرکت کرتا ہے تو تخلیق کا عمل شروع ہوتا ہے- ہشام کا یہ نظریہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات علم قدرت، سمع وغیرہ کو نہ قدیم کہا جا سکتا ہے اور نہ حادث "لانّ الصفات لا توصف" (صفت کی صفت بے معنے بات ہے) "فالقرآن (ای کلام الله) لامخلوق ولا حادث"-

ہشام بن الحکم بڑی متنازعہ شخصیت رہا ہے- بعض اسے بڑا پارسا، صحیح العقیدہ، نکتہ رس اور عالم باعمل مانتے ہیں اور اس کے اظہارات اور نظریات کی تاویل کرتے ہیں- حد یہ ہے کہ اس کی طرف سے دفاع میں بعض علماءِ اہل السنّت پیش پیش رہے ہیں جبکہ بعض دوسرے علماء خاص طور پر شیعہ اثنا عشریہ اسے خبیث العقیدہ اور کافر سمجھتے ہیں-

ہشامیہ فرقہ کا دوسرا گروہ ہشام بن السالم الجوالیقی کا پیرو ہے- اس کا خاص نظریہ جس سے دوسرے اثنا عشریہ متفق نہیں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی شکل ایک انتہائی حسین و جمیل انسان کی طرح ہے لیکن یہ شکل نوری ہے مادی نہیں- "ای انه لیس بلحمٍ و لا دمٍ بل هو نور ساطع له ید و رجل و عین و اذن و انف و فم و انّ نصفه الاعلی مجوّف و نصفه الاسفل مصمت و له ذفرة (شعر) سوداء من نورٍ اسود و باقیه نور ابیض"-

اسی نظریہ کے تحت اس فرقہ کے لوگ جب کسی حسین عورت یا مرد کو دیکھتے تو یہ خیال کرتے ہوئے اس کے سامنے سجدہ میں گر جاتے کہ اس میں انہیں خدا کا جلوہ نظر آیا ہے-

٩- الزراريه: زرارہ بن اعین کے پیرو تھے- اس فرقہ کے لوگ حضرت امام جعفر صادقؒ کے بڑے بیٹے عبداللہ کو امام مانتے تھے لیکن ان کی وفات کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کی طرح یہ بھی امام جعفر کے دوسرے بیٹے امام موسیٰ الکاظم کو امام ماننے لگے- ان کا خاص نظریہ جو ان کو اثنا عشریہ سے الگ کرتا ہے یہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ بے وصف تھا اس کے لئے کوئی صفت ثابت نہ تھی بعد میں اس نے اپنی صفات کو پیدا کیا اور ان سے متصف ہوا "ای انه لم یکن حیاً و لا قادراً و لا سمیعاً و لا بصیراً و لا عالماً و لا مریداً حتّٰی خلق لنفسه حیٰوة و قدرةً و سائر الصفات المذکورة فسار بعد ذالك حیاً قادراً- الخ" معتزلہ میں سے قدریہ بصریہ اور کرامیہ کا نظریہ بھی قریباً قریباً یہی تھا-

١٠- اليونسيه: یہ فرقہ یونس بن عبدالرحمٰن القمی کا پیرو تھا- یہ فرقہ بھی اثنا عشریہ کی ہی ایک شاخ ہے لیکن خدا تعالیٰ کے بارہ میں ایک خاص نظریہ رکھنے کی وجہ سے اسے الگ فرقہ شمار کیا گیا ہے- اس فرقہ کا نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر متمکن ہے اور اس کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں- یہ فرشتے عرش کے لحاظ سے گو کمزور ہیں لیکن جس طرح "کرکی" نامی پرندہ ہوتا ہے جس کا جسم بہت بڑا ہوتا ہے اور ٹانگیں انتہائی پتلی اور کمزور ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ کمزور ٹانگیں اس کے بھاری جسم کو اٹھائے رکھتی ہیں- اسی طرح یہ فرشتے کمزور ہونے کے باوجود عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں-

١١- الشيطانيه: یہ فرقہ محمد بن النعمان شیطان الطاق کا پیرو ہے- بعض شیعہ اس سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور اسے شیطان الطاق کی بجائے مؤمن الطاق کہتے تھے- حضرت امام ثوری کو بھی اس سے بڑی عقیدت تھی- وہ کہا کرتے تھے کہ محمد بن النعمان کو دیکھ کر مجھے سمجھ آئی کہ صوفی کسے کہتے ہیں- بہرحال یہ اپنے زمانہ میں معروف و مشہور صوفیاء میں شمار ہوتا تھا اور امام جعفر کا ہمعصر تھا- خدا تعالیٰ کے بارہ میں اس کے نظریات بھی مذکورہ بالا ہشامیہ فرقے کے نظریات سے ملتے جلتے تھے- محمد بن النعمان بھی بڑی متنازع فیہ شخصیت کا حامل تھا- بعض اسے ولی اللہ مانتے تھے اور بعض اسے کھلا کھلا شیطان کہتے تھے-

١٢- الكامليه: یہ فرقہ ابو کامل کا پیرو تھا- اس فرقہ کا نظریہ تھا کہ تمام صحابہؓ (والعیاذ باللہ) کافر ہیں- عام صحابہ اس لئے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کی اور علیؓ کو خلیفہ ماننے کی بجائے ابو بکرؓ کو خلیفہ چن لیا اور علیؓ اس لئے کافر ہیں کہ انہوں نے اپنا حق حاصل کرنے کے لئے جنگ نہیں کی بلکہ چپ کر کے بیٹھ گئے- علاوہ ازیں اس فرقہ کا یہ بھی نظریہ ہے کہ علیؓ اپنی غلطی کے تدارک کے لئے دوبارہ دنیا میں واپس آئیں گے اور دوسرے صحابہؓ کو بھی زندہ کیا جائے گا تاکہ علیؓ ان سے اپنا حق واپس لے سکیں- یہ گروہ اس بات کا بھی قائل تھا کہ ابلیس حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے میں حق بجانب تھا کیونکہ آگ زمین سے افضل ہے- اس فرقہ کا ایک شاعر کہتا ہے:

الارض مظلمة والنار مشرقة
والنار معبودة مذ کانت النار

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس فرقہ کے عقائد مجوسیت سے متاثر تھے- (باقی آئندہ انشاء اللہ)

مصر میں عورتوں کے ختنہ کی اجازت

سویڈن کے اخبار Goteborgs - Posten کی ۲۵رجون کی اشاعت میں شائع شدہ ایک آرٹیکل کا اردو ترجمہ ہمیں طارق چوہان صاحب نے بھجوایا ہے جو ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔ ظلم کی انتہا ہے کہ عورتوں کے ختنہ کی اس نہایت بہیمانہ رسم کو سنت رسول قرار دیا جارہا ہے :-

قاہرہ کی ایک عدالت نے عورتوں کے ختنہ سے متعلق مصری حکومت کی نافذ شدہ ایک سالہ پرانی پابندی کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ عدالت کے اس فیصلہ پر مسلمان تقلید پسندوں نے مسرت کا اظہار کیا ہے لیکن انسانی حقوق کی تنظیم نے اس فیصلہ کی مذمت کی ہے۔

قاہرہ کے جج عبدالعزیز حمادہ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ اس متنازعہ آپریشن سے متعلق پابندی غیر قانونی ہے اور یہ کہ عورتوں کے ختنہ کو از سر نو جاری کیا جاسکتا ہے۔

حمادہ صاحب نے کہا کہ عدالت کے اس فیصلہ سے وہ پابندی ختم ہو جائے گی جسے مصر کے وزیر صحت نے ایک سال قبل نافذ کیا تھا۔ عدالت نے حکومت کی اس پابندی کو "طاقت کا ناجائز استعمال" قرار دیا۔

ایک مسلمان ملا شیخ یوسف بدری جنہیں مسلمانوں کے ایک گروہ، ڈاکٹروں اور وکیلوں کی حمایت حاصل ہے، اس امر کیلئے کوشاں تھے کہ حکومت کی اس پابندی کو عدالت میں چیلنج کیا جائے۔ عدالت کے فیصلہ کے بعد انہوں نے کہا "خدا کا شکر ہے کہ ہمیں فتح نصیب ہوئی ہے۔ اب ہم اسلام کو نافذ کر سکیں گے"۔

عورتوں کے ختنہ کی یہ رسم نہایت قدیم ہے۔ یہ خاصا بڑا آپریشن ہوتا ہے جو عام طور پر دس سال کی بچیوں کا کیا جاتا ہے۔ امسال ماہ فروری میں شائع شدہ ایک جائزہ کے مطابق ۹۷ فیصد مصری عورتیں ختنہ شدہ ہیں۔

حامیوں کے مطابق ختنہ کا اہم مقصد یہ ہے کہ عورتوں کی جنسی خواہشات کو شادی تک قابو میں رکھا جاسکے۔ بہت سی بچیاں زیادہ خون بہہ جانے کے سبب غیر پیشہ ور جراحوں کے ہاتھوں میں دم توڑ دیتی ہیں جو اکثر اوقات حجام ہوتے ہیں۔

ترقی پسند مصری تنظیم کے ایک رکن ڈاکٹر عبدالسلام کے مطابق عدالت کا یہ فیصلہ نہ صرف عورتوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہے بلکہ تعزیرات مصر کے بھی خلاف ہے جس کے مطابق انسانی جسم کے اعضاء کی قطع و برید جرم ہے۔ ان کے مطابق اس رسم کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں اسی لئے یہ بد رسم مسلمانوں اور عیسائیوں میں یکساں طور پر ملتی ہے۔

مصری دیوانی قانون کے اعلیٰ ترین محکمہ نے امسال ماہ مئی کے اپنے ایک فیصلہ میں کہا تھا کہ قانونی طور پر عورتوں کے ختنہ کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ البتہ عدالت نے اپنے فیصلہ میں یہ واضح کر دیا تھا کہ اسلام میں اس رسم سے متعلق تاکید نہیں چنانچہ ہر خاندان اس امر سے متعلق خود فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔

انتظامی عدالت کے کل کے فیصلہ کے مطابق وزیر صحت نے اپنی طاقت کا ناجائز استعمال کیا ہے کیونکہ قانونی طور پر انہیں اختیار نہیں کہ وہ خود ہی ایک پابندی لگا کر اس کی خلاف ورزی جرم قرار دے دیں۔ عدالت کے مطابق یہ اختیار صرف مصری پارلیمنٹ کو ہے کہ وہ معین کرے کہ کیا جرم ہے؟ بالفاظ دیگر عدالت کا یہ فیصلہ وزیر صحت کے اختیارات سے متعلق ہے اور معاملہ کی نوعیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

اس معاملہ کے متعلق بحث اس وقت منظر عام پر آئی جب گزشتہ سال اگست میں ایک چودہ سالہ لڑکی آپریشن کے دوران جاں بحق ہو گئی۔ آپریشن کرنے والے ڈاکٹر پر لاپرواہی کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔

ملا یوسف بدری کا کہنا ہے کہ یہ رسم سنت رسول ہے۔ سنت سے مراد حضرت محمد ﷺ کے اقوال وافعال ہیں جو قرآن سے مل کر اسلامی قانون کی بنیاد ہیں۔ بدری کے مطابق یہ رسم عام ہے اور اس فیصلہ کے بعد بہت سی بچیوں کو حجاموں کے رحم وکرم سے بچایا جاسکے گا۔

انسانی حقوق کی ایک تنظیم کے مطابق تقریباً چھتیس سو مسلمان اور عیسائی بچیوں کا روزانہ ختنہ کیا جاتا ہے۔

حضور انور کا خطاب از صفحہ ۴

تصویروں کے ذریعے۔ اور اس طرح جو مستقل نوعیت کے ہمارے پروگرام ہیں وہ ہمیشہ کے لئے جماعتوں میں مستقل استفادے کا ذریعہ بن جائیں۔

جہاں تک لوگوں کے پروگرام بھیجنے کا تعلق ہے اگرچہ اب پچھلے کچھ دنوں میں بار بار لکھنے کی وجہ سے بہت سی جماعتوں نے جو پہلے توجہ نہیں فرما رہی تھیں اب ہمیں دلچسپ پروگرام بھجوائے ہیں مگر ہمیں ابھی بہت ضرورت ہے۔ صرف امریکہ میں ہی جو کچھ ہو رہا ہے اگر اس کو ہم اپنی زبان میں پیش کریں دنیا کے سامنے تو بہت سے غریب ممالک کے لئے بہت سے فائدے کی باتیں اس میں ہیں، کچھ عبرت کی بھی ہیں وہ بھی پیش کریں گے۔ مگر فوائد بھی بہت سے امریکہ کی ترقی سے منسلک ہیں۔ یورپ کے ساتھ بھی بہت سے فوائد منسلک ہیں۔ تجارتیں وسیع کرنے میں ایسے پروگرام ممد ہو سکتے ہیں۔ زراعت کے نظام کو بہتر بنانے میں ایسے پروگرام ممد ہو سکتے ہیں۔ انڈسٹری کو چلانے میں اور کہاں کہاں سے ہم انڈسٹریل know how حاصل کر سکتے ہیں اس سلسلے میں یہ پروگرام مفید ہو سکتے ہیں۔ مثلاً آجکل یورپ کے بعض ممالک میں وہاں Lock outs ہو رہے ہیں، بعض کارخانے بند ہو رہے ہیں۔ U.S.S.R. میں کثرت کے ساتھ بہت بڑے بڑے ماہرین مختلف فنون کے بیکار ہو گئے ہیں کیونکہ وہاں کی اقتصادیات موجودہ حالات میں ان کو مزید Employment دینے کی طاقت نہیں رکھتی اب ان بے روزگار لوگوں کو اگر ہم بین الاقوامی ضرورتوں کے لئے پورا کریں تو وہ know how جو ویسے میسر آ ہی نہیں سکتا وہ ان کی موجودہ ضرورت ہمیں مہیا کر سکتی ہے اور ایم۔ٹی۔اے کے لئے ایسی بہت سی ضرورتوں کا اعلان ہو سکتا ہے کسی جگہ احمدی انڈسٹری لگانا چاہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ رشین ماہرین کی اگر آپ کو ضرورت ہے تو ایم۔ٹی۔اے مدد کر سکتی ہے غرضیکہ استفادے کے امکانات بہت وسیع ہیں۔ اور یہ امکانات جب استعمال ہوں گے تو لازماً جماعت کی توفیق بڑھے گی اور اگلے وسیع تر تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری اقتصادی طاقت بڑھتی چلی جائے گی۔ مگر **جہاں تک علمی دلچسپ مقامی پروگراموں کا تعلق ہے مختلف ممالک کی سیر کا تعلق ہے وہاں کے غریبوں کی زندگی کا تعلق ہے وہاں کے امیروں کی بدحالی کا تعلق ہے یہ سب پروگرام باہر کی دنیا بنا کر بھیجے گی تو ہم باہر کی دنیا کو واپس بھیجیں گے۔** پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس پہلو سے بھی اب زیادہ توجہ کریں گے کہ جس طرح انگلستان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی وسیع پیمانے پر عظیم ٹیمیں تیار ہو رہی ہیں جو ہمہ تن اپنے آپ کو وقف کئے ہوئے ہیں۔

میں امید رکھتا ہوں کہ امریکہ، افریقہ دیگر ممالک میں بھی انشاء اللہ یہی حال ہوگا۔ ہماری ساری عالمی طاقت جب مجتمع ہو کر اپنے جوہر دکھائے گی جس کی خدا ان کو توفیق بخشے گا پھر آپ دیکھیں گے کہ دنیا میں کس تیزی کے ساتھ روحانی انقلاب برپا ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ دور کی خبریں، دور دکھائی دینے والی خبریں ہم دور کی دنیا میں نہیں بلکہ اپنی طرف تیزی سے بڑھتی ہوئی دیکھیں۔ ان کے قدموں کی چاپ سنیں۔ اپنی آنکھوں سے ان کا نظارہ کریں، اپنی روحوں کو خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے سیراب کر دیں جن کو ہم حاصل کرنے کی توفیق نہیں رکھتے ان رحمتوں میں تڑپ پیدا ہوئی ہے وہ ہماری طرف تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ ایسا ہو چکا ہے۔ ایسا ہو رہا ہے اور آئندہ ہمیشہ یہی ہوتا رہے گا۔ پس آپ کو مبارک ہو کہ آپ وہ ہیں جن کو خدا نے آج دنیا میں اسلام کی خدمت کے لئے چن لیا ہے۔ اس سے بڑی کوئی اور سعادت نہیں ہو سکتی۔ اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

[حضور نے سید نصیر شاہ صاحب سے پوچھا شاہ صاحب کیا بات ہے، آپ کہیں باہر چلے گئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ امریکہ سے فون آیا تھا ایم۔ٹی۔اے کی پاور بڑھانے کے سلسلہ میں۔ فرمایا اچھا۔]

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے کام اچھے ہو گئے اور بھی اچھے ہوں گے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں تو انشاء اللہ دن بدن ہر پہلو سے جماعت پر فضلوں کا نزول زیادہ ہوتا چلا جائے گا

امیر صاحب کینیڈا کا خط ملا ہے وہ کہتے ہیں مبارک صد مبارک کے ساتھ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو بھی قرآنی الفاظ میں خوشخبری رات عطا فرمائی اور اسی طرح منیر احمد صاحب کو بھی خوشخبری عطا فرمائی۔ ایک بڑے اجلاس سے خطاب کے لئے خود مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور بے حد خوش ہیں اور بار بار مسکرا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان سب برکتوں کو ہمارے لئے دائمی کر دے اور اپنے فضلوں سے بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔ اب دعا میں شامل ہو جائیں۔

بقیہ جلسہ سالانہ امریکہ از صفحہ آخر

شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے منٹگمری کاؤنٹی کے شہریوں کی طرف سے حضور کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد گیارہ بج کر پینتیس منٹ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا اختتامی خطاب شروع فرمایا۔ حضور نے فرمایا اس جلسے کا مقصد جس کا ذکر میں نے گزشتہ سال اپنے اختتامی خطاب میں بھی کیا تھا۔ وہ صرف یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کے محبت بھرے اور پر امن پیغام کو پھیلایا جائے اور اس سچائی کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں یہی بتایا گیا ہے کہ محبت اور پیار کے ساتھ اپنے رب کی دعوت کو دنیا تک پہنچایا جائے اور نہایت حکمت اور ایسے پر اثر طریق سے دعوت الی اللہ کا کام کیا جائے جو دلوں میں گھر کر جائے۔ حضور نے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا کہ تبلیغ کے سلسلے میں اعداد کی اتنی اہمیت نہیں جتنی تربیت اور اخلاقی اور روحانی اصلاح کی ہے آپ اللہ تعالیٰ کی طرف جب لوگوں کو بلاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق لازماً اس پر لبیک کہے گی لیکن یہ اسی صورت میں ہوگا اگر آپ اپنے تصور اسلام کے مطابق نہیں بلکہ قرآنی تعلیم کے مطابق دعوت الی اللہ کا مقدس فریضہ انجام دیں گے اور ان اصولوں کو پیش نظر رکھیں جن کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی دعوت الی اللہ کا مقصد اگر تعداد بڑھانا ہے اور اخلاقی اور روحانی اصلاح نہیں تو یہ انداز فکر ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول اور امریکی سوسائٹی کو خدا تعالیٰ کی طرف اس رنگ میں بلائیں کہ ہم ان کے اخلاق کی اصلاح کر سکیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب لا سکیں۔ حضور نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان امور کا ذکر کر کے جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کا یہ ولولہ انگیز خطاب بارہ بج کر ۵۰ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ : آفتاب احمد بسمل)

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

SATELLITE WAREHOUSE

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

محترم چودھری نصیر احمد صاحب

روزنامہ "الفضل" ۲ر مئی میں محترم چودھری نصیر احمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے مکرم ملک سلطان احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ۶۳ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وفات ہوئی تو محترم چودھری نصیر احمد صاحب کے ایک دوست مکرم چودھری ضیاء الحق صاحب نے انہیں بتایا کہ وہ ربوہ جا رہے ہیں- آپ نے دریافت کیا کہ کیا میں بھی آسکتا ہوں- جواب اثبات میں ملا تو آپ بھی اپنی کار میں ربوہ پہنچے جہاں لوگوں کی طویل قطار میں لگ کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے چہرہ کی زیارت کی تو آپ کے دل نے فوراً گواہی دی کہ ایسے چہرے جھوٹے لوگوں کے نہیں ہوتے- اور اس کے کچھ ہی عرصہ بعد قبول احمدیت کی سعادت پائی اور ساتھ ہی آپ کی زندگی میں ایک انقلاب آگیا- ایک طرف سگریٹ نوشی اور سینما بینی چھوڑ دی اور دوسری طرف تہجد کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کی اور مالی قربانی کی نمایاں توفیق پانے لگے- آپ کے عزیزان نے آپ کے قبول احمدیت کی بہت مخالفت کی اور آخری حربہ کے طور پر آپکی والدہ محترمہ کو اس بارہ میں کوشش کرنے کو کہا-

آپ کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی اور آپ انکی خدمت اور احترام کا خاص خیال رکھتے تھے- ایک روز موقعہ پاکر انہوں نے خاندان کی مخالفت کا ذکر کرکے آپ کی احمدیت چھوڑنے کے بارے میں رائے لی تو آپ نے اپنے گھر، کار اور کاروبار کی چابیاں ان کے سامنے رکھتے ہوئے نہایت ادب کے ساتھ کہا کہ میں نے کئی سال تحقیق کی ہے اور اب اس سے پیچھے ہٹنا میرے لئے ہلاکت ہے- مجھ سے میرا سب کچھ لکھوالیں اور میرے رشتہ داروں کو دیدیں، خاکسار مزدوری کرکے دو وقت کھانے کا انتظام کرلے گا لیکن احمدیت کو چھوڑنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے، آپ کی فرمانبرداری میرا فرض ہے لیکن یہ میرے ایمان کا مسئلہ ہے اس میں کبھی آپ کی بات نہیں مان سکتا-

محترم چودھری نصیر احمد صاحب نے اپنی دوکان کے اوپر ایک کمرے میں نماز باجماعت کا انتظام کر رکھا تھا اور وہاں پر سلسلہ کی کتب کا بھی بہت عمدہ انتظام کیا ہوا تھا- مہمان نوازی کا جذبہ آپ میں بہت اعلیٰ پایا جاتا تھا-

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ جب میں ہڈیارہ کے مقام پر بطور معلم وقف جدید کام کر رہا تھا تو ایک دفعہ محترم چودھری صاحب نئی گاڑی خرید کر سیدھے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا "میں نے نئی گاڑی خریدی ہے سوچا پہلا سفر دعوت الی اللہ کا آپ کے ساتھ کروں"- چنانچہ اس روز سارا دن دیہات میں تربیتی کاموں میں گزارا-

-......☆......☆......☆......-

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

۳۶ء میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی مغربی افریقہ سے کامیاب واپسی پر آپ کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے بھی شرکت فرمائی- اس تقریب میں حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب وکیل التبشیر نے حضرت مولانا صاحب کی غانا میں دینی مساعی بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب اپنے والدین کے اکلوتے بچے تھے لیکن آپ کی والدہ نے آپکو صرف اڑھائی ماہ کی عمر میں خدمتِ دین کے لئے وقف کردیا تھا- آپ نے قادیان میں اپنے اخراجات پر دینی تعلیم حاصل کی اور پھر غیر مشروط طور پر خود کو غانا میں خدمتِ دین کے لئے پیش کردیا اور حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کی درخواست کو یہ کہہ کر منظور فرمایا کہ "جو لوگ شرطیں پیش کرتے ہیں، کام کم کرتے ہیں"- چنانچہ آپ ۲ر فروری ۳۶ء کو غانا روانہ ہوئے اور وہاں ایک لمبے عرصہ تک خدمت کی توفیق پائی-

ابتدا میں آپ کا معمول تھا کہ نماز عصر تک جماعتی خدمت میں وقت صرف کرتے اور پھر مغرب سے پہلے تک کچھ وقت کے لئے تجارت کرتے اور نہ صرف اپنا مالی بوجھ خود برداشت کرتے رہے بلکہ ۳۷ء میں جب حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب کو سیرالیون میں مشن کھولنے کا ارشاد ملا تو ان کے ابتدائی اخراجات بھی تجارت کرکے آپ نے خود ادا کئے اور یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہا جب تک جنگ کی وجہ سے تجارت بند نہ ہوگئی-

-......☆......☆......☆......-

روزنامہ "الفضل" ۸ر مئی میں حضرت مولوی صاحب کی سیرۃ پر ایک مضمون آپکی بھانجی مکرمہ نبیلہ رفیق صاحبہ کے قلم سے شائع ہوا ہے- وہ لکھتی ہیں کہ حضرت مولوی صاحب کے ہر فعل سے رضائے الٰہی حاصل کرنے کی تڑپ ملتی تھی- آخری عمر تک باوجود کمزوری کے روزے رکھتے اور نماز تہجد ادا کرتے رہے- قبولیت دعا کے بے شمار نشان آپ کی زندگی میں ظاہر ہوئے- آپ نے بارہا اپنی والدہ سے کہا کہ فلاں معاملہ میں میں خدا کے آگے جھک گیا اور اس وقت تک سر نہ اٹھایا جب تک یقین نہ ہوگیا یا اللہ میاں نے یقین نہ دلادیا کہ تمہاری بات قبول ہوگئی ہے-

دعوت الی اللہ کا جنون تھا- افریقہ میں قیام کے دوران کئی کئی دن آپ نے درختوں کی جڑیں ابال کر کھائیں یا بے ذائقہ صحرائی پودے ابال کر کھاتے رہے اور متعدد خطرناک اور دشوار گزار سفر کرکے دور دراز مقامات پر اسلام کا پیغام پہنچاتے رہے- اس دوران کئی جان لیوا خطرات سے واسطہ پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر محفوظ رکھا-

حضرت مولوی صاحب میں حد سے زیادہ سادگی، انکساری اور غریب مزاجی تھی- لباس اور جوتے سادہ اور پیوند لگے ہوتے اور جب تک یہ اشیاء پیوند لگنے کے قابل رہتیں، آپ کے زیر استعمال رہتیں-...... جو لوگ آپ کو دعا کے لئے کہتے آپ ان کے لئے بہت توجہ سے دعا مانگتے- تقریب چھوٹی ہوتی یا بڑی، دعوت کسی امیر نے دی ہوتی یا غریب نے کبھی بھی نہ ٹھکراتے- موروثی جائیداد کی تقسیم شروع کی تو پہلے اپنی بہنوں کا حصہ ان کے حوالہ کیا-

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ میرا بیٹا شدید ملیریا کا شکار ہوگیا اور بخار تھا کہ اترنے کا نام نہ لیتا تھا- چنانچہ چھٹے دن ہم اسے لے کر ربوہ میں حضرت مولوی صاحب کے پاس آگئے اور حال عرض کیا- آپ نے اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے- اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی رات سے بچے کا بخار ٹوٹ گیا اور وہ روبہ صحت ہوگیا-

-......☆......☆......☆......-

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

آپ جسمانی وذہنی اعتبار سے کتنے پانی میں ہیں

یہ دور ہندسہ کا ہے جسے انگریزی میں Digital Age کہتے ہیں۔ کوئی بھی چیز ہو اسے بالآخر ہندسوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ نظام کمپیوٹر کا ہو یا مواصلات کا ہر طرف ہندسے ہی چلتے ہیں۔ اور تو اور اب تو انسانوں کی جسمانی وذہنی صحت کو بھی ہندسوں کی زبان میں ادا کیا جانے لگا ہے۔ بھرتی کرنے والے ادارے اب امیدواروں سے اس طرح کے کوائف طلب کرنے لگے ہیں : عمر، قد، وزن، بلڈ پریشر، عام حالات میں نبض کی رفتار، کولیسٹرل، عمر باعتبار صحت اور آئی کیو وغیرہ۔

عمر باعتبار صحت نکالنے کے لئے جن امور کو فارمولے میں ڈھالا جاتا ہے ان میں بلڈ پریشر، کولیسٹرل، مشقت کے دوران نبض کی رفتار، قد اور وزن کی نسبت، ورزش یا سیر کی عادت، نشہ کی لت، تمباکو نوشی، الکوحل کا استعمال اور کسی دوا کا مستقل استعمال وغیرہ ہیں۔ "عمر باعتبار صحت" نکال کر اصل عمر سے موازنہ کرکے دیکھا جاتا ہے کہ صحت کا معیار اچھا ہے یا برا۔ پندرہ سال کا بچہ بیس سال کے جوان جتنا مضبوط ہو سکتا ہے۔ اور کوئی ستر سال کا پچاس سال والے شخص جیسی ہمت وطاقت کا مالک بھی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح "عمر باعتبار ذہانت" بھی نکالی جاتی ہے جسے آئی کیو (Intelegence Quotient) کہا جاتا ہے۔ آئی کیو معلوم کرنے کے لئے بہت سے ٹیسٹ بنائے گئے ہیں جن میں امیدوار کی عقل و فہم میں تیزی، باریک بینی، قوت فیصلہ، قائدانہ صلاحیت اور رجحانات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور جو 'ذہنی عمر' اس طرح نکلتی ہے اس کا جسمانی عمر کے ساتھ مقابلہ کرکے آئی کیو نکالا جاتا ہے۔ اگر آپ کی جسمانی وذہنی عمر دونوں ایک ہی ہیں تو آپ دوسروں سے بہتر ہیں۔ اور اگر ۱۴۰ ہے تو لوگ آپ کی ذہانت سے ڈرنا شروع ہو جائیں گے اور آپ کے سامنے سنبھل کے بات کریں گے۔

جب یہ سارے جسمانی وذہنی ٹیسٹ مکمل ہو جائیں گے تو آپ کی شخصیت کچھ اس طرح بیان کی جائے گی : ۲۵۔ ۱۷۰ اسم ۶۰ کے جی ۱۳۰/۸۰۔ ۷۲۔ ۴۔ G۔ ۱۲۵۔ جس سے مراد یہ ہوگا کہ آپ کی عمر ۲۵ سال، قد ۱۷۰ سنٹی میٹر، وزن ۶۰ کلوگرام، بلڈ پریشر ۱۳۰/۸۰، نبض ۷۲، کولیسٹرل ۴، صحت کا معیار باعتبار عمر Good یعنی اچھا۔ ذہانت کا معیار باعتبار عمر ۱۲۵۔ تو دیکھا کہ کس طرح آپ کی جسمانی وذہنی صحت چند ہندسوں میں ڈھل گئی ہے یعنی Digitise ہوگئی ہے۔ اب ایمپلائر آسانی کے ساتھ آپ کی جسمانی وذہنی صلاحیتوں کا دوسروں سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ اتنا ہو چکنے کے بعد پھر تعلیم و تجربہ کو بھی اسی طرح ہندسوں میں تبدیل کرکے نوکری ملنے یا نہ ملنے کا فیصلہ ہوگا۔ بڑھتی ہوئی بے کاری کے دور میں نوکری حاصل کرنا بھی جوئے شیر لانا ہے۔

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ ادا کر دیا ہے ؟

اگر آپ نے ابھی تک سالانہ چندہ خریداری ادا نہیں کیا تو براہ کرم فوری طور پر اپنی جماعت کے سیکرٹری مال کے پاس ادائیگی کرکے رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے سیکرٹری اشاعت کو اس کی اطلاع دیں- رسید پر مکمل پتہ اور AFC نمبر ضرور درج کروائیں- (مینجر)

مکرم چودھری محمد حسین صاحب دھوتڑ

مکرم چودھری محمد حسین صاحب دھوتڑ یکم جنوری ۱۹۱۸ء کو دھوتڑاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے اور آپ کو اپنے سسر کے ذریعہ سے قبول احمدیت کی توفیق ملی- آپ کا مختصر ذکر خیر مکرم محمد خورشید قریشی صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۸ر مئی میں شامل اشاعت ہے-

مضمون نگار جنہیں مکرم چودھری صاحب کے توسط سے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی بیان کرتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں ایسی متعدد مثالیں ملتی ہیں جب احمدیت کی خاطر آپ اپنے حقوق سے دستبردار ہوگئے- آپ کو دعوت الی اللہ کے لئے خاص جوش تھا اور اسی لئے دھوتڑاں میں جہاں کسی وقت آپ اکیلے احمدی تھے لیکن اب وہاں احمدیوں کی تعداد پچاس سے زائد ہے-

مکرم چودھری صاحب مرکز کے نمائندگان اور دیگر مربیان کا بہت ادب کرتے- خود ان کے ہاتھ دھلاتے، کھانا پیش کرتے اور بوقت ضرورت کپڑے وغیرہ دھلانے کا انتظام کرتے- خدمت خلق کا بھی خاص جذبہ تھا چنانچہ ۲۶ر نومبر ۹۴ء کو آپ کی وفات کے بعد دور دراز کے کئی افراد نے آکر تعزیت کی اور مرحوم کی وہ نیکیاں بیان کیں جو گھر والوں سے بھی پوشیدہ تھیں-

-......☆......☆......☆......-

خوشخبری خوشخبری خوشخبری خوشخبری

S.T.S.

Shans Travel Service

دنیا بھر کی ائیر لائینز کے ٹکٹ ہمارے ہاں مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں-

جرمنی کے ہر بڑے شہر سے ایشیا، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا اور افریقہ کے تمام ممالک کے سفر کے لئے ہماری خدمات سے مستفید ہوں نیز جلسہ سالانہ انگلستان میں شامل ہونے والے احباب کے لئے فیری کے ٹکٹ بھی بارعایت دستیاب ہیں-

آپ کی خدمت کرکے ہمیں دلی مسرت ہوگی

آپ کے تعاون کے خواہشمند ...... ہمبرگ میں آپ کا اپنا ادارہ

شانز ٹریول سروس

Sub office: Bahnhofstr.1; 25451 Quickborn

Tel & Fax: 04106/81694 ; 0177-2493058

Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
11/7/97 - 17/7/97

Please Note that programme and timings may Change without prior notice.
All times are given in British Standard Time.
For more information please phone or fax +44 181 874 8344

5 RABI'AL AWAL
Friday 11th July 97

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner: Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - History of Ahmadiyyat (Part 3) (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 31 (9.6.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening With Yaqoob Amjad (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class
11.00	Computers For Everyone -Part 16
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London
14.00	Bengali Programme
15.00	Huzoor's Mulaqzt With Urdu Speaking Friends
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Friday Sermon By Huzoor (R)
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
20.30	Medical Matters with Dr M.H.Khan
21.30	Friday Sermon by Huzoor (R)
22.45	Huzoor's Mulaqzt With Urdu Speaking Friends (R)

6 RABI'AL AWAL
Saturday 12th July 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	M.T.A. U.S.A. Production : Response To Phil Arms , A Christian Priest By: M.A. Cheema Sahib (No. 9)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Computers For Everyone-Part 16(R)
05.00	Huzoor's Mulaqzt With Urdu Speaking Friends (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Saraiki Programme
08.00	Medical Matters with Dr M.H. Khan
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Class
11.00	Interview : Advocate Mirza Abdul Haq, Ameer of Punjab (Part 2)
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, At Nasirabad, Sindh (17.2.84)
14.00	Bengali Programme
15.00	Children's Class - 12.7.97
16.00	Liqaa Maal Arab
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner : Nasirat Sports Rabwah
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings : Rohani Khazaine
22.00	Children's Class - 12.7.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen

7 RABI'AL AWAL
Sunday 13th July 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner : Nasirat Sports Rabwah
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	M.T.A. U.S.A. Production: Interview- Charles Vetter Jr. By - Col. Fazal Ahmed (Part 2)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Class -12.7.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner : Nasirat Sports Rabwah
07.00	Friday Sermon By Huzoor, (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Around The Globe : Space Shuttle Transport For Tomorrow (Part 1)
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/A Session with Huzoor At Bait ur Rasheed , Germany, (17.5.97) (Part 1)
14.00	Bengali Programme
15.00	Huzoor's Mulaqat With English Speaking Friends
16.00	Liqaa Maal Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat ,Hadith
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi : Rabwah Vs Gujranwala
21.30	Dars-ul-Quran (No. 7) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque , London
23.30	Learning Chinese

8 RABI'AL AWAL
Monday 14th July 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Children's Workshop (No. 6)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe : Space Shuttle Transport For Tomorrow (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Huzoor's Mulaqat With English Speaking Friends (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Children's Workshop (No. 6) (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 7) (1996) By Huzoor, Fazl Mosque, London (R)
08.30	Bait Bazi : Rabwah Vs Gujranwala
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	M.T.A. Sports - Competition Waqfeen-e-Nau, Dar-ul-Yaman
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Norwegian

9 RABI'AL AWAL
Tuesday 15th July 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports - Competition Waqfeen-e-Nau, Dar-ul-Yaman (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Medical Matters :"Diseases of the Teeth" Host : Dr. Sultan A. Mobashir Guest : Dr. Naseer A. Khan (Part 1)
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives- Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London, U.K. (18.5.90)
14.00	Bengali Programme
15.00	Tarjumatul Quran Class
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

10 RABI'AL AWAL
Wednesday 16th July 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Diseases of the Teeth" Host : Dr. Sultan A. Mobashir Guest : Dr. Naseer A. Khan (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00	Quiz "Seerat Hadhrat Khalifatul Masih I " (Part 1)
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Masih Maud (A.S) : Hadhrat Munshi Fiaz Ali (R.A.)
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Bengali Programme
14.45	Tarjumatul Quran Class
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	French Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah - Prawn Fried Rice
21.45	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

11 RABI'AL AWAL
Thursday 17th July 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Canadian Horizon : Basketball Tournament - Weston Vs Vaughan
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
04.45	Tarjumatul Quran Class
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Sindhi Programme -Translation of Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (13.10.95)
08.00	Quiz Programme : History Of Ahmadiyyat (Part 4)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Al Maidah - Prawn Fried Rice (R)
11.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 31 (9.6.94) (Part 2)
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Russian Prog: Q/A Session With Guests From Russia & Kazakhistan Session 3 (20.5.94) (Part 1)
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira
20.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Dutch

Some Highlights

Programmes With Huzoor

Everyday :
Liqaa Ma'al Arab & Urdu Class
Monday & Thursday :
Homoeopathy Class
Tuesday & Wednesday :
Tarjumatul Quran Class
Old Friday Sermon from the Archives
Friday :
Friday Sermon (Live)
Mulaqat with Urdu Speaking Guests
Saturday :
Children's Class
Question & Answer Session (Old)
Sunday :
Mulaqat with English Speaking Guests
Question & Answer Session (New)
Dars-ul-Quran

Programmes in Different Languages

Everyday	German & Bengali
Sunday	Albanian
Monday	Indonesian & Turkish
Tuesday	Norwegian
Wednesday	French /Swahili
Thursday	Russian / Bosnian

Other Regular Features

Monday
Bait Bazi At 08.30
MTA Sports at 11.00
Rohani Khazaine at 21.00
Tuesday
MTA Sports at 02.00
Rohani Khazaine at 08.00
Medical Matters at 11.00
Hamari Kaenat at 21.00
Hikayat -e-Shereen at 23.30
Wednesday :
Medical Matters at 02 "
Hamari Kaenat at 08.00
Al-Maidah at 21.00
Thursday :
Quiz Programme at 08.00
Al-Maidah at 11.00
Bazm-e-Moshaira at 21.00
Friday :
Quiz Programme at 02.00
Bazm-e-Moshaira at 08.00
Computers For Everyone at 04.00
Medical Matters at 20.30
Saturday :
MTA USA Productions at 02.00
Computers For Everyone at 04.00
Medical Matters at 08.00
Hikayat -e-Shereen at 23.30
Sunday :
MTA USA Productions at 02.00
Bait Bazi At 21.30

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (0181) 870 8517

Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, July 11, 1997 No. 28

جماعت احمدیہ امریکہ کے ۴۹ رویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفته المسیح الرابع ایده الله

کی بابرکت شمولیت اور روح پرور خطابات

جماعت احمدیہ امریکہ کا ۴۹ رواں سہ روزہ جلسہ سالانہ مسجد بیت الرحمان کے وسیع و عریض سبزہ زار پر ۲۰ رجون ۱۹۹۷ء بروز جمعتہ المبارک سہ پہر کو اپنی روائتی شان وشوکت اور نظم وضبط کے ساتھ شروع ہوا- یہ جماعت امریکہ کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ گزشتہ تین برسوں کی طرح اس مرتبہ بھی ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس اس جلسہ میں شرکت فرما کر جلسے کی رونق اور اس کی برکات کو چار چاند لگا دیئے-

جلسے کا باضابطہ افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے ذریعے فرمایا- یہ خطبہ جمعہ جو حضور نے مسجد بیت الرحمان میں ارشاد فرمایا، حسب معمول سیٹلائٹ کے ذریعے ایم-ٹی-اے کی عالمی نشریات میں ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا- حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ میں خصوصیت سے آئندہ نسلوں کی تربیت کے موضوع پر روشنی ڈالی- (خطبہ کا خلاصہ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے)-

شام پونے پانچ بجے زیر صدارت مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ میاں مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ، جلسہ سالانہ کے پہلے روز کے اجلاس کا آغاز ہوا- تلاوت قرآن کریم، نظم اور ان کے انگریزی ترجمہ کے بعد پہلی تقریر برادر منیر حامد صاحب، نائب امیر یو-ایس-اے نے اپنے مخصوص انداز میں فرمائی- تقریر کا موضوع تھا "اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے"- ازاں بعد مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ ترین مقام یعنی شان خاتم النبیین کے مبارک موضوع پر ولولہ انگیز تقریر فرمائی- اس اجلاس کی آخری تقریر برادر الحاج ذوالوقار یعقوب صاحب (شکاگو) نے "قرآن کریم اور احادیث میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی بعثت کے متعلق پیشگوئیاں" کے موضوع پر فرمائی- فاضل مقرر نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا- برادر یعقوب کی تقریر کے ساتھ پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی-

پروگرام کے مطابق اجلاس کے خاتمہ پر ڈنر کا انتظام تھا حسبِ سابق اس سال بھی حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر خانہ کی طرز پر کھانے کا انتظام تھا- ہزاروں کی تعداد میں شرکاء جلسہ سالانہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر سے کام و دہن کی تسکین کا سامان کیا-

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت واقفین نو بچوں اور ان کے والدین کو شرف ملاقات بخشا- بعد ازاں مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں حضور نے متعدد دلچسپ سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے- اس کے بعد مغرب و عشاء کی باجماعت نمازیں ادا کی گئیں-

دوسرا دن

دوسرے دن کا پہلا اجلاس محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر صدارت صبح دس بجے شروع ہوا- تلاوت، نظم اور ان کے انگریزی ترجمہ کے بعد مکرم محترم مرید ظفر صاحب نے "احمدیت کا پیغام" کے موضوع پر تقریر کی اور بڑے خوبصورت انداز میں اسلامی تعلیم کی خوبیوں پر روشنی ڈالی- مولانا اظہر حنیف صاحب مربی شکاگو نے اپنے مخصوص اور اثرانگیز لہجے میں ایم-ٹی-اے کے ذریعے برپا ہونے والے نئے روحانی انقلاب کا ذکر کیا اور بتایا کہ ایم-ٹی-اے کی نشریات کا دائرہ خدا کے فضل و کرم سے وسیع تر اور مفید تر ہوتا جارہا ہے اور آج ساری دنیا میں ایم-ٹی-اے وہ آفاقی آواز ہے جس کے ذریعے تمام عالم میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا جارہا ہے اور عالمی بیعت کی وہ کارروائی نشر کی جاتی ہے جس میں بیک وقت لاکھوں سعید روحیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کرتی ہیں اور دنیا کی درجنوں زبانوں میں ایک ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت کی شہادت پیش کی جاتی ہے- مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب کی اس اثر انگیز تقریر کے بعد مکرم امتیاز احمد راجیکی صاحب (فلاڈلفیا) نے اپنے دادا جان حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی حیات قدسی کے متعلق تقریر کی- حضرت مولانا صاحبؓ نے ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی گویا اس سال اس مقدس بیعت کو ایک سو برس ہو گئے- حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ کی مقدس زندگی کے نہایت ایمان افروز واقعات کا بیان حاضرین جلسہ کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا- اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم محترم انور محمود خان نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی روشنی میں اسلام کا مستقبل" کے موضوع پر فرمائی-

جماعت احمدیہ امریکہ کے ۴۹ رویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس تین بجے سہ پہر شروع ہوا- مکرم و محترم برادر منیر احمد حامد نائب امیر اول نے اجلاس کی صدارت کی- حسب معمول تلاوت قرآن کریم اور نظم اور ان کے انگریزی ترجمہ کے بعد نو احمدی مبائعین دوستوں کا مکرم انور محمود خان صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے تعارف کرایا- انہوں نے پہلے بتایا کہ دعوت الی اللہ کی سکیم جنوری ۸۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شروع کی تھی جو خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی اور مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہوئی- انہوں نے بڑے ولولہ انگیز انداز میں نو مبائعین کا جماعت سے تعارف کرایا- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان نو مبائعین کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے- آمین- اس وقت چار نو مبائعین نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے اپنے قبول احمدیت کے واقعات مختصر طور پر بیان فرمائے جو بے حد دلچسپ اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے- اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کے اجلاس کی کارروائی سوا چار بجے ٹی-وی کے ذریعے مردانہ جلسہ گاہ میں سنوانے کا آغاز ہوا- ٹھیک پونے پانچ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ سے خطاب کا آغاز ہوا-

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے احمدی خواتین کو تربیت خصوصاً نئی نسل کی تربیت کی اہمیت کی طرف متوجہ کیا- حضور نے فرمایا کہ "مغربی ملکوں خصوصاً امریکہ میں میں نے محسوس کیا ہے کہ دراصل اللہ تعالیٰ کے وجود سے انکار یعنی دہریت ہماری اخلاقی گراوٹوں کا باعث ہے جن کا شکار مغربی قومیں ہو رہی ہیں- اس قسم کے خطرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی تربیت اس قسم کی ہو کہ وہ معلومات دینی کے ساتھ دہریت کے حملوں کا مقابلہ کر سکیں اور ان کو چھوٹی عمر سے ہی ایسی تربیت دی جائے کہ وہ علی وجہ البصیرت اسلام پر پختہ ایمان رکھتی ہوں- حضور نے اس سلسلے میں ماؤں کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی- ماؤں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے خود اپنے علم میں اضافہ کریں اور اپنے نمونے سے مثال قائم کر کے اپنی نئی نسل کو شیطانی حملوں سے محفوظ کرلیں- حضور نے فرمایا اگر آپ اپنی بچیوں کے اخلاق کی حفاظت نہیں فرمائیں گی تو آپ کو خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑے گا- اس لئے آپ کو انتہائی محنت کے ساتھ اپنے تربیتی پروگراموں پر عمل کرنا ہوگا- بچوں بچیوں کو ایسی تعمیری اور مفید مصروفیات فراہم کی جائیں جن میں مصروف ہو کر وہ اپنے کام سے پوری طرح مطمئن ہو جائیں- پھر انہیں دوسرے بے مصرف مشاغل کی طرف توجہ ہی پیدا نہیں ہو گی- حضور نے اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ دنیا میں عورتوں نے بڑے کارنامے انجام دیئے ہیں اسلام نے ماں کے قدموں میں جنت کی بشارت دی ہے اللہ تعالیٰ نے عورت کو بڑا اعلیٰ مقام دیا ہے اس لئے آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے اعلیٰ نمونے سے نئی نسلوں کی عمدہ تربیت کریں- قرآن کریم نے سورہ تحریم میں مومنوں کے اعلیٰ نمونے کی مثال میں دو عورتوں کا ذکر کیا ہے- ایک فرعون کی بیوی آسیہ اور دوسری حضرت مریم کی مثال دی ہے- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورتوں کا کتنا عمدہ اور اعلیٰ مقام ہے- اس موقعہ پر حضور نے ان آیات کی بڑی پر معارف تفسیر بیان فرمائی- آخر میں حضور نے دعا کروائی-

کھانے کے وقفے کے بعد مسجد بیت الرحمان کے خواتین کے حصے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا آٹھ بجے شام خواتین کے سوالوں کے جواب عطا کرنے کے لئے مجلس عرفان میں تشریف لائے- حضور کے جوابات مسجد کے مردانہ حصے میں بھی دیکھے اور سنے گئے- خواتین و ناصرات نے بڑی سرگرمی سے اس مجلس میں حصہ لیا اور بڑے دلچسپ اور خیال انگیز سوالات کئے جن کے حضور نے بہت عمدگی کے ساتھ جواب عطا فرمائے- اس کے بعد حضور ایدہ اللہ مسجد کے مردانہ حصے میں تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں-

تیسرا دن

اگلے دن یعنی اتوار ۲۲ رجون کو جلسہ سالانہ کے آخری دن کے اجلاس کی کارروائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر حضور کی زیر صدارت ٹھیک گیارہ بجے شروع ہوئی- تلاوت قرآن کریم اور نظم معہ انگریزی ترجمہ کے بعد مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نائب امیر امریکہ نے ایک معزز مہمان جناب یسعیاہ لیگیٹ کا تعارف کرایا اور ان کی خدمات قومی و ملی کی تعریف کی اس کے بعد معزز مہمان نے نہایت محبت بھرے الفاظ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور حاضرین جلسہ کا

باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

چودھری عتیق احمد صاحب باجوہ (ایڈوکیٹ) کو شہید کر دیا گیا

(پریس ڈیسک) نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ ۱۹ رجون ۱۹۹۷ء کو چودھری عتیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ وہاڑی کو شہید کر دیا گیا- مرحوم شام ساڑھے پانچ بجے کے لگ بھگ وہاڑی سے بذریعہ کار اپنی زرعی زمینوں واقعہ چک نمبر ۳۳ جارہے تھے کہ پیچھے سے ایک موٹر سائیکل آیا جس پر دو آدمی سوار تھے- انہوں نے کار سے آگے نکل کر تین فائر کئے- جن کے نتیجے میں چودھری عتیق احمد باجوہ صاحب اور ان کی کار کے ڈرائیور دونوں موقع پر ہی شہید ہو گئے- انا للہ و انا الیہ راجعون- چک نمبر ۳۳ وہاڑی سے بوریوالہ روڈ کے قریب ہے اور وہاڑی سے نصف گھنٹہ کی مسافت پر ہے- مرحوم کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے- جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں ان کی تدفین عمل میں آئی- آپ ایک بہادر اور مخلص احمدی اور خدا کے فضل سے بہت پر جوش داعی الی اللہ تھے- دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے-

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے-